قطعۂ تاریخ از حضرت سائل دہلوی مدظلہ العالی

کسی نے حضرت سائل سے پوچھا
بتادو جو کوئی شیریں سخن ہے

قدیمی شاعروں میں سے بتاؤ
جو سب سے منتہی شیریں سخن ہے
کہا سائل نے جسکو مان لے دل
وہی شاعر وہی شیریں سخن ہے
ولی شاعر ہیں جنکا دیوان ہے زیب طبع
سب اردو میں یہی شیریں سخن ہے

نہ ہو باور تو گن لو انگلیوں پر
جمل سے بھی ـ ولی شیریں سخن ہے
۱۴۱ ھ ۱۳

ملنے کا پتہ: حیدر ابراہیم سایانی نمبر ۲۱۲۲ سینٹر اسٹریٹ کیمپ پونہ (دکن)

آپکے لطف سے کرے عطا مے	۱	کہ اس نشہ مین دریا کو کرون طے
عجب پایا سو بس کر اے ولی تو	۲	نہ کر مقصد سے اپنے کاہلی تو

رباعیات

تجھ یاد سے ہے سینہ مبرا روشن باغ	۱	جس باغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
سینے مین تو اب غم کا محل باندھا ہے		اور آہ کا روشن کیا ہے اس مین چراغ

ولہ

تجھ خال نمط بے سر و ساماں ہوں مین	۲	اور زلف کے سودے مین پریشان ہوں مین
تجھ رخ کی صفائی کو نظر مین رکھ کر		مدت ہوئی جون آئینہ حیران ہون مین

ولہ

دیوان ازل بیچ خدا ہے بیچون	۳	یہ حکم کیا خلق کو وہ کن فیکون
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ		اسوقت سے کونین مین فہرست ہے نون

ولہ

دل جام حقیقت سے جو سرمست ہوا	۴	ہر مست مجازی سے زبردست ہوا
یہ باغ نظر آیا ہر رنگ سیلاب		اور عرش عظیم اس سے و نے پست ہوا

ولہ

آنکھوں مین تری جام محبت دیکھا	٥	اور لب کو ترے جام مروت دیکھا
تجھ رخ مین سپیہ روز ہوا روشن آب		تجھ زلف مین جون شام غربت دیکھا

ولہ

یہان نقد خزینہ مین نہین غیر از داغ	٦	جس داغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
اس چشم سے موہوم نظر آیا سراب	ولہ	اس رخ پہ وہ منقوش ہے مانند حباب
ایسے سے نہ دل باندھ تو اپنا ہرگز	٧	ایسے کو نکر خراب اے خانہ خراب

پچھما

۱	دگران مین فرنگی بے عدد ہین	کہ قول و فعل مین مکروہ بد ہین
۲	وہان ساکن ہین اتنے اہل مذہب	کہ گننے مین نہ آوین ان کی مذہب
۳	اگرچہ وہ ہین سب ابنائے آدم	وے بینش مین رنگارنگ عالم
۴	بہر سیرت وہ صورت اور سیرت	ہر اک صورت ہے وہان انمول مورت
۵	ہے ختم ہر امر کی ان پر صفائی	وے ہین بیشتر حسن نسائی
۶	صبا اندر کی ہے ہر اک قدم مین	چھپا اندر سبھا کو لے عدم مین
۷	جوان ہر ایک ہے رنگین و رعنا	ہر اک غنچہ شگفتہ ہے گل آسا
۸	ہے زلف و رخ کے طالب کی یہی بات	کہ دن ہے عید اور رات شب برات
۹	ہزارون اس سبب شیدا ہین بلبل	کہ وان ہے غنچہ گل دائما گل
۱۰	نہ کوئی وقت کھینچے شوخ چنچل	وہ ہین باغ رخ دیوار آنچل
۱۱	نظر بھر دیکھکر اس گلبدن کو	نہ دیکھے آنکھ اٹھا نرگس چمن کو
۱۲	ہے وان عاشقونکو عام آواز	نہین پرواہ بغیر از پردۂ ناز
۱۳	انہون کو جز نظر بازی نہین چین	کھلی ہے چشم سب دن طرفۃ العین
۱۴	ہے ہر غنچہ دہن یا قوت المول	کرین او بات جب میٹھی لبان کھول
۱۵	وہ باتان نین سراپا ہے میٹھا قند	انہین باتو نیہ ہے بس شکر بند
۱۶	پڑا شیرین سخن سن اسپہ بس جون	پھنسا اس شہد مین جاکر مگس جون
۱۷	ہوا اسکو نکلنا کار دشوار	رہے تا آخری دم لگ گرفتار
۱۸	شہر بہتر جب آئے نہان کا دن	ہندو کی قوم کے اشنان کا دن
۱۹	ہر اک جانب سو دیکھو فوج در فوج	سمندر کی تجلی کی اٹھی موج
۲۰	نین کی بیٹھ کشتی پر تو اے پاک	تو ٹوکر چل نین پہ دریا خطرناک
۲۱	مہربان ہو تو اے ساقی کوثر	کرم سے نشہ مے مجکو دے بھر

۱ ہے مشہور اسکا ہر جا نام سورت — کہ جاوے اسکے دیکھے سے کدورت
۲ جہان کی چشم کا گویا ہے وہ نور — رہے اس نور سے جم چشم بد دور
۳ شہر جون منتخب دیوان ہے سب — ملایک کا وہ گویا کہان ہی سب
۴ کنارے اسکے ہے دریائے تپتی — کہ دنیا دیکھنے کو جس کے جپتی
۵ شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ — ہے دریا سے وہ ہم پہلو ہمیشہ
۶ کہ آب خضر سی ہے اوسکی تاثیر — ہوا دیتی ہے اوسکی یاد کشمیر
۷ دیکھ اسکا آب سورج جگ مین کانپیا — سمندر موج زن رگ رگ مین کانپیا
۸ کیا سب دن خجالت نے اسے غرق — ہوا دریا اپسکے عرق سے غرق
۹ وہان اقسام جب کرتا ہے عالم — سحر کو شام تب کرتا ہے عالم
۱۰ عجب قلعہ ہے وہان کا خوش قرینہ — انگوٹھی مین ہے دنیا کے نگینہ
۱۱ قریب قلعہ نادر گھاٹ ہی وان — کہ دایم گلرخان کا ٹھاٹ ہی وان
۱۲ ہے اسکے حاشیہ پر جائے آرام — طلسمی باغ وان ہوتا ہے ہر شام
۱۳ کھلے ہین ہر طرف رخسار کے گل — ہر اک پاس وان رخشان ہے سنبل
۱۴ عجب ہے وہ محل تصویر آب اخلاص — جو عاشق پروری مین اوج ہی خاص
۱۵ کہان ہے ساقی اخلاص انگیز — محبت کی کرے مے مجھ اوپر ریز
۱۶ صفائی سے کھلے جون جان کا باغ — کرون اس گل کو اپنا مرہم داغ
۱۷ ہے وہ صورت حقیقت کی نشانی — کہ ہین معمور وان اہل معانی
۱۸ شرافت مین وہ ہے جون باب مکہ — تو ہے سب ملک مین اسکا ہی سکہ
۱۹ ہین کہتے مردمان شام تبریز — نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز
۲۰ اور اس مین ہین کئی ایسے ہی تجار — کہ نادان کا نہین مطلق وہان بار
۲۱ اور اک آتش پرستونکی ہی بستی — ہے نمرودی خجل آتش پرستی

۱ جہانکے عشق سے آزاد کر دے ۔ اپسکی یاد سے آباد کر دے
۲ ہمیشہ رکھہ جھڑی چشمونکی جاری ۔ چمن کو عشق کے دے آبداری
۳ مجالس سے مجازی کی جدا کر ۔ مجھے اس مے سے اب نا آشنا کر
۴ حقیقت کے دکھا اب مجکو انوار ۔ کر اپنے بادۂ عرفان سے سرشار
۵ شتابی سے دے اے ساقی مہربان ۔ برہ کے جام سے مہر درخشان
۶ کہ خورشید نبوت کی مدد سے ۔ کنول دل کا مرے شگفتہ ہووے
۷ محمدؐ وہ کہ جسکے حق مین لولاک ۔ کیا ہے مالک افلاک املاک
۸ عجب گلزار ہے وہ مظہر کل ۔ کہ ہے اُس باغ کا خورشید اک گل
۹ دو عالم جسم ہے وہ جان عالم ۔ وہ نور حق ہے اور سلطان عالم
۱۰ وہی ہے بیدلونکا دلکشا باغ ۔ وہی ہے عاشقونکا مرہم داغ
۱۱ اسی کا ذکر ہے ایمان مومن ۔ ہے اسکی یاد اطمینان مومن
۱۲ وہی ہے باغ اقدس سرورؐ دین ۔ کہ جسکے باغ کا رضوان ہے گلچین
۱۳ کہلا کونین مین وہ دین کا گل ۔ دو عالم کا ہوا دل اسپہ بلبل
۱۴ دو عالم کا وہی ہے شمع تنویر ۔ کہ جسکی شمع کا سورج ہے گلگیر
۱۵ کیا عارف کو عرفان بیچ آگاہ ۔ دکھایا عاشقونکو عشق کی راہ
۱۶ ہوا جو کوئی اس گل سے معطر ۔ رہا وہ مست ہوتا روز محشر
۱۷ کیا اللہ نے اس شہ کی خاطر ۔ مرتب چار دیوار عناصر
۱۸ ہوا جب چار باغ دین روشن ۔ شریعت کا کہلا اس بیچ گلشن
۱۹ سنواری گرد اسکے چار دیوار ۔ حقیقت مین سمجھہ ہین چار وہ یارؓ
۲۰ جو بخشے وہ مجھے اک جوش مستی ۔ فراموشی مین ہوون خود پرستی
۲۱ عجب شہرون مین ہے پرنور اک شہر ۔ بلا شک ہے وہ سورت مقصد دہر

ترے رخ پہ ابی ناز نین یہ نقاب	۱	چمکتا ہے جون مطلع آفتاب
ادا فہم کے دل کی تسخیر کو	۲	ترا قد ہے جون مصرع آفتاب
بجا ہے ترے حسن کے تاب سے	۳	تری زلف کہاتی ہے کر پیچ و تاب
نظر کر کے اس رخ کی صافی اوپر	۴	ہوئی شرم سے آرسی غرق آب
ترے عکس پڑنے سے ایگلبدن	۵	عجب نین اگر آب ہووے گلاب
کرے بخت میری اگر ٹک مدد	۶	ولی اس صنم سے مین ہون بیحجاب
تعلل تغافل کا وقت اب نہین	۷	مرا حال سنکر لے عالی جناب

۸
شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے عشق سے بیخور و خواب ہون

مثنوی شہر سورت کی تعریف مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی عشق مین عشاق کر دے	۹	تو اپنے شوق کا مشتاق کر دے
شریعت کا جہان ہے شارع عام	۱۰	کر اس تن کا وہان آغاز و انجام
عیان کر دلپہ اب راز حقیقت	۱۱	صدر پر کہول ابواب طریقت
برہ کی معرفت کا جوہر صاف	۱۲	اپکے فیض سے کر دلکو صراف
چمن مین شوق کے دے کہول جون گل	۱۳	اسی گل کے اوپر کر جی کو بلبل
مجہے دے نقش گل سے دل مین داغ اب	۱۴	مرے مقصد کے کر روشن چراغ اب
برہ کی بارگہ مین مجکو جا دے	۱۵	مجہے اس شوق کی عشرت سرا دے
مجہے معمور کر جون شیشۂ گل	۱۶	پریشانی نہ دے مانند سنبل
محبت کی عطا کر مے پرستی	۱۷	اپکی معرفت کی بخش مستی

دیا جس نے جی فتنۂ ناز سے ۱ ہوا صبح محشر سے اس کا کفن

۲
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہون
ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون

تری ابروؤن کا جو دیکھا کمال ۳ گدائی کا کاسے لے آیا ہلال
ترے گوش مین گوشوارہ نہین ۴ ہوا انجم و ماہ کا اتصال
فراموش دل سے کیا جور کو ۵ نظر جب سے آیا ہے تیرا جمال
سہانے کو سر مادہ ہووے گا دل ۶ ترے مصحف رخ سے نکلی ہے فال
جو کچھ تجھ سے ظاہر ہوا تھا مجھے ۷ ہوا ہے وہی حال اے نونہال
عجب روز تھا اور عجب وقت تھا ۸ جدائی سے جب تک نہ تھا احتمال
تمنا نہین اور کچھ دل مین ہے ۹ سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال

۱۰
شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون

کہو بات اس شوخ بیباک کی ۱۱ حقیقت کہو اس سے غمناک کی
ہوا مجھکو ظاہر کہ ہر فرق کو ۱۲ لیاقت نہین تیرے فتراک کی
زمین پر رکھا اسنے جب سے قدم ۱۳ ہوئی شاہی اس روز سے خاک کی
ہوئی برق شاگرد آخر کو آ ۱۴ ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی
شراب جوانی سے سرشار ہے ۱۵ کہان بات سنتا ہے غمناک کی
سدا عاشقان کھینچتے ہین جفا ۱۶ جفا کار ہے گردش افلاک کی
زبس ناز کے نت ہو فرمان مین ۱۷ قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

۱۸
شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون

۱	وہی ہے مرے حرف کا قدردان	کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری
۲	عزیزو کسی غیر سے مت کہو	رقیبون کی دیکھا ہون مین زرگری
۳	کرے کیون نہ عشاق کے دلکو بند	کہ رکھتا ہے آنکھون مین جادوگری
۴	کہو جا کے میری طرف سے اُسے	تخلص ہے جس چشم کا عبہری
۵	شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون	ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون
۶	بروز نزاکت بروز ادا	صف گلرخان کا ہے تو مقتدا
۷	مددگار تھے جب تلک بخت سعد	نہ رہتا تہا اک آن مجھسے جدا
۸	یکایک ترے ہجر نے اے صنم	گیا محو سب عشرت ابتدا
۹	کرون تجھسے کیون آرزوئی سوال	سدا کو وہ تمکین ہے بے صدا
۱۰	ترے غم سے پھٹتی ہے چھاتی مری	ہوئی رشک سے آنکھین دو نربدا
۱۱	بجا ہے سنو گر مری التماس	کہ سنتے ہین شہ عرض حال گدا
۱۲	تغافل کو مت کام فرما صنم	مری بات سنکر برائے خدا
۱۳	شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون	ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون
۱۴	ترے دیکھنے کو لے نرگس نین	چلے چھوڑ آہو دیار ختن
۱۵	وہ مانند شمشیر پانی ہوا	جو دیکھا تری ابروئے تیغ زن
۱۶	تری یاد کرنے سے او نونہال	ہوا دل مرا رشک صحن چمن
۱۷	کمر بستہ شمع ہون جون پتنگ	لگی جب سے اے شوخ تجھسے لگن
۱۸	سراپا بدن گل کے پانی ہوا	ترے غم سے جون شبنم اے گلبدن
۱۹	کیا دل نے تیری گلی مین مقام	کہ بلبل کا دایم ہے گلشن وطن

۱	نہ دو کہلا رشک یوسف اپنا تو چاہ ذقن ہرگز
۲	نشانی حق کے پانے کی وفی کی بے نیازی ہے — کشایش کار اپنے کی جہاں کی کارسازی ہے
۳	تواضع خاکساری مین ہماری سرفرازی ہے — حقیقت کی کتب کا ترجمہ یہ عشقبازی ہے
۴	نپاوے شرح مین مطلب نہو جھے جو متن ہرگز
۵	ایسی مرشد کو رہبر جان دایم دم بدم اپنا — غنیمت جان اس تن کے قفس مین مرغ دم اپنا
۶	سنظر مین رکھہ ہر اک لمحہ مین احوال عدم اپنا — ولی اس منزل مشکل مین رکھہ ثابت قدم اپنا
۷	نہ پہنچے گا بغیر از شوق سون حب الوطن ہرگز

ترجیع بند

۸	مرے دل مین وہ سرو گلفام ہے — کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
۹	رخ روشن و زلف مشکین یار — مجھے یاد ہر صبح اور شام ہے
۱۰	خلاصی نہین تا دم زندگی — نگہ شوخ کی جان کا دام ہے
۱۱	برہ مین طلب مت کرو صبر کو — برہ دشمن صبر و آرام ہے
۱۲	جو دل یار کی مجکو دیوے خبر — نہین دل وہ جمشید کا جام ہے
۱۳	شب و روز مجھہ عاشق پاک کو — فراموش کرنا ترا کام ہے
۱۴	سدا اس پریرو کی خدمت مینے — یہی دردمندو نکا پیغام ہے
۱۵	شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون ترے ہجر مین بے خور و خواب ہون
۱۶	کہان ہے عزیزو وہ جگ مشتری — کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری
۱۷	کہان ہے وہ گلزار باغ وفا — کہ ہے شان جسکی سدا دلبری
۱۸	کرے کیون نہ شرمندہ خورشید کو — اگر بر مین پہنے قباے زری

دیتے نہین ہین ساغر دل خودفروش کو ۱ وحدت کے میکدے مین نہین بار ہوش کو
۲ اس بیخودی کے گہر کیطرف سیدہ کو ڈال چل

پوچھا ہون وہ لکے فیض سے سارے جگت کی گت ۳ پادے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بدخصلتی کے گل مین نہین بوے عافیت ۴ کر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
۵ خوش خصلتی کے ملک مین اے خوشخصال چل

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے ۶ انکی شراب صاف معانی کی رزم ہے
عالی ہین بخت اسکے جسے وانکا عزم ہے ۷ اس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
۸ سایہ کیطرح پیر کے دنبال جابل چل

جز تیرے جان و دلکو نشاط و طرب نہین ۹ دل بستگی زلف تری بے سبب نہین
کہتا ہون حرف راست اگرچہ ادب نہین ۱۰ آیا ولی جو تیری طرف تو عجب نہین
۱۱ آتے ہین تیرے کوچہ مین صاحب کمال چل

ولہ

نہ کیجو آشنائی غیر سے اے سیمتن ہرگز ۱۲ نہ ہووے شمع ہر انجمن مین شعلہ زن ہرگز
نہ مل مایل ہو ہر طوطی سے اے شکر دہن ہرگز ۱۳ نہ مل ہر بلبل مشتاق سے اے گلبدن ہرگز
۱۴ ہر اک مجلس مین جون نرگس نہ کہول اپنے نین ہرگز

فصیحان زمان سب تجکو ہین شیرین سخن کہتے ۱۵ جبین کو روز روشن زلف کو کالی رین کہتے
مبصر ہین جواہر کے تجہے در عدن کہتے ۱۶ جہانکے گلرخان ہین سب تجہے نازک بدن کہتے
۱۷ تو ہر پلکو نکی نینون پر نہ دہر اپنے چرن ہرگز

دو رخسارے ترے روشن نگر یہ دو ستارے ہین ۱۸ ترے چنچل نین آگے چکارے کیا بچارے ہین
عزیزان مصر سینے کے تیری خاطر سنوارے ہین ۱۹ زلیخا سے کئی عاشق ترے پر جان وارے ہین

۱ ساکن ہوئی الفت تری تجھ خاطر رنجور مین — دل ہے پریشان روز و شب تجھ سببہ مہجور مین

۲ ڈالی ہے آتش دل مین یون آتش ہے جیسی طور مین — ثابت صنم کے عشق مین جو حال تہا منصور مین

۳ یہ عشق میرا خلق مین اثبات اور ثبوت ہے

۴ تجھ عشق کے دریا منے دل ماہی سا بیتاب ہے — گر صید اسکو ای صنم تیرا شکار پاک ہے

۵ اے ماہ تجھ بن خلق مین ہر دم ولی غمناک ہے — تجھ جان بن دل کا کفن بیشک کنوا جون چاک ہے

۶ تجھ غم مین جہک جہک اے سجن یہ تن مرا تابوت ہے

ولہ

۷ گلشن مین میرے سینے کے صاحب جمال چل — تجھ دل کے باغ مین تو اب اے نونہال چل

۸ مجھ طبع کے چمن مین اے رنگین خیال چل — میری نگہ کی رہ مین اے فرخندہ فال چل

۹ ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

۱۰ تجھ زلف مشکبو کی چلی باس گہر بہ گہر — اس بوے آج مست ہے کیا جن کیا بشر

۱۱ دل تجھ نگاہ کے دام مین ہے بند سر بسر — تیری نگہ کی دید کو لے نور ہر نظر

۱۲ کیا شک ہے آوے ملک ختن سے غزال چل

۱۳ عالم کے خشک و ترنے کیا دلکو نہر دشت — کس اہل دل کو جاکے کہون دل کی سرگذشت

۱۴ مجھ زرد رو کے دل کا بڑا بام سے یہ طشت — ممکن نہین ہے تنگی طرف اسکی بازگشت

۱۵ جو دل گیا ہے دلبر دلکش کے نال چل

۱۶ ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند — خوبون سے ہے بہرا ہوا سارا بلاد ہند

۱۷ عشاق باصفا کے ہے سینے مین یاد ہند — دلبر کی زلف مین نظر آیا سواد ہند

۱۸ اس راہ مار پیچ مین اے دل سنبھال چل

۱۹ یہ حرف راست جاکے کہو حرف نوش کو — اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کو

تیرے جلوے سے پایا ہے جوانی ۱ نہ بخشے کیون ترا خط زندگانی
۲ کہ موج چشمۂ آب بقا ہے
صف مژگان خوبان اُنٹو یک سر ۳ اُٹھے ہین عاشقو پر کھینچ جمدہر
ادا کا ہر طرف امڈا ہے لشکر ۴ نہین وان آب غیر از آب خنجر
۵ شہادت گاہ عاشق کربلا ہے
وفا ہے بادشاہی عاشقی مین ۶ تحمل ہے سپاہی عاشقی مین
نہین شوخی نگاہی عاشقی مین ۷ وہی آتے ہین راہی عاشقی مین
۸ کہ جسکو استقامت کا عصا ہے
گدا ہین جو محبت کی گلی کے ۹ وہ دایم ہم سفر ہے منچلی کے
نہین بلبل وہ ہر گل کی کلی کے ۱۰ غنیمت بوجھ ملنے کو ولی کے
۱۱ نگاہ پاکبازان کیمیا ہے

ولہ

یاقوت لب تیرے صنم دلکا ہمارے قوت ہے ۱۲ ہر خال ایکا دل ہین اب جوہن کان ہین یاقوت ہے
شہرت سے تیرے حسن کے معمور سب ناسوت ہے ۱۳ تجھ یاد کی تسبیح سے سینہ مرا ملکوت ہے
۱۴ تجھ عشق کا دل مین مرے جبروت ہی لاہوت ہے
او شاہ اس دنیا مین اب دل جو رہی تجھ غم ستی ۱۵ زخمی تری شمشیر کے بیزار ہین مرہم ستی
جم جم جو ہے تجھ سوز مین ڈرتا نہین وہ جم ستی ۱۶ جم گرچہ غالب دم یہ ہے قایم ہی وہ خوش دم ستی
۱۷ نہین دم کی کچھ پروا اسے جو عاشق مبہوت ہے
تجھ شوق سے اے دلربا تجھ مکھ ہمن درپن ہوا ۱۸ تجھ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا
تجھ روئے عالمتاب سے یہ دل مرا روشن ہوا ۱۹ تجھ رخ کے اب گلزار سے یہ دل مرا گلشن ہوا
۲۰ میری نین مین اے صنم ہر آن چندر جوت ہے

۱ جب سے ترے خیال نے دل مین گذر کیا

تیرا فراق سینے مین اول تہا مثل گل ۲ مدت سے دل رہا تہا ترے غم مین پا بگل
دیکہا نہین مین خواب مین آرام ایک پل ۳ تب سے ہوا ہے محمل لیلیٰ کی شکل دل

۴ جب سے ترے جمال پہ مین نے نظر کیا

شہرت کا تیری جگ مین بجا ہر طرف ہے غل ۵ تجہہ سرو قد کو دیکہہ ہوئے بند جز و کل
سرشار اس نین کی نشہ سے ہے جام مل ۶ حق تجہہ عذار دیکہہ کے یہ جائے رنگ گل

۷ پیدا ترے لبون ستی شہد و شکر کیا

تیری معاونت مین ہین نت مرتضیٰ علیؑ ۸ تو اس سبب سے ملک سخن کا ہوا ولی
خورشید کی نمن ہے مری طبع منجلی ۹ تیرا یہ شعر جگ مین موثر ہوا و کی

۱۰ فی الفور دل مین جا کے ہر اک کے اثر کیا

ولہ

صنم میرا سخن سے آشنا ہے ۱۱ تجہے فکر سخن کرنا بجا ہے
سخندان آشنا فضل خدا ہے ۱۲ نہ تنہا حسن خوبان دلربا ہے

۱۳ ادا فہمی سخندانی بلا ہے

لٹک سے آ اے سرو کبک رفتار ۱۴ جہلک اپنی دکہا اے لالہ رخسار
کیا دل کو میرے یہ صحن گلزار ۱۵ چمن مین حسن کے ہے جلوۂ یار

۱۶ گل رنگین بہار مدعا ہے

لیا ہے گہیر عشق بے ریا اب ۱۷ پلا دیدار کا شربت پلا آب
بڑا آزار بے صبری دیا اب ۱۸ تغافل نے ترے زخمی کیا اب

۱۹ تری یہ کم نگاہی نیمچہ ہے

عجب تجہہ بر مین ہے اے یار جانی ۲۰ نشاط دل لباس زعفرانی

شوق تیرا ہوا ہے جسکو امام	١	اس نے پایا ہے مدعا کو تمام
عشق مین ہے حیات تیرے مدام	٢	عاشقونکو نہین ہے کس سے کام
	٣	مرقد پاک اولیا کی قسم
سرکشون سے ہے راہ عرفان دوٗ	۴	ان کو اکسان نہین ہے بار حضور
خود نمائی کی ترک یان ہے ضرور	۵	خاکساری ہے نزد حق منظور
	٦	خاک درگاہ مرتضیٰ کی قسم
دل سے اپنے نکال وہم وخطر	٧	عشق کی راہ مین قدم کو دہر
نقش دنیا کا کہینچ مت دلبر	٨	دشمن جان ہے محبت زر
	٩	رہ بہ سید ہی ہے رہنمائی قسم
معرفت حق کی کار مشکل ہے	١٠	اہل پندار اس سے غافل ہے
اے ولی علم سے یہ حاصل ہے	١١	علم انسان کو مکمل ہے
	١٢	گل گلزار اہل ائے کی قسم
		ولہ
اس قدنے مجہہ نگاہ کو عالی قدر کیا	١٣	اس رخ نے شوق بدر کو دل سے بدر کیا
اس لب نے بس عقیق کو خونی جگر کیا	١۴	مستی نے اسکی آنکہونکی بس بیخبر کیا
	١۵	اسکی بہؤن نے دلکو مرے جون بہنور کیا
اس چشم ترک ناز کی جولانکو دل مین رکہہ	١٦	اسکی بہؤنکی تیغ کی وحشت کو دل مین رکہہ
پلکونکی خنجرونکی سیاہی کو دل مین رکہہ	١٧	اسکی نگہ کے تیر کی ہیبت کو دل مین رکہہ
	١٨	سورج نے تن الس کا سراسر سپر کیا
ہے تجکو شان ورتبے مین کیون اسکے برتری	١٩	تجہہ رخ کو دیکہہ دنگ ہو گیا حور کیا پری
ناہید مین کہین نہین دیکہی یہ دلبری	٢٠	تجہہ مہر کا ہوا ہے دل وجان سے مشتری

۱ یہ کلی ہے گلشن امید کی

مخمس

نازسے آپ تجھے ادا کی قسم ۲ مہربان ہو تجھے دیا کی قسم
مین وفادار ہون وفاکی قسم ۳ خیرخواہون مین ہون خداکی قسم
۴ مان اس صادق آشنا کی قسم

بوالہوس تجھہ اوپر رکھے ہین نظر ۵ جب سے تجھہ حسن کی سنے ہین خبر
حرف میرا سن اے پری پیکر ۶ کم نمائی کو مدعا کر کر
۷ مت کہین جا تجھے حیا کی قسم

دلکو تجھہ عشق سے ہے تمنا کی ۸ لیکن اس سے نہین ہون مین شاکی
کم ہے عالم مین عصمت و پاکی ۹ دیکھہ تیری یہ شوخ بیباکی
۱۰ خوف مین ہون سدا رجا کی قسم

گر سخن فہم تجھہ کو پاؤن گا ۱۱ حال دل کا تجھے سناؤن گا
بندۂ بیدرم کہاؤن گا ۱۲ یہ قدم چھوڑ کر نہ جاؤن گا
۱۳ مجھہ کو ہے تیرے خاک پا کی قسم

سب رقیبان ہین کور دیدونکے ۱۴ جان کر حرف ان پلیدونکے
مت ہو فرمان مین یزیدونکے ۱۵ لطف سے آ طرف شہیدونکے
۱۶ تجھہ کو ہے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درس کا ہون مین استاد ۱۷ طفل مکتب مرا ہے اک فرہاد
بندہ تیرا ہون بسکہ ہون آزاد ۱۸ بسکہ رکھتا ہون تجھہ قدم کی یاد
۱۹ دل مرا خون ہوا حنا کی قسم

۱ مت بوجھہ کہ ہین آپ سے وحشت مین یہ آہو — ہین کشتۂ خوبان
۲ پہیلاؤ سحر کا ہے سب اطراف ختن مین — جادو نینون کا
۳ رکہتا ہے سدا داغ محبت کا جگر پر — ہر لالۂ رنگین
۴ ہے عشق سے کیا حال ترے دیکھہ چمن مین — خونی کفنون کا
۵ فرہاد کی آتی ہے سدا روح صباحی — مجھہ شعر کو سنے
۶ مذکور ہے از بسکہ ولی تیرے سخن مین — شیرین سخنون کا

مخمس

۷ مشق کر اے دل سدا تجرید کی — عاشقی ہے ابتدا توحید کی
۸ ترک مت کر گفتگو تفرید کی — جسکو لذت ہے سخن کے دید کی
۹ اسکو خوشوقتی ہے صبح عید کی

۱۰ اے صنم تجھہ سے نہین اکدم جدا — ہون بدل خدمت مین ہین حاضر سدا
۱۱ دوست مجکو بوجھہ اسکا خوش لقا — دل مرا ہوتی ہے تجھہ بالی مین جا
۱۲ کان مین کہتا ہے باتین بھید کی

۱۳ لب ہے تیرا نشۂ صہبائے حسن — قد ہے تیرا ہمت بالائے حسن
۱۴ آنکھہ تیری ہے چمن آرائے حسن — زلف ہے تجھہ منہ پہ اے دریائے حسن
۱۵ موج ہے یہ چشمۂ خورشید کی

۱۶ خورد سالی مین ہے شوخی معتبر — اس سبب ہر عاشقان خونی جگر
۱۷ مہربان ہو خط نمایان ہو اگر — اس کے خط و خال سے پوچھون خبر
۱۸ پوچھنا ہندو سے باتان بید کی

۱۹ بر مین تیرے ہے لباس جھند لی — رنگ گل ہے تجھہ کو فرش مخملی
۲۰ جنت فردوس ہے تیری گلی — تجھہ دہن کو دیکھکر بولا ولی

ظاہر مین تر و تازہ و باطن مین ترا داغ	۱	رکہتا ہے جو دایم
جون لالہ اسے بوجہہ کہ بیرنگ رہا ہے	۲	خونین جگرون مین
عاشق کو یہ بیتابی و بیطاقتیِ دل	۳	سرمایۂ بینش
بے عشق جو عالم مین فراغت سی جیا ہے	۴	ہے بے نظرون مین
تنہا نہین سرشار ولی شوق سے تیرے	۵	اے ساقی بدمست
تجہہ عشق کا اس بزم مین جو جام پیا ہے	۶	ہے بیخبرون مین
	ولہ	
کی جس نے نظر جب سے کہ اس رشک پری پر	۷	گویا ہے بہ گلشن
باندہا ہے جو دلکو تری نازک کمری پر	۸	پہرتا ہے وہ بن بن
دیکہا جو ترے داغ کے جلوہ کو جگر پر	۹	بولا مجہے یہ دل
کیا خوب تہا یہ نقش عقیق جگری پر	۱۰	خورشید سا روشن
چنچل نے نظر ناز سے آہو پہ کیا ہے	۱۱	نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اس شوخ کی والا نظری پر	۱۲	عشاق کا تن مین
ہموار کیا اپنے پہ اب ترک وفا کو	۱۳	ازبسکہ ہے طرار
باندہی کمر ناز سے اب حیلہ گری پر	۱۴	او شاہد پرفن
جاتا ہے ولی جب سے ہے خورشید کو اس نے	۱۵	ذرہ سے ہے کمتر
کی اس نے نظر جب سے کہ دستار زری پر	۱۶	لے ہاتہہ مین درپن
	ولہ	
بیتاب کیا شوق نے مجہہ دلکے صحن مین	۱۷	گل پیرہنون کا
مجہہ دل کی طرح عشق سے گردش مین ہمیشہ	۱۸	تنہا نہین خورشید
مشتاق ہو مہ پہرتا ہے بس چرخ کہن مین	۱۹	سیمین بدنون کا

پتلی مین میری چشم کے دکہتا ہے دلبر یون	۱	پردہ مین جون ظلمات کے ہے چشمۂ حیوان بسے
اس دلبر دلدار کا مسکن ہے میرے دل مین آ بسا	۲	یون دل منے رہتا ہے وہ جون دل منے ایمان بسے
ہے دل مرا دریائے غم اور نقش اس لب سرخ کا	۳	یون دل منے رہتا ہے وہ دریا مین جون مرجان بسے
۴	یون دل مین میرے اے ولی بستا ہے وہ اہل شفا سینے مین جیسا بید کے ہر درد کا درمان بسے	
اس رخ کا آب دیکھ گئی آب آب کی	۵	یہ تاب دیکھ عقل گئی آفتاب کی
تجھ بحر حسن کا ہے سنا جوش تب سے ہے	۶	پر نم ہین اشتیاق سے آنکھین حباب کی
عالم نے ان لبون کے تبسم کو دیکھ کے	۷	زنجیر پائے عقل ہے موج اس شراب کی
دیکھا ہون جب سے خواب مین وہ چشم نیم خواب	۸	صورت خیال خواب ہوئی مجکو خواب کی
۹	میرے شعر مین فکر سے کر لے ولی نگاہ جو بیت اس غزل مین ہے سب انتخاب کی	
ترے قد کی نزاکت کے ہر آگے سرو جون لکڑی	۱۰	ترے گلبرگ کے آگے ہوئے ہین پہول جون پہنکڑی
کلاہ آبرو اسکی اتارے باغ مین گل چین	۱۱	چمن مین پہول کی ڈالی جو تجکو دیکہکر اکڑی
ستم پر دوسرے دیکہ کہنا کئے پر یون لاتا ہے	۱۲	نگہ یہ سر اسے جو کوئی سمجھے ہے شیر یا بکری
غریبی سے نہ سمجھو سادہ دل بقال پر فن کو	۱۳	کہ جو کہا اس نے ہر عاشق کو پہلے لیا پکڑی
۱۴	نہ ہوگا حل عقدہ مشکل اسکا اے ولی ہرگز تماشے سے کہ جس نے دل منے اپنے گرہ پکڑی	

مستزاد

معلوم نہیں تا کس نے مرے دلکو لیا ہی	۱۵	ان عشوہ گرون مین
اس شوخ نظر باز کی انداز نگہ کا	۱۶	گر کام نہین تو
دیوانہ مرے دلکو کہو کس نے کیا ہے	۱۷	جادو نظرون مین

۱ ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

۲ اس لب کی شیرینی سے ہوئی دلکو شتنگی — اس زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی

۳ آنکھوں کے دام میں تیرے بادام بند ہے — تیرے لبوں سے چھوڑ دی پستہ نے بستگی

۴ اس قد کی راستی نے کیا بند سرو کو — آزادگی سے آج ہوئی اسکو رستگی

۵ اس زلف سحر ساز کے جلوہ کے فیض سے — بے طاقتی میں ہوش نے پایا ہے خستگی

۶ مجلس سے جون ولی کی وہ شیرین ادا اُٹھا
عشرت کے تار ساز نے پایا شکستگی

۷ ہے عزم اسکو لکھوں اپنے دل کی بیتابی — بیاض چشم سے گر پاؤں کاغذ آبی

۸ لکھا پلک کے قلم سے میں اے کمان ابرو — جگر کے خون سے اس تیغ کی سیہ تابی

۹ ہوا ہے جب سے وہ نور نظر نظر سے جدا — نہیں نظر میں مرے تب سے غیر بیخوابی

۱۰ نگہ کے جھاڑ کا پہل بوئے اے بہار کرم — اگر درخت کو امید کے ہو سیرابی

۱۱ ولی خیال میں اس ماہ کو جو کوئی رکھے
تو خواب میں نظر آوے نہ مہتابی

۱۲ کہاں تک بیان کروں ان بانونکی کہبکی شوخی — جس پاس مو سے کم ہے دارالحرب کی شوخی

۱۳ پر یونکو بھی نہیں ہے پر مارنے کی طاقت — یاقوت سے فزون ہے اس رنگ لبکی شوخی

۱۴ تجھ لب کے آگے لب ہیں پستہ کے بند دایم — اور شرم سے لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی

۱۵ گستاخ ہو کے مہندی تیرے قدم لگی ہے — گر رنگ سے کہوں میں اس بے ادب کی شوخی

۱۶ دل گرچہ جون کھلونا تیری نظر کیا ہے — منظور ہے جسے تجھ لہو ولعب کی شوخی

۱۷ طفل طلب نے ہٹ سے اس لب پہ دل بندھا ہے
معذور رکھ ولی کو طفلی طلب کی شوخی

۱۸ مجھ دل میں بیدل کے سدا یون دلبر جانان بسے — جون روح قالب کے بہتر یون تن منے پنہان بسے

۱ تصویر اس پری کی دیکھا ہے جس نے اسکا … بر جا ہے گر تخلص حسرت تاب ہووے

۲ آلودہ کیون نہ ہووے دامان پاک زاہد … جب دست نازنین مین جام شراب ہووے

۳ شبنم مین غرق ہووے شرمندگی سی ہر گل … وہ گلبدن چمن مین جب بے حجاب ہووے

۴ تیرے لبونکے آگے بر جا ہے ای پریرو … گر آب زندگی کا موج شراب ہووے

۵ کیون بے خودی نہ آوے اسوقت پر ولی کو
وہ سرو ناز پیکر جب ہم جواب ہووے

۶ اسکو حاصل کیونکہ ہو جگ مین فراغ زندگی … گردش افلاک ہی جسکو ایاغ زندگی

۷ بے عزیزان سیر گلشن گل کی ہے داغ الم … صحبت احباب ہے معنی مین بلغ زندگی

۸ جب نہین دیکھا نظر سے کاکل مشکین یار … تب سی جون سنبل پریشان ہی دماغ زندگی

۹ لب ہین تیرے فی الحقیقت چشمۂ آب حیات … خضر خط نے اس سے پایا ہے سراغ زندگی

۱۰ آسمان ہیری نظر مین کلبۂ تاریک ہے … گر نہ دیکھون تجکو اے چشم و چراغ زندگی

۱۱ لالۂ خونی کفن کے حال سے ظاہر ہوا … بستگی ہے خال سے خوبانکے داغ زندگی

۱۲ کیون نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات
ہے نگاہ گرم گلرویان چراغ زندگی

۱۳ اگر گلشن طرف وہ نوخط رنگین ادا نکلے … گل ریحان سے رنگ بوستانی پیشوا نکلے

۱۴ کہلے ہر غنچۂ دل جون گل شاداب شادی سے … اگر ٹک گہر سے باہر وہ بہار دلکشا نکلے

۱۵ غنیم غم نے کی ہے فوج بندی عشق بازونپر … بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

۱۶ نثار اوسکی قدم پر مین کرون اشکونکے سب گوہر … اگر موتی کا بالا پہنکر وہ خوش ادا نکلے

۱۷ کرونگا اوسکی آگے نالۂ جانسوز کو ظاہر … مگر اس سنگدل سے مہربانی کی صدا نکلے

۱۸ رہے مانند لعل بے بہا شاہونکے تاج اوپر … محبت مین جو کوئی اسباب ظاہر کو بہا نکلے

۱۹ بخیلی دید کی ہرگز نہ کیجو اے پری پیکر

۱ دفتر لکھے عالم نے تری مدح و ثنا کے

۲ صنم مین ہے شعار آشنائی — نہ ہو دل کیون شعار آشنائی

۳ صنم تیری مروت پر نظر کر — ہوا ہون بے قرار آشنائی

۴ ہوا معلوم ملنے سے ترے یار — کہ رنگین ہے بہاے آشنائی

۵ نپٹ دشوار تہا مجہہ دل مین ای جان — زمان انتظار آشنائی

۶ حیا کے آب سے باغ وفا مین — روان ہے جوئبار آشنائی

۷ وفا دشمن نہ ہوئے آشنا رو — وفا پر ہے مدار آشنائی

۸ مروت کے ہمیشہ ہاتہہ مین ہے — عنان اختیار آشنائی

۹ مدارا ترک مت کر اے حیا رو — مدارا ہے حصار آشنائی

۱۰ ولی اس واسطے گریان ہوا ہے — کہ تا ہو سبزہ زار آشنائی

۱۱ اس سے رکہتا ہون خیال دوستی — جسکے چہرے پر ہے خال دوستی

۱۲ خشک لب وہ کیون رہے اس دہر مین — جسکو حاصل ہے زلال دوستی

۱۳ شمع بزم اہل معنی کیون نہ ہو — جس اوپر روشن ہی حال دوستی

۱۴ اس صنم سے آشنا ہے دردمند — درد دوری ہے وبال دوستی

۱۵ اس صنم کے مصحف رخسار مین — دیکہنا بر جا ہے فال دوستی

۱۶ فیض قد سے تیرے ای رنگین بہار — تازہ و تر ہے نہال دوستی

۱۷ اے ولی ہر آن کر مشق وفا — ہے وفاداری کمال دوستی

۱۸ گرمی سے وہ پری جب شعلہ تاب ہووے — ہر دل جلے کا سینہ جلکر کباب ہووے

۱۹ گر تجہہ سے ہو مقابل تو شرم سے عجب کیا — جون عکس آرسی مین گل غرق آب ہووے

۱
درو مند اب باغ مین ہرگز نہ جاوین اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

۲
اس گوش مین کیا ہے جب سے مکان موتی
اس روز سے ہوا ہے صافی کی کان موتی

۳
بالی نہین عزیز و عاشق کے مارنے کو
یہ گوش کہینچتا ہے زرین کمان موتی

۴
پہنچا نہین ہے لرزہ تجہہ گوش مین سرِ حسن
مانگے ہے تجہسے دایم امن و امان موتی

۵
اے شوخ گوش کی جب تعریف تیری کی ہے
میرے سخن کو سنکر پکڑا ہے کان موتی

۶
بالے مین نازنین کے رہتا ہے رات اور دن
مدت ستی ولی کا اب ہو گے جان موتی

۷
زبان یار ہے ازبسکہ یار خاموشی
بہار خط مین ہے بر جا بہار خاموشی

۸
سیاہی خط شبرنگ سے مصور نے
لکہا نگار کے لب پر نگار خاموشی

۹
اٹہا ہے لشکر اہل سخن مین حیرت سے
غبار خط سے صنم کے غبار خاموشی

۱۰
ظہور خط مین کیا ہے جبلنے بسکہ ظہور
وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

۱۱
ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
نصیب جسکو ہوا ہے شعار خاموشی

۱۲
غرور دل سے بجائے سکوت لے معنی
کہ بے صدا ہے سدا کوہسار خاموشی

۱۳
ولی نگاہ کر اس خط سرمہ رنگ کو آج
کہ طور نور مین ہے سبزہ زار خاموشی

۱۴
مشتاق ہین عشاق تری ناز و ادا کے
زخمی ہین محبان تری شمشیر جفا کے

۱۵
ہر پیچ مین چیرے کے ترے لپٹے ہین عاشق
عالم کے دل اب بند ہین اس بند قبا کے

۱۶
لرزان ہے ترے ہاتہہ سے اب پنجۂ خورشید
تجہہ حسن کی ہے بات ملایک مین سما کے

۱۷
تجہہ عشق کے حلقے مین ہے دل بیسر و پا
ٹک دہر کر اب حال یہ اس بیسر و پا کے

۱۸
تنہا نہ ولی خلق مین کرتا ہے ترا وصف

ہر اک نقش قدم سے دستۂ گل جلوہ پیرا ہون	۱	اگر سبز گلستان کو مرا رشک چمن نکلے
ختن مین اور خطا مین بوئے آہو کوئی کیا پاوے	۲	نگہ کی تیغ قاتل لیکے گر وہ تیغزن نکلے
بند ہاہی اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل سے	۳	عجب کیا ہے اگر سائے سے تیرے برہمن نکلے
چراغون کی نہووے گرمی بازار کیون آخر ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے	۴	
نرگس قلم ہوئے ہین صنم کی نین آگے	۵	ڈوبی ہے شکر آب مین تیرے سخن آگے
غنچے کو گل کی چال مین آنا محال ہے	۶	تیرے دہن کی بات کہون گر چمن آگے
ڈالا ہے تیرے چہرے نے غنچے کو پیچ مین	۷	ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرہن آگے
ہے تجھ نین کے پاس میرا غنچہ بے اثر	۸	زاری بجا ہے پیش کہین راہزن آگے
کر حال پر ولی کے صنم لطف سے نظر لایا ہون سر نیاز سے تیرے چرن آگے	۹	
تعریف اس پری کی جسے تم سناؤگے	۱۰	تا حشر اسکے ہوش کو اس مین نپاؤگے
جس وقت سر کروگے بیان اوسکی زلف کا	۱۱	سودا زدون پہ غم کے سیہ روز لاؤگے
جس وقت اسکے حسن کو دیکھوگے بیحجاب	۱۲	حیران ہو کیونکہ جامے مین اپنے سماؤگے
طوبی طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ کر	۱۳	گر قد سے اسکے اپنا اگر دل لگاؤگے
دوگے اگر ولی کو خبر اسکے لطف کی آتش نمط رقیب کا سینہ جلاؤگے	۱۴	
کیون نہ آوے نشۂ غم سے دماغ عاشقی	۱۵	بادۂ حسرت سے دل ہے پر ایاغ عاشقی
اشک خون آلودہ ہے سامان طغرای نیاز	۱۶	مہر فرمائے وفاداری ہے داغ عاشقی
آب دریا سے نہین کچھ کام ہے عشاق کو	۱۷	گریۂ حسرت سے ہے سرسبز باغ عاشقی
گر طلب ہے تجکو راز خانۂ دل ہو عیان	۱۸	آہ کی آتش سے روشن کر چراغ عاشقی

۱ اکبار جاکے دیکھہ وَلی اوس کے حسن کو
لکھتا ہون جس کے وصف کو آب گہر ستی

۲ چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی

۳ اس لب و زلف کے تماشے کو
چل کے آئے ہین مصری و شامی

۴ زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان
حفظ کر کر قصیدۂ لامی

۵ باغ مین آنکھون سے تیری پایا
گل نرگس تخلص جامی

۶ نائۂ حسن پر نگہ کر دیکھہ
اس کی آنکھین ہین مہر بادامی

۷ اے نگین لب کیا ہی حق نے تجھے
نو نہالون سے حسن مین نامی

۸ چشم رکھتا ہون اے صنم کہ تجھے
تجھہ نگاہ سے قصیدۂ جامی

۹ پستہ لب تیری آنکھین کر کر یاد
پہنتا ہون قبائے بادامی

۱۰ اے وَلی غیر عشق حرف دگر
پختہ مغزون کے نزد ہی خامی

۱۱ اگر باہر اپسکے گہر سے دلبر اک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اسکا ہر اک سینے سے غم نکلے

۱۲ ترے رخ کی گلستان کی اگر حورون مین ہو شہرت
تو بیتابانہ ہر اک چھوڑ گلزار ارم نکلے

۱۳ ترے اس حسن پر مائل ہین جگ کے عابد و شاہد
پئے دیدار ابراہیم ادہم اے صنم نکلے

۱۴ اگر ملک عرب مین تو دکھاوے اپنے جلوہ کو
تو اسکے دید کو بیخود ہو آہوئے حرم نکلے

۱۵ اگر وہ رشک چین جاوے جو کرنے سیر ملک چین
تو ہر دیول سے استقبال کو ہر اک صنم نکلے

۱۶ سحر کے وقت گر دلبر چلے حمام کی جانب
تو جون سورج ہر اک کے دلسی ہر اک چشم نم نکلے

۱۷ وَلی سودا زدہ دل کی حقیقت ہیری گر سن لین
تو ہون دیوانے ہر اک لیکر زنجیر اکدم سے نکلے

۱۸ اگر ٹک گہر سے وہ گلگون قبا شیرین سخن نکلے
مرے سینے سے بیتابانہ آہ کوہکن نکلے

۱ نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک — جسے یار جانی سے یاری لگے
۲ نہ ہووے اسے جگ مین ہرگز قرار — جسے عشق کی بیقراری لگے
۳ ہر اک وقت مجھ عاشق پاک کو — پیارے تری بات پیاری لگے

۴ ولی کو اگر تو کہے اک سخن
رقیبوں کے دل مین کٹاری لگے

۵ تری آنکھونکو دیکھے دل ہوا ہوئے بیابانی — تری زلفونسوں جی ہے بستہ دام پریشانی
۶ ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا نالان مثل بلبل کے — ترے رخ نے کیا ہے جب سیر عالم مین گل افشانی
۷ ہوا یاقوت رنگین دیکھ تیرے لعل رنگین کو — ہوا سرسبز تیرے خط مین دیکھا رنگ ریحانی
۸ صنم تیری غلامی مین کیا ہے سلطنت حاصل — مجھے تیری گلی کی خاک ہے مہر سلیمانی

۹ ولی کون گر ترے نزدیک دیکھے کوئی تو یون بوجھے
لکھے ہے صفحہ ہستی اوپر تصویر حیرانی

۱۰ پریشان عاشقونکے دل فدا ہین اس ستمگر کے — بلا گردان ہے جی جو گی لٹ اس تیغ و خنجر کے
۱۱ دیا ہے حق نے اس دنیا مین جنت بیقرارونکو — بجان و دل جو کوئی مشتاق ہین اس حور پیکر کے
۱۲ ترے اس حسن عالمگیر کو کہنیچا جو ہے بر مین — نگر رہتی ہے یہ کیا آرسی طالع سکندر کے
۱۳ اگر چاہون لکھون تجھ لعل کے اوصاف رنگین کو — رگ یاقوت سون اول بناؤن تار مسطر کے

۱۴ ولی تیرے سخن یاقوت سے رنگین ہوئے لیکن
خریدار اس جہان مین ہین کہان بس آج جوہر کے

۱۵ آیا وہ شوخ باندہ کے خنجر کمر ستی — عالم کو قتل عام کیا اک نظر ستی
۱۶ طاقت رہے نہ تاب کہ پہر انفعال سے — تشبیہ اون لبونکی اگر دون شکر ستی
۱۷ غم نے لیا ہے تب سے مجھے پیچ و تاب مین — باندہا ہون جب سی جی کو مین اس مو کمر ستی
۱۸ غم کے چمن کو باد خزان کا نہین ہے خوف — پہنچا ہے اسکو آب مرے چشم تر ستی

١ لکھا ہے قد پہ تیرے کاتب صنع — سراپا معنی نازک ادائی

٢ تو سر سے پانون تک ازبس ہے نازک — نگہ کرتی ہے پا تیرے حنائی

٣ ہوا تیری نگہ کی بس ہے مجکو — ہوا ہے دل میرا تیر ہوائی

٤ محبت مین تری اے گوہر پاک — ہوا ہے رنگ میرا کہربائی

٥ ثنا تیری کیا ہون ورد ازبس — بجا ہے گر کہین مجکو ثنائی

٦ تری آنکھون کی مستی دیکھنے سے — گئی ہے پارسا کی پارسائی

٧ ولی ہنستی ہے ہر شب بزم مین شمع
پتنگ مین دیکھہ کر عشق ریائی

٨ یہ میرا رونا کہ ہے تیری ہنسی — پر بسی ہے پر بسی ہے پر بسی

٩ کل عالم مین نظر میرے پر اب — جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی

١٠ رات دن جگ مین رفیق یکسان — بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی

١١ مست ہونا عشق مین تیرے صنم — ناکسی ہے ناکسی ہے ناکسی

١٢ باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

١٣ جسکو لذت ہے سجن کے دید کی — اسکو خوشوقتی ہے صبح عید کی

١٤ دل مرا موتی ہوا بالی مین جا — کان مین کہتا ہے باتان بہید کی

١٥ زلف ہے یہ رخ پہ اے دریائے حسن — موج ہے یا چشمۂ خورشید کی

١٦ اوسکے خط سے خال کی پوچھو خبر — پوچھنا ہندو سے باتان بید کی

١٧ اس دہن کو دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گلشن امید کی

١٨ جسے عشق کا تیر کاری لگے — اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے

۱ کرتی ہے دلکو بیخود اس دلربا کی گالی — گویا ہے جام شربت اس خوش ادا کی گالی

۲ کس نازو کس ادا سے آتی ہے اے عزیزو — ہے میرزا ادا مین اس میرزا کی گالی

۳ مدت کے بعد دلکی گرمی فرو ہوئی ہے — شربت ہے حق مین میرے اس بیوفا کی گالی

۴ گلزار سے وفا کے کیون جاسکون گا باہر — کرتی ہے بند دلکو گلگون قبا کی گالی

۵ جون گل شگفتگی سے جامے مین نہین سمایا
جب سے سناوکی نے رنگین ادا کی گالی

۶ اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی — آتی ہے حسبہ صادق ترکیب بیمثالی

۷ وحشی نگہ کو ہرگز مسند نشین نپاوے — محروم صید سے ہین ہر آن شیر قالی

۸ خبر رمزدان نپہنچے معنی کو اوسکی ہرگز — قدِ نگاہِ عاشق ہے مصرعِ خیالی

۹ ابیات صاف رنگین رکہتا ہے مثنوی مین — تیری بہونکا گویا شاگرد ہے ہلالی

۱۰ جب تک مری حقیقت تفصیل سے نبوجہو — ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لاابالی

۱۱ عبرت کو کام فرمانا آشنا سے مت مل — اے نوجوان نہین ہے ہنگام خوردسالی

۱۲ آزادگی سے اوسکی مت خوف کر وکی تو
ہے عین مہربانی اس مہربان کی گالی

۱۳ چیونٹی کو نہین دی ہے یہ باریک میانی — پایا ہے کہان غنچہ نے یہ تنگ دہانی

۱۴ آغوش مین آنے کی کہان تاب ہے مجکو — کرتی ہے نگہ اس قد نازک پہ گرانی

۱۵ دریائے طبیعت کو مرے جوش ہے ہرشب — اس زلف کی تعریف ہے امواج معانی

۱۶ مجہہ پاس سے مت دور ہو اک لمحہ و اک آن — اے باعث جمعیت ایام جوانی

۱۷ کیا تاب وکی دل کو کہ آئینۂ فولاد
اس حسن کی ہیبت سے ہوا صورت پانی

۱۸ تیرا رخ ہے چراغِ دلربائی — عیان ہے اس سے نور آشنائی

۱	بجز دزدی کہین رہزنکو رہزن کر نہین گنتے	
۲	بزرگو نکے جو پاس آپسکو نادان کر نہین گنتے	سخن کے آشنا اوسکو سخندان کر نہین گنتے
۳	طریق عشقبازی کا عجب نادر طریقہ ہے	جو کوئی عاشق نہین اسکو مسلمان کر نہین گنتے
۴	گریبان جو ہوا نین چاک بیتابی کے ہاتہون سے	گلے کا دام ہے اسکو گریبان کر نہین گنتے
۵	عجب کچہہ بوجہہ رکہتے ہین سرا مد اہل معنی کے	تواضع نین ہے جسمین اسکو انسان کر نہین گنتے
۶	ولی راہ محبت مین وفاداری مقدم ہے	وفا نین جسمین اسکو اہل ایمان کر نہین گنتے
۷	ترا قد دیکہہ اے سید معالی	ہوئی اہل سخن کی فکر عالی
۸	ترے پاؤنکی خوبی کو نظر کر	ہوئے ہین گلرخان سب نقش قالی
۹	فلک لو ہو مین ڈوبا سر سے پا تک	تو باندہا سر پہ جب چیرا گلالی
۱۰	ہوا تیرے خیالون سے سراپا	مرا دل مثل فانوس خیالی
۱۱	تری آنکہین نظر آتی ہین یون مست	پیا گویا شراب پرتگالی
۱۲	گیا ہے خوف سے اڑ لعل کا رنگ	ترے یاقوت لب کی دیکہہ لالی
۱۳	خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ	نہین دنیا مین اکدل اس سے خالی
۱۴	ترے لب اور تیری ابرو کو دیکہے	پڑہے شعر زلالی اور ہلالی
۱۵	تری آنکہون مین ڈورے دیکہکر سرخ	بنائی خلق نے ریشم کی جالی
۱۶	کرے آنکہون مین میری استراحت	دو پلکین کی ہین اب توشک نہالی
۱۷	اگر پوچہے وہ بے پروا مرا نام	کہون مشتاق رند لاابالی
۱۸	ہوے مغرور خوبان جہان اب	ہوا تو حسن کے کشور کا والی
۱۹	ولی تب سے ہوا ہم کار فرہاد	سنا جب سے تری شیرین مقالی

۱	اس رخ کا رنگ دیکھہ کنول جل مین جل گئے	تیری نگاہ گرم سے گل گل پگھل گئے
۲	ہر اک کوکب ہی تاب جو دیکھے تری طرف	ضیغم تری نگاہ کی وحشت سے ٹل گئے
۳	صافی ترے جمال کی مین کیا بیان کرون	جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے
۴	مرنے کے آگے مر گئے جو اس جہان مین	تصویر کی طرح وہ خودی سے نکل گئے
۵	پائے جو کوئی لذت دین جگ مین اے ولی	وہ ہاتھہ اس جہان مین حسرت سے مل گئے
۶	جو کوئی ہر رنگ مین آپسکو شامل کر نہین گنتے	ہمین سب عاقلون مین انکو عاقل کر نہین گنتے
۷	مدرس مدرسے مین گر نہ یوے درس الفت کا	تو اسکو عشقباز استاد کامل کر نہین گنتے
۸	خیال خام کو جو کوئی دہووے صفحۂ دل سے	تصوف کے مطالب کو وہ مشکل کر نہین گنتے
۹	جو بسمل نین ہوا تیری نگہ کی تیغ سے بسمل	شہیدان جگ کے اس بسمل کو بسمل کر نہین گنتے
۱۰	جو راہ عشق مین کرتے سفر ہین روز و شب یارو	وہ دنیا کو بغیر از چاہ بابل کر نہیں گنتے
۱۱	نہین جس دل مین اسکی یاد کی گرمی کی بیتابی	تو ویسے دلکو سارے دلبران دل کر نہین گنتے
۱۲	رہے محروم تیری زلف کے لہر سے وہ دایم	جو کوئی تیری نین کو زہر قاتل کر نہین گنتے
۱۳	نہ وہ دنیا مین پاوے لذت دیوانگی ہرگز	جو ان زلفونکے حلقونکو سلاسل کر نہین گنتے
۱۴	بغیر از معرفت سب بات مین گر کوئی ہو کامل	ولی سب اہل عرفان اسکو کامل کر نہین گنتے
۱۵	صنم تجھہ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہین گنتے	بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہین گنتے
۱۶	سکندر کیون بجاوے بحر حیرت مین کہ مشتاقان	بغیر از نور حق درپن کو درپن کر نہین گنتے
۱۷	نہین تیرے رقیبون سے عداوت دل مین کچھہ اپنے	مروت دوستان دشمن کو دشمن کر نہین گنتے
۱۸	اگر اشکونکے گوہر سے مکلل نین ہوا دامن	محبت مشرب اس دامن کو دامن کر نہین گنتے
۱۹	ولی دل مین ہمارے حاسدونکا خوف نین ہرگز	

۱ سبہ روز ونکے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کو
اگراک شب وہ شمع انجمن ہووے توکیا ہووے

۲ تری باتو نکے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل مین
اگراکدم تو مجھسے ہم سخن ہووے توکیا ہووے

۳ ترے دیدار کا ہے شوق جسکو ای ہلال ابرو
اُسے آنکھو نکے پردیکا کفن ہووے توکیا ہووے

۴ وَلی غنچہ نمط اک رات اس ہستی کے گلشن مین
اگر مجھہ بر مین وہ گل پیرہن ہووے توکیا ہووے

۵ جو محبت مین تری فانی ہوئے
روز و شب وہ محو حیرانی ہوئے

٦ دیکھکر ابرو کی جوہردار تیغ
جوہر شمشیر سب پانی ہوئے

۷ خنجر مژگان پہ اوسکے کر نظر
دیدبازان چشم قربانی ہوئے

۸ دوست تجھسے مین نے کی جب دوستی
دوست سارے دشمن جانی ہوئے

۹ پان کھایا تونے جب اے آفتاب
لب ترے لعل بدخشانی ہوئے

۱۰ اس دہان کالعدم کی یاد سے
بات مین عاشق کئی فانی ہوئے

۱۱ دیکھکر گوہر ترے دندان کا آب
غرق دریائے پشیمانی ہوئے

۱۲ تجکو دیکھے آکے یان اے صبح رو
پھر سے دل انکے نورانی ہوئے

۱۳ عشق مین اس رشک لیلیٰ کے وَلی
مثل مجنون کے بیابانی ہوئے

۱۴ اندوہ و غم کی بات سوا اسکے بن گئی
آواز میرے آہ کی پھر تا گگن گئی

۱۵ تا حشر اسکو ہوش مین آنا محال ہے
جس کی طرف نگہ تری ناوک فگن گئی

۱٦ سرمے کا روسیہ کیا اوس نے خلق مین
جسکی نین مین یار کی خاک چرن گئی

۱۷ تنہا سواد ہند مین شہرت نہین صنم
تجھہ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی

۱۸ اب تک وَلی صنم نے دکھایا نہین جمال
جون شمع انتظار مین ساری ارین گئی

۱	تو جب نہانے کو جاوے روز روشن جانب دریا	ترے زلفوں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے
۲	ترے فدوی ترے دربار آ سکتے نہیں ہرگز	رقیب روسیہ جاوے تو اس گہر سی خلل جاوے
۳	تری انکھوں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری	غزالاں صید ہو جاوین جہاں میری غزل جاوے
۴	چمن مین جب خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی	دل بلبل کی بصورت ہر گل خوشرنگ جل جاوے
۵	ولی ہے اسقدر صافی صنم کے صاف چہرہ پر	کہ اوسکی صفت لکہنے سے قلم کی شاخ پہل جاوے
۶	اس رخ سے گر کناری صبح نقاب ہووے	عالم تمام روشن جوں آفتاب ہووے
۷	آوے تو کیا عجب ہے شیشہ پہ دل کی آفت	جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے
۸	برجا ہے انجمن مین اس دلربا کے اے دل	گر ناز سے نگہ کے تا در رکاب ہووے
۹	کیونکر رہے عزیزان تاریکی شب غم	وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے
۱۰	گرمی سے دیکہتا ہوں تیری طرف اے گلرو	تا وہ رقیب بدخو جل کر کباب ہووے
۱۱	ہے ماہ نو کے دل مین یہ آرزو ہمیشہ	اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے
۱۲	بیشک نگاہ سے اپنے بیخود کرے ولی کو	وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے
۱۳	اگر گلرو کرم سے مجہہ طرف آوے تو کیا ہووے	ادا سے اس قد نازک کو دکہلاوے تو کیا ہووے
۱۴	مجہے اس شوخ کے ملنے کا دایم شوق ہے دل مین	اگر اکبار مجہسی آکے ملجاوے تو کیا ہووے
۱۵	رقیبوں کے نہ ملنے مین نہایت اسکو خوبی ہے	اگر دانش کو اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے
۱۶	صنم کے قند لب پر اب کیا ہے ہٹ مرے دل نے	محبت سے اگر ٹک اسکو سمجہاوے تو کیا ہووے
۱۷	ولی کہتا ہوں ہر اک بات اس گلرو کو پردے مین	اگر میرے سخن کے مغز کو پاوے تو کیا ہووے
۱۸	اگر مجہہ پاس تو رشک چمن ہووے تو کیا ہووے	نگہ میری کا تیرا رخ وطن ہووے تو کیا ہووے

۱ آوے اگر کرم سے مانند آب رحمت — دیکھے سے آب اوسکی دلکا غبار جاوے

۲ جاتی ہے حاسدونکے یون دل مین ہیبت ہیری — سینے مین دشمنونکے جون ذوالفقار جاوے

۳ مستی نے اس نین کی بیخود کیا ولی کو
آوے جو بزم مے مین کیون ہوشیار جاوے

۴ اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے — عجب کیا باغ مین گل چین گئی پر اپنے پچتاوے

۵ کہان ہے تاب مانی کو کہان بہزاد کو طاقت — کہ تیری ناز کی تصویر تجہہ کو لکہکے دکہلاوے

۶ رکھین جون دانہ تسبیح عنبر طبلۂ دل مین — خیال خال دلبر عاشق بیدل اگر پاوے

۷ کہان ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی — کہ دل سے تاب جی سے صبر ول سی ہوش ٹل جاوے

۸ کیا ہے جسکی زلفون نے ہمارے دلکو سرگردان — کوئی تو اس ہٹیلی کو ہماری بابت سمجہاوے

۹ کرے ہر زلف کو زنجیر گر کر شانہ آویزی — اگر انصاف کو وہ نازنین ٹک کام فرماوے

۱۰ ولی ارباب معنی مین اسے ہے عرش کا رتبہ
پریزاد معانی کو جو کوئی کرسی پہ بٹھلاوے

۱۱ دل چہوڑکے یار کیونکہ جاوے — زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے

۱۲ جب تک نہ ملے شراب دیدار — آنکہونکا خمار کیونکہ جاوے

۱۳ ہے حسن ترا ہمیشہ یکسان — جنت سے بہار کیونکہ جاوے

۱۴ اشکونکی اگر مدد نہ ہووے — مجہہ دل کا غبار کیونکہ جاوے

۱۵ ممکن نہین اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیونکہ جاوے

۱۶ تری زلفونکے حلقے پر تو جب دریا نہ چلجاوے — عجب کیا اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے

۱۷ کہان طاقت ہر اک کو ہے جو دیکھے اسطرف ظالم — تری شمشیر ابرو دیکہکر رستم ہی ٹل جاوے

۱۸ لگے برسات اشکونکا ہر اک کے دیدۂ تر سے — جہان مانند بجلی کے سرا چنچل جو جل جاوے

۱ بر جا ہے ولی خلق مین گر پہر کے دگر بار
رکہہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن آوے

۲ کیسکی گر خطا اوپر تری ابرو یہ چین آوے
نہ سمجہا نے سکے تجکو اگر فغفور چین آوے

۳ بجز تیرے دہن سکہ مین نہ چاہون دولت عقبیٰ
اگر خورشید کی صورت فلک زیر نگین آوے

۴ نہ جاویگی چراغون سے شب فرقت کی تاریکی
اجالا تب ہو گہر مین میرے جب وہ مہ جبین آوے

۵ کہین دلکو مرے سب خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اس مین گر مثل نگین آوے

۶ ولی مصرع فراقی کا پڑہون تب جب کہ وہ ظالم
کمر سے کہینچتا خنجر چڑہاتا آستین آوے

۷ فلاطون ہوون زمانیکا صنم جب مجہہ گلی آوے
نپوچہون طفل مکتب سا اگروان بوعلی آوے

۸ سرود عشق تے یہ دل لہالب ہی عجب مت کر
اگرچہ آہ کی نے سے صدائے بانسلی آوے

۹ تماشا دیکہنے تیرے دہن کا اے گلستان رو
برنگ گل نکلکر ہر چمن سے ہر کلی آوے

۱۰ کرون کیا اے صنم تجہپر مرا افسون نہین چلتا
وگرنہ اک اشارہ مین مرے گہر وہ چلی آوے

۱۱ عروس حسن نے تجکو کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر مین نہ لاوے گر ترے گہر کو ولی آوے

۱۲ اگر بازار مین خوبی سے وہ رشک پری آوے
عجب کیا ہی فلک سی دہر ہو کر مشتری آوے

۱۳ قلم نرگس کا لیکر جب لکہون اس چشم کی خوبی
ہزارون آفرین کرتا مرے گہر عبہری آوے

۱۴ کہین خاطر مین اب خطرہ نہ آوی حور جنت کا
اگر اکبار خلوت مین مرے رشک پری آوے

۱۵ ترا آئینۂ رخسار دیکہا خواب مین مین نے
عجب کیا گر مرے گہر دولت اسکندری آوے

۱۶ ولی رکہتا ہون سینے مین ہزارون گوہر معنی
دکہاؤن اپنے جوہر کو جو کوئی جوہری آوے

۱۷ اکبار گر چمن مین وہ نوبہار جاوے
بلبل کے دل سے گل کا سب اعتبار جاوے

۱	جسوقت ولی وصف کرون اُسکی نین کے	ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے
۲	سرود عشق گاوین ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے	بجاوین طبل شادی کا اگر وہ دلنواز آوے
۳	خمار ہجر نے جسکے دیا ہے دردسر مجھہ کو	رکھون نشۂ نمط آنکھون مین گر وہ مست ناز آوے
۴	جنون عشق مین مجکو نہین زنجیر کی حاجت	اگر میری خبر لینے کو وہ زلف دراز آوے
۵	ادب کے اہتمام انکے نیاوے بارون ہرگز	ترے سایہ کی پابوسی کو پھر پھر کرانیاز آوے
۶	عجب کیا ہے جو گل دوڑین پکڑ کر صورت قمری	ادا سے باغ مین جسدم وہ سرو سرفراز آوے
۷	پرستش اسکی ہووے برہمن سر پر کے کر لازم	صنم میرا رقیبونکے اگر ملنے سے باز آوے
۸	ولی اُس گوہر کان حیا کی کیا کہون خوبی	مرے گہر اسطرح آتا ہے جون سینے مین راز آوے
۹	جسوقت تبسم مین وہ رنگین دہن آوے	گلزار مین غنچہ کے دہن پر سخن آوے
۱۰	تا حشر رہے بوئے گلاب اوسکے عرق مین	جس بر مین کہ اکبار وہ گل پیرہن آوے
۱۱	سینہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی	آغوش مین میرے جو وہ شیرین سخن آوے
۱۲	ہر حال مین فرقت کے ترے لب کو کرون یاد	ہر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے
۱۳	اک گل کو بہی ہم خود کے چلن پر نہین پاوین	جسوقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے
۱۴	عالم مین تری شیرین زبانی کی ہے تعریف	ایسا تو نہ کر کام کہ مجہپر سخن آوے
۱۵	گر ہند مین اس زلف کی کافر کو خبر ہو	لینے کو سبق کفر کا ہر برہمن آوے
۱۶	دیکھے تو یقین ہالۂ مہتاب کو ہو رشک	جسدم مری آغوش مین وہ سیم تن آوے
۱۷	ہرگز سخن سخت نہ لاوے وہ زبان پر	جس ذہن مین اکبار وہ نازک بدن آوے
۱۸	اس گل کی صباحت کا جو تحریر کرون وصف	نقطونکے بجے غنچہ سے بوئے سمن آوے
۱۹	تا حشر کرے سیر حیاتی کے چمن مین	گر گور پہ عاشق کے وہ عیسی سخن آوے

تصویر بر تیرے قد کی مصور نہ لکھہ سکے ۔ ١ ۔ ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی

وہ دلبری ہے نور سے جس نے کہ جان من ۔ ٢ ۔ مصحف سے تجھہ جمال کی آیت نہیں لکھی

کیوں سنگدل تمام مسخر ہوں دوستو ۔ ٣ ۔ طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

٤

ڈرتا ہوں سادگی سے صنم کے میں اے ولی
اس خوف سے رقیب کی غیبت نہیں لکھی

ترا لب دیکھہ حیوان یاد آوے ۔ ٥ ۔ ترا منہ دیکھہ کنعان یاد آوے

ترے زلفوں کی طولانی کو دیکھے ۔ ٦ ۔ جسے لیلِ زمستان یاد آوے

ترا خطِ زمرد رنگ دیکھے ۔ ٧ ۔ بہار سنبلستان یاد آوے

ترے رخ کے چمن کے دیکھنے سے ۔ ٨ ۔ مجھے فردوس رضوان یاد آوے

بہ زلفوں میں بہ رخ جو کوئی دیکھے ۔ ٩ ۔ اُسے شمع شبستان یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کو دیکھے ۔ ١٠ ۔ اُسے گرداب گردان یاد آوے

جو کوئی دیکھے میری چشم گریان ۔ ١١ ۔ اُسے ابر بہاران یاد آوے

١٢

ولی میرا جنون جو کوئی دیکھے
اُسے کوہ و بیابان یاد آوے

اُسوقت جو امید ہے دل کی وہ بر آوے ۔ ١٣ ۔ جسدم مری آغوش میں وہ سیمبر آوے

مسند کروں انکھوں کو تو تکیہ کروں پتلی ۔ ١٤ ۔ وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے

اسوقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی ۔ ١٥ ۔ جسوقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے

غنچہ کی طرح رہ نہ سکوں جامے میں ہرگز ۔ ١٦ ۔ اُس گل کی خبر لے جو نسیم سحر آوے

گر اس گل خوبی کا گذر میری طرف ہو ۔ ١٧ ۔ دل کے شجر خشک کو پھر برگ و بر آوے

اسوقت مجھے دعویِ تسخیر بجا ہے ۔ ١٨ ۔ جسوقت مرے حکم میں وہ سیمبر آوے

اس لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر ۔ ١٩ ۔ ہر شعر میں بس لذت شہد و شکر آوے

شوخی چشم پری پر دنگ ہون ۔ ۱ ۔ حیرت افزا ہے رم آہو مجھے
دہیان مین اپنے ہے وہ خورشید رو ۔ ۲ ۔ گرچہ غم سے ہوئی ہے خو مجھے
بسکہ ہون تیری جدائی سے ضعیف ۔ ۳ ۔ آرسی دیتی نہین ہے رو مجھے

۴ ۔ اے ولی ہے جگ مین محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

اس نگاہ مست سے حاصل ہے مدہوشی مجھے ۔ ۵ ۔ اس لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے
جام مین روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب ۔ ۶ ۔ عیش سلطانی دیا میل قدح نوشی مجھے
غیر سے خالی کیا ہون دلکو اپنے جون حباب ۔ ۷ ۔ اس نگہ نے جب سے بخشی خانہ بردوشی مجھے
اس کمر کی تاب بر طاقت ربائی ہے تمام ۔ ۸ ۔ اس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے

۹ ۔ اے ولی ازبسکہ اوسکی یاد مین ہے محو دل
غیر کے خطرے سے ہے ہر دم فراموشی مجھے

حافظی کا حسن دکھلاوے ہے نسیانی مجھے ۔ ۱۰ ۔ ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے
موج زن ہر شب ہے دل مین میرے یاد و چتیاں ۔ ۱۱ ۔ جب سے تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے
کیون پریرویان عالم حکم مین میرے نہ آئین ۔ ۱۲ ۔ اس دہن کی یاد ہے مہر سلیمانی مجھے
چشم نے دیکھا نہین تہا آئینہ رخسار کا ۔ ۱۳ ۔ جب سے تیرے حسن نے بخشا ہے حیرانی مجھے

۱۴ ۔ اے ولی حق رفاقت کی ادا کرنے کی بات
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

مدت ہوئی صنم نے کتابت نہین لکھی ۔ ۱۵ ۔ آنے کی اپنی رمز و حکایت نہین لکھی
مین نے تو اپنے دلکی حکایت نہین لکھی ۔ ۱۶ ۔ تیری مفارقت کی شکایت نہین لکھی
کرتا ہون اپنے دلکی طرح چاک چاک اُسے ۔ ۱۷ ۔ جو آہ کے قلم سے کتابت نہین لکھی
مارے ہے انتظار سے مجکو وہ تا ہنوز ۔ ۱۸ ۔ اس بیوفا نے دل کی حقیقت نہین لکھی

١ مضطرب عشق سے ہو مجکو ملامت نہ کرو
طپش دل نے دیا رعشۂ سیماب مجھے

٢ دل نے کی چاہ ترے چاہ زنخدان کی جب
چرخ گردان نے دیا گردش دولاب مجھے

٣ ہم ہوئے قوس قزح اسکا خم ابرو دیکھہ
جس نے دیوار مین غم کے کیا گرداب مجھے

٤ گرمی جرم سے جب سوکھہ گیا باغ امید
آب رحمت سے کیا فیض نے سیراب مجھے

٥ جم کے رتبے سے ولی مرتبہ بالا ہو اگر
جام دل مین جو میسر ہووے مے ناب مجھے

٦ سرخوشی حاصل ہوئی ہے آج گوناگون مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے

٧ کشتۂ منت نہین میناے نرگس کا کبھو
ہے خیال چشم خوبان بادۂ گلگون مجھے

٨ لالہ و گل مجھسے لیجاتے ہین رنگ و بوئے درد
گلرخونکے عشق نے جب سے کیا ہے خون مجھے

٩ ہوش کہونا عاشق بیدل کا کچھہ مشکل نہین
نام لے اس رشک لیلی کا کرو ممنون مجھے

١٠ کیون نہ ہووے آہ میری ہمسر سرو بلند
یاد آتا ہے عزیزو وہ قد موزون مجھے

١١ کثرت اسباب دل لینے کو کچھہ درکار نہین
اک نگاہ لطف سے کراہی صنم مجنون مجھے

١٢ آبرو کی کس سے رکھئے خلق مین چشم طمع
ہر گھڑی کرتا ہے رسوا دیدۂ پرخون مجھے

١٣ کیا ہوا گر عقل دور اندیش کی سنتا ہون بات
ہوش سی کہو دیگا مجکو وہ لب میگون مجھے

١٤ اے ولی رکھہ دل مین آوے وہ صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

١٥ کیون نہو حاصل رم آہو مجھے
اوسکی آنکھون نے کیا جادو مجھے

١٦ وعدۂ شب کرکے پہر آیا نہین
پیچ دیتا ہے وہ مشکین مو مجھے

١٧ اے عزیزو کیا کرون اخلاص کی
پہنچتی نین گلبدن کی بو مجھے

١٨ کیونکہ بیٹھون گوشۂ آرام مین
کہینچتا ہے وہ کمان ابرو مجھے

١٩ بلبل نالان ہوا ہون درد سے
جب نظر آتا ہے وہ گلرو مجھے

کیون نہون عشقباز خسرو وقت	۱	عشق کا داغ چتر شاہی ہے
نوخطونکی طرف نہ جا زاہد	۲	زہد و تقوی پہ وان تباہی ہے
شاہ خوبان کے رخ پہ سبزۂ خط	۳	حسن کی فوج کا سپاہی ہے

۴
عشقبازون مین ہے ولی کامل
طلب گلرخان کماہی ہے

سدا ہمکو خیال رنگ روئی یار جانی ہے	۵	ہمارے شیشۂ دل مین شراب ارغوانی ہے
زبان حال سے کہتا ہے خضر سبزۂ نوخط	۶	ثنا کرنا صنم کے لب کی آب زندگانی ہے
گیا ہے حسن کی شادی مین از بس بے تکلف ہو	۷	سراپا عشق کے بر مین لباس زعفرانی ہے
تواضع کا توقع نوبہارون سے نہ رکھ اے دل	۸	کہ بیباکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے

۹
ہوا ہے شوخ زلف مو کمر سے جو سخن سرزد
ولی وہ شعر نازک موج دریائے معانی ہے

مت تصور کرو مجہہ دلکو کہ ہرجائی ہے	۱۰	چمن حسن پریرو کا تماشائی ہے
گلرخان کیون نہ کہین تجکو سکندر طالع	۱۱	جلوہ گر بر مین ترے جامۂ دارائی ہے
یاد کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنون	۱۲	دل بیباک کہ تجہہ زلف کا سودائی ہے
چشم خونبار کو رونے سے نہین ہرگز غم	۱۳	خط شبرنگ ترا سرمۂ بینائی ہے
دیکہکر اوسکو ہوے سرو صنوبر پابند	۱۴	اسقدر قد مین ترے جلوۂ رعنائی ہے
شیخ مت گہر سے نکل آج کہ خوبان کے حضور	۱۵	گول دستار تری باعث رسوائی ہے

۱۶
اے ولی رہنے کو دنیا مین مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا کوچۂ رسوائی ہے

جب کبا رات کو اس زلف نے بیتاب مجہے	۱۷	تب پریشانی مین کالے کا پڑا خواب مجہے
تیری کشتی کے خیالات مین بیٹہا جب دل	۱۸	عشق نے بحر مین غم کے کیا گرداب مجہے

وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ	۱	کہ محبت رفیق جانی ہے
آشنا نونہال سے ہونا	۲	ثمرۂ گلشن جوانی ہے
اے سکندر نہ ڈھونڈ آبحیات	۳	چشمۂ خضر خوش بیانی ہے
گرچہ مانند نقطہ ہوں لیکن	۴	دل مرا عاشق معانی ہے
	۵	اے ولی فکر صاف صاحب دل گوہر بحر نکتہ دانی ہے
مو بمو جو تجھ غم سے ضعف و ناتوانی ہے	۶	ٹک کرم کر وصنم وقت مہربانی ہے
دیکھنے سے خوبانکے منع مت کر اے زاہد	۷	موسم بزرگی نہین عالم جوانی ہے
جو یاد کرتا ہے نوبہار کے خط کو	۸	رات دن برہمن کا کام بید خوانی ہے
کچھ غم مین تنہا نہین دل عاشق بلا انگیز	۹	کہ شب جدائی مین آہ یار جانی ہے
اک سخن تیرے لب کا اے مرے روح افزا	۱۰	جان نثار ونکے حق مین آب زندگانی ہے
تجھسے ہم نشین ہونا اے گل بہا دل	۱۱	وجہ شادمانی ہے عیش کامرانی ہے
نام اس دورنگی کا کیون نہوئے گل رعنا	۱۲	چہرۂ ارغوانی ہے چہرۂ زعفرانی ہے
جب سے نوخط گلرو جلوہ گر ہے گلشن مین	۱۳	سبزہ کہربائی ہے رنگ گل خزانی ہے
	۱۴	سادہ رو جہانکے گوش رکھکر سنتے ہین اے ولی سخن تیرا گوہر معانی ہے
تجکو خوبان مین بادشاہی ہے	۱۵	سر او پر سایۂ الٰہی ہے
باعث دلربائی عاشق	۱۶	خوش نگاہون مین خوش نگاہی ہے
کم نکلنے مین اس پریرو کے	۱۷	عشقبازونکی خیرخواہی ہے
جگ مین تیرے بہونکی شہرت سے	۱۸	کشتیٔ عاشقان تباہی ہے
قتل عاشق پہ ہے کمر باندہی	۱۹	غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے

۱
لبریز ہون صدائے الفت سے مین سراپا
ہر استخوان مین میرے آواز بانسلی ہے

۲
کہدی ہے اہل دل نے یہ بات مجکو دل سے
عارف کا دل بغل مین قرآن ہیکلی ہے

۳
اس رخ پہ گرچہ یہ خط باریک ہے و لیکن
آنکھون کا نور افزا جون قطعۂ جلی ہے

۴
امید ہے کہ ہووے اب دردسر کا درمان
جامے کا رنگ تیرے اے شوخ صندلی ہے

۵
آتا نہین ہے تجھ بن اک آن خواب راحت
تکیہ مرے سرہانے ہرچند مخملی ہے

۶
گر تیرے اس دہن مین طغرا نہین سخن کا
گویا دہن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے

۷
مجکو کہا صنم نے لاؤنگا بندگی مین
زمرے مین شاعرونکے ہرچند تو ولی ہے

۸
قد مین تیرے وہ خوشخرامی ہے
جان سی ناز کی تمامی ہے

۹
گرچہ سب خوبرو ہین خوب ولے
سرو تیرا سبھون مین نامی ہے

۱۰
ہر پلک تیری اے نگاہ مست
نشہ بخشی مین شعر جامی ہے

۱۱
آتش شوق زلف سون تیرے
دل عاشق کباب شامی ہے

۱۲
سرو کو باوجود آزادی
تجھ سے بس دعوی غلامی ہے

۱۳
جس نے باندھا نگین لب سے دل
اوسکو عالم مین نیک نامی ہے

۱۴
آتش عشق سے نہ گل جانا
عشق بازونکے حق مین خامی ہے

۱۵
اے ولی اوسکی بیت ابرو مین
معنی نسخہائے جامی ہے

۱۶
ناز طناز گرچہ آنی ہے
مایۂ عیش جاودانی ہے

۱۷
یاد کرتے ہین خط وبید صنم
کام ہندو کا بید خوانی ہے

۱۸
تجھ سے ہرگز جدا نہوؤنگا جان
جب تلک میری زندگانی ہے

۱۹
دل مین آیا ہے جب سی سرو روان
تب سے اشعار مین روانی ہے

یہ سبہ زلف اِس زنخدان پر ۱ ناگنی کی طرح پیاسی ہے

جسکی گفتار مین نہین ہر مزہ ۲ سخن اوس کا طعام باسی ہے

۳ اے ولی جو لباس تن پہ رکھا

عاشقون کا وہی لباسی ہے

تیرا منہ مشرقی حسن انوری جلوہ جمالی ہے ۴ نین جامی جبین فردوسی اور ابرو ہلالی ہے

ریاضی فہم و گلشن طبع دانا دل علی فطرت ۵ زبان تیری فصیحی اور سخن تیرا زلالی ہے

نگہ مین فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا ۶ کمالی بدر و دل آہنگی چشم اوسکی غزالی ہے

تو ہی ہے خسرو و روشن ضمیر و صاحب شوکت ۷ تری ابروے پرخم محبہ کو طغرای ہلالی ہے

۸ ولی اس قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مایل

تو ہر اک بیت عالی طور ہر اک مصرع خیالی ہے

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ مین حسب کمالی ہے ۹ نگاہ پاکبازان حسن کے گلشن کا مالی ہے

نہ جانون کیا بلا لاویگی اوس کے کان سر لگ کر ۱۰ بلائے جان مشتاقان ترے کانون کی بالی ہے

سدا اس مو کمر کے وصف آتے ہین زبان اوپر ۱۱ عزیزو طبع مین میرے عجب نازک خیالی ہے

زبانِ قمریان پر یہ سخن جاری ہر گلشن مین ۱۲ کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جسکی فکر عالی ہے

ہمیشہ جون صنوبر راست بازان وجد کرتے ہین ۱۳ مگر قدِ پریرو مصرع برجستہ حالی ہے

عیان ہے شاہ بیت ابہری اس چشم جادو سے ۱۴ کرشمہ اُن بہونکا معنی بیت ہلالی ہے

کہا اس شکرین گفتار نے میرے سخن سنکر ۱۵ کہ طوطی کی زبان پر یہ عجب شیرین مقالی ہے

نہ جانون کس پریرو کا گذر ہے آج مجلس مین ۱۶ کہ حیرت سے ہر اک کا رو برنگِ نقش قالی ہے

۱۷ ولی وہ سروِ قامت ہے بہار گلشن خوبی

نہ رہنا اوسکی صحبت مین نپٹ بے اعتدالی ہے

باغ ارم سے بہتر گلرو تری گلی ہے ۱۸ ساکن تری گلی کا ہر آن مین ولی ہے

شب فرقت مین مونس و ہم دم ۱ بیقرارون کو آہ و زاری ہے

اے عزیزو مجھے نہین برداشت ۲ سنگدل کا فراق بھاری ہے

فیض ہجران سے تیرے اے یم حسن ۳ چشم گریان کا کام جاری ہے

فوقیت لیگیا ہون بلبل پر ۴ گرچہ منصب مین وہ ہزاری ہے

عشقبازونکے حق مین قاتل کی ۵ ہر نگہ خنجر و کٹاری ہے

۶ آتش ہجر لالہ رو سے ولی
داغ سینے مین یادگاری ہے

عشق بیتاب جانگدازی ہے ۷ حسن مشتاق دلنوازی ہے

اشک خونی سے جو کیا ہے وضو ۸ مذہب عشق مین نمازی ہے

جو ہوا راز عشق سے آگاہ ۹ وہ زمانہ کا فخر رازی ہے

پاکبازون سے یون ہوا معلوم ۱۰ عشق مضمون پاکبازی ہے

جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کو ۱۱ کیا ہی اس زلف کی درازی ہے

تجربے ہوا مجھے ظاہر ۱۲ ناز مفہوم بے نیازی ہے

۱۳ اے ولی عیش ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہد مجازی ہے

کوچۂ یار عین کاسی ہے ۱۴ دل لگا جو وہان کا باسی ہے

اوسکے بیراگ کی اوداسی سے ۱۵ دل پہ بیراگ کے اداسی ہے

خال پیشانی بت بیدین ۱۶ ہندوئے ہر دوار باسی ہے

زلف تیری ہے موج جمنا کی ۱۷ اسکے نزدیک تن سناسی ہے

طاس خورشید غرق ہے جب سے ۱۸ بر مین تیرے لباس طاسی ہے

گھر ترا ہے یہ رشک دیول چین ۱۹ اس مین مدت سے دل اپاسی ہے

۱ خیال یار کو رکہہ دل مین اپنے محکم کر
که عاشقونکے لئے شیشہ و پری یہ ہے

۲ بسا عزیز ہین اوس منہ کے آفتاب پرست
تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے

۳ ذرہ نقاب الٹکر تو اپنا منہ دکہلا
کہ دلبرون کے لئے حق دلبری یہ ہے

۴ کر اپنے دل سے تو اب دور یاد خاقانی
ولی کو دیکہہ کہ اب رشک انوری یہ ہے

۵ نکل اے دلربا گھر سے کہ وقت بیحجابی ہے
چمن مین چل بہار نسترن ہی ماہتابی ہے

۶ کسی کی بات سنتا نہین کسی پر رحم کرتا نہین
ہٹیلا ہے عنادی ہے جفائی ہی عتابی ہے

۷ گیا ہے جب سی وہ گلرو چمن مین میکشی کرنے
ہر اک گل صورت ساغر ہے ہر غنچہ گلابی ہے

۸ کسے طاقت کہ آنکہین کہولکر دیکہے تری جانب
جہلک اس حسن روشن کی شعاع آفتابی ہے

۹ رہے کیون ہوش عاشق کا سلامت دیکہکر انکو
تبسم ہے نگہ ہے زلف ہی چہرہ شہابی ہے

۱۰ مجہے اس بیوفا کی بات پر کیا اعتبار آوے
کہ ظالم ہے ستمگر ہے دورنگی ہی شرابی ہے

۱۱ اٹہا ہے عشق کا شعلہ دکہلاوے چہرہ روشن
دکہانا آگ کو مصحف کہ یہ مثل کتابی ہے

۱۲ تمہارا اے صنم مدت سی یہ فدوی دعاگو ہے
سخن کیا ہم سے کرنا بے حجابی بیحجابی ہے

۱۳ وفاداری بہار گلشن خوبی ہے اے گلرو
نپوچہو سرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہے

۱۴ ولی پایا رباعی چار ابرو کے تصور مین
تخلص چشم گریان کا بجا ہے گر سحابی ہے

۱۵ مفلسی سب بہار کہوتی ہے
حسن کا اعتبار کہوتی ہے

۱۶ کیونکہ حاصل ہو مجہکو جمعیت
زلف تیری قرار کہوتی ہے

۱۷ ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
چشم دل کا خمار کہوتی ہے

۱۸ کیونکہ ملنا صنم کا ترک کرون
دلبری اختیار کہوتی ہے

۱۹ اے ولی آب اس پریرو کی
میرے دلکا غبار کہوتی ہے

١ بار مت دے رقیب کو اے یار … دوستون کا رقیب دشمن ہے

٢ تنگ چشمی کا ہے راہ بے بصری … گرچہ مقدار چشم سوزن ہے

٣ مجکو روشن دلون نے دی ہے خبر … کہ سخی کا چراغ روشن ہے

٤ عشق مین شمع رو کے جلتا ہون … حال میرا سبھو نپہ روشن ہے

٥ گھیر رکھتا ہے مجکو جامۂ تنگ … دور افلاک دور دامن ہے

٦ اے ولی تیغ غم سے خوف نہین
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

٧ ترے لب پر جو خط عنبرین ہے … خط یاقوت ہے نقش نگین ہے

٨ چمن آرائے باغ خوش ادائی … نہال سرو قد ہے گل جبین ہے

٩ کہو زاہد کو جاوے اس گلی مین … اگر مشتاق فردوس برین ہے

١٠ نہ آوے گی کبھی لکھنے مین ہرگز … مصور یہ ادائے نازنین ہے

١١ ہمیشہ دیکھتی ہے اس کمر کو … نگہ میری ازبس باریک بین ہے

١٢ مرے حق مین عنایت نامۂ یار … مثال شہپر روح الامین ہے

١٣ کرے اک آن مین دیوانہ سب کو … نگاہ یار جادو آفرین ہے

١٤ نہین گلبرگ گلشن مین یہ گلرو … ترے گلگون کا یہ دامان زین ہے

١٥ سویدا کی طرح جاوے نہ ہرگز … خیال اس خال کا جو دلنشین ہے

١٦ ولی جس نے سنا ہے میرے سخن کو
زبان پر اوسکے ذکر آفرین ہے

١٧ ہر اک سی مل متواضع ہو سروری یہ ہے … سنبھال کشتی دلکو قلندری یہ ہے

١٨ نکال خاطر فاتر سے جام جم کا غم … صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے

١٩ تو جان بوجھ کے انجان ہو گیا جانا … کہ زندگانی مین مقصود زرگری یہ ہے

۱	یہ تل زنگی وہ خط مشک ختن ہے	سخن مصری و لب کان یمن ہے
۲	میرے پر کھینچتی ہے تیغ ہندی	تری ابرو کہ چین جس کا وطن ہے
۳	تری آنکھیون مین دیکھا کانورودیس	تری باتون مین بنگالے کا فن ہے
۴	ہین رنگین لب ترے لعل بدخشان	سخن تیرا ہراک دُرِ عدن ہے
۵	تری یہ زلف ہے شام غریبان	جبین تیری مجھے صبح وطن ہے

۶
ولی ایران و توران مین ہے مشہور
وطن گو اس کا گجرات و دکن ہے

۷	شکار انداز دل وہ من ہرن ہے	لقب جس شوخ کا جادو نین ہے
۸	ہوا ہے جو شہید لالہ رویان	برنگ داغ دل خونین کفن ہے
۹	نہین درکار گلگشت چمن کی	بہار عاشقان وہ گلبدن ہے
۱۰	کریگا سنگدل کے دل مین جا نقش	صدائے بیدلان فرہاد فن ہے
۱۱	بجا ہے اوسکو کہنا خسرو وقت	نظر مین جس کے وہ شیرین سخن ہے
۱۲	ترا قد اے بہار گلشن ناز	مثال سرو زیب انجمن ہے
۱۳	خودی سے اولا خالی ہواے دل	اگر اس شمع روشن کی لگن ہے
۱۴	غلام قدوی درگاہ احمد	سدا میری زبان پر یہ سخن ہے

۱۵
ہوا جو خادم شاہ ولایت
ولی ہے والی ملک سخن ہے

۱۶	عارفون پر ہمیشہ روشن ہے	کہ فن عاشقی عجب فن ہے
۱۷	کیون نہ ہو مظہر تجلی یار	کہ دل صاف مثل درپن ہے
۱۸	عشقباز اس گلی مین رہتے ہین	بلبلونکا مقام گلشن ہے
۱۹	سفر عشق کیون نہ ہو مشکل	غمزۂ چشم یار رہزن ہے

۱ اوس شاہ نوخطان کو ہمارا سلام ہے
جسکے نگین لب کا دو عالم مین نام ہے

۲ سرشار انبساط وہ اس انجمن مین ہے
جسکو خیال آنکھونکا تیری مدام ہے

۳ جس سرزمین تیری ہوؤنکا بیان کرون
خوبی ہلال چرخ کی وان ناتمام ہے

۴ جب ہے گلی مین تیرے رقیب سیاہ رو
تب تک ہمارے حق مین ہراک صبح شام ہے

۵ تنہا نہ بند عشق مین تیرے ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

۶ ترا مجنون ہون صحرا کی قسم ہے
طلب مین ہون تمنا کی قسم ہے

۷ سراپا ناز ہے تو اے پریرو
مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

۸ کیا تجہہ زلف نے مجکو دوانہ
تری زلفونکے سودا کی قسم ہے

۹ دورنگی ترک کر اک رنگ ہول
تجھے اس قدّ رعنا کی قسم ہے

۱۰ کیا ہے عشق نے عالم کو مجنون
مجھے اس رشک لیلیٰ کی قسم ہے

۱۱ ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجہہ چشم شہلا کی قسم ہے

۱۲ صنم میرا غبیط روشن بیان ہے
برنگ شعلہ سرتاپا زبان ہے

۱۳ نظر کرنے مین دل اس کا لیا ہے
کمندِ گل نگاہِ بلبلان ہے

۱۴ وفا کر حسن پر مغرور مت ہو
وفاداری بہارِ بیخزان ہے

۱۵ صنم تجہہ دیدہ و دل مین گذر کر
ہوا ہے بلغ ہے آب روان ہے

۱۶ بجا ہے گر وہ سروِ گلشن ناز
ہماری راستی پر مہربان ہے

۱۷ ہوا تیر ملامت کا نشانہ
نظر مین جسکے وہ ابرو کمان ہے

۱۸ ولی اوسکی جفا سے خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحان ہے

۱ نسخہ حسن کا لیا جو سبق — بس وہی فاضل و مکمل ہے
۲ رات دن تجھ جمال روشن سے — فضل پروردگار شامل ہے
۳ جسکو کچھ حسن کی نہین ہی خبر — بیگمان وہ جہان مین غافل ہے
۴ زاد رہ دل سے جو بغل مین لیا — عشق کے پنتھ سے وہ غافل ہے
۵ عشق کی راہ کے مسافر کو — ہر قدم اس گلی مین منزل ہے

۶ اے ولی طرز عشق سہل نہین
آزمایا ہون مین کہ مشکل ہے

۷ نشہ بخش عاشقان وہ ساقی گلفام ہے — جسکی خوبی کا تصور بیخودی کا جام ہے
۸ کھولنا زلفونکو کیا درکار ہے ای خوش نین — اک نگاہ ناز تیرا دو جہان کا دام ہے
۹ آفتاب آتا ہے محرم ہوکے کوچہ کیطرف — صبح صادق اسکی بر مین جامۂ احرام ہے
۱۰ دلکو جمعیت ہے جب جاتا ہون دنبال صنم — آرسی کے ساتھہ مین سیماب کو آرام ہے
۱۱ مت قدم رکھہ اسطرف ای زاہد خلوت نشین — غمزۂ خونخوار ظالم دشمن اسلام ہے
۱۲ جس صنم کی سرکشی کی جگ مین ہے صحبت بلند — شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے

۱۳ اے ولی کیون خشک مغزیکا نہین کرتا علاج
یاد اُن آنکھونکا تجکو روغن بادام ہے

۱۴ اوس سرو خوش ادا کو ہمارا سلام ہے — اس یار بے وفا کو ہمارا سلام ہے
۱۵ لیتا نہین سلام ہمارا حجاب سے — اس صاحب حیا کو ہمارا سلام ہے
۱۶ اوسکے سوائے اور نہین مدعائے دل — اس دل کے مدعا کو ہمارا سلام ہے
۱۷ ناز و ادا سے دلکو مرے مبتلا کیا — اس ناز کو ادا کو ہمارا سلام ہے

۱۸ آرام جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اس جان و دلربا کو ہمارا سلام ہے

۱	ہر چند کہ اسکا ہوئے وحشی مین بھڑک ہے	بیتاب کا دل لینے کو ہرگز نہ دھڑک ہے
۲	عشاق پہ اس ابروئے خمدار کا پھرنا	تلوار کی اوجھڑ ہے یا گتی کی ٹڑک ہے
۳	گرمی سے تری طبع کی ڈرتے ہین سب بجنت	غصے سے کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے
۴	آنکھونکو کہان تاب جو دیکھین تری جاب	سو رنج سے زیادہ ترے جامہ کی بھڑک ہے
۵	کرنے کو وکی عاشق بیتاب کو زخمی وہ ظالم بیرحم نپٹ ہے نہ دھڑک ہے	
۶	اے دوست تیری یاد مین دلکا کمال ہے	نقش مراد آئینہ تیرا جمال ہے
۷	ہے راستی سے قد کو تیرے رتبۂ بلند	جنت مین اوسکے عشق سے طوبی نہال ہے
۸	حاجت نہین ہے شمع کی اس انجمن مین کچھ	جس انجمن مین شمع صنم کا جمال ہے
۹	آ اے مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک روز	ہر ماہ تیرے ہجر مین اب مجکو سال ہے
۱۰	ہمسایۂ بتان نے کیا قد مرد و تا	اس مدعی پہ غمزۂ خمدار دال ہے
۱۱	زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن	کوچہ سے اب ریا کے نکلنا محال ہے
۱۲	لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن	ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے
۱۳	جب سے ترے خیال نے دل مین گذر کیا	بیتاب جان میری پہ عجب وجد و حال ہے
۱۴	اے عاشقونکی عید تامل سے کر نظر	تیری بہونکی یاد مین تن جون ہلال ہے
۱۵	تیری نین کے عشق مین جسنے سفر کیا	اوسکی سفر کی راہ نگاہ غزال ہے
۱۶	بانگ بلند زمزمہ میرا ہے اے حجر	کعبے مین تجہہ جمال کا تل جون بلال ہے
۱۷	گل یہ زبان سے کہتا تہا کل باغ مین سخن	غنچہ کو اوس دہن سے سدا انفعال ہے
۱۸	خاموش گر رہا ہے وکی تو عجب نہ جان غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے	
۱۹	مہر پر حسن تیرا فاضل ہے	رخ ترا رشک ماہ کامل ہے

١ درکار کیا کہ دیکھوں ہر اک ادا کو تیری — تجھ چال کا تماشا اے کجکلاہ بس ہے
٢ بیجا ہے بادشاہی ہر خوبرو کو دینا — خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہے

٣ غم کیا ہے گر رقیبان آئے ہیں جل ولی پر
اے دوست تجھ کرم کی مجکو نگاہ بس ہے

٤ دل طلبگار یار مہوش ہے — لطف اسکا اگرچہ دل کش ہے
٥ مجھ سے کیونکر ملے گا حیران ہوں — شوخ ہے بیوفا ہے سرکش ہے
٦ کیا تری زلف کیا تری ابرو — ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے
٧ تجھ بن اے داغ بخش سینہ و دل — چمن لالہ دشت آتش ہے

٨ اے ولی تجھ زکی سے پایا ہوں
شعلہ آہ شوق بے غش ہے

٩ ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے — مت کسی سے مل اگر اشراف ہے
١٠ ہر سحر کو نعمت دیدار کی — آئینے کو اشتہائے صاف ہے
١١ نیں شفق ہر شام تیرے خواب کو — پنجۂ خورشید مخمل باف ہے
١٢ نقد دل اورونکو دینا تجھ بغیر — حق شناسوں کے قریب اسراف ہے
١٣ کیا کروں تفسیر غم ہر ایک اشک — راز کے قرآن کا کشاف ہے
١٤ مست جام عشق کو کچھ غم نہیں — خاطر ناصح اگر ناصاف ہے
١٥ وسوسے سے دلکو مت کر قلب زر — سینہ صافونکی نظر صراف ہے
١٦ جب سے وہ آتا ہے ہمراہ رقیب — دردمندونکا مکان اعراف ہے
١٧ رحم میرے حال پر کرتا نہیں — شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے
١٨ صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر — اسقدر چہرہ صنم کا صاف ہے
١٩ اے ولی تعریف اسکی کیا کروں — ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

۱ آج گلگشتِ چمن کا وقت ہے اے نوبہار
بادۂ گلرنگ سے اب جامِ گل لبریز ہے

۲ جب سے گلشن مین تری زلفون کا ہے سایہ پڑا
تب سے ہے صحنِ چمن ہر تار سنبل خیز ہے

۳ سادہ رویون کو کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

۴ عاشق کو تیری رویت آئینہ جمال بس ہے
خاموش ہو کے رہنا اتنی ہی خیال بس ہے

۵ گر عید کو جہان مل تکتا ہے ماہِ نو کو
اور ہم کو ماہِ عید اب ابرو ہلال بس ہے

۶ ہر دلربا کو ہرگز دیتا نہین ہون دلکو
دل بستگی کو میری وہ بیمثال بس ہے

۷ کیون دام و دانہ رکھے صیاد حسن اپنا
کرنیکو صید دل کے یہ خط و خال بس ہے

۸ ہر چند اے ولی مین ہون غرق بحرِ عصیان
مجکو شفیع محشر حضرت کی آل بس ہے

۹ تحصیل خط کو اسکے رخ کی کتاب بس ہے
دانائے منتخب کو یہ انتخاب بس ہے

۱۰ مجھہ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجھہ کو جواب بس ہے

ولہ

۱۱ مجکو شفیع محشر وہ دین پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذرِ گناہ بس ہے

۱۲ خاطر سے کی ہے خواہش اسباب دنیوی کی
ہمت رہِ رضا مین اب زادِ راہ بس ہے

۱۳ جو صاف دل ہین انکو درکار کب ہے زینت
جون آرسی نمد کی سر پر کلاہ بس ہے

۱۴ اسباب جنگ رکھنا درکار ہم کو کب ہے
دشمن کے مارنے کو اک تیر آہ بس ہے

۱۵ نین آرزو کہ بیٹھون مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی پہ آنا یہ دستگاہ بس ہے

۱۶ درکار کب ہے مسجد سجدے کو عاشقون کے
محراب اُن بھوؤن کی یہ قبلہ گاہ بس ہے

۱۷ مت تیر اور کمان کی کر فکر اے خوش ابرو
عاشق کے مارنے کو سیدھی نگاہ بس ہے

۱۸ تجھہ عشق کے جلے کو کیا کام چاندنی سے
تجھہ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ہے

١ تو صل دائرہ مین ہے اور دوسرے ہین فرع — اوج و حضیض پیچ نہین یکہ تاز ہے

٢ تیرے خیال مین جو ہوا خشک جون رباب — مضراب غم کا ہاتھ اسی پر دراز ہے

٣ محراب ان بہوؤنکی عجب ہے مقام خاص — ہر پنجگانہ جس مین دلون کی نماز ہے

٤ سن حرف راست یار کا ست مل قریب ہے — ہر چند تیری طبع مخالف نواز ہے

٥ حار ادلونکی چشم کی نسبت کے فیض سے — بر مے کو اصفہان کے عجب امتیاز ہے

٦ کرنے کو سد راہِ عراق و حجاز عشق — عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے

٧ بانگ بلند بات جو کہتا ہے اے ولی — اس شعر پر بجا ہے اگر مجکو ناز ہے

٨ زلف دلبر کی جو عنبر بیز ہے — حسن کے دعوے کی دست آویز ہے

٩ ہے گل رعنا بہار حسن کا — ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے

١٠ شوق کے مرکب کو راہ عشق مین — اے صنم تیری نگہ مہمیز ہے

١١ ہر پلک ہی تیرا اے تیغ فرنگ — عاشقونکے مارنے کو تیز ہے

١٢ ہاتھ مین میرے نہ سمجھو تم بیاض — شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے

١٣ چاہتا ہون دل سے مین اے نازنین — جنگ تیرا وہ کہ صلح آمیز ہے

١٤ اس صنم کا وصف لکھنے مین قلم — ابر نیسان کی طرح در ریز ہے

١٥ اب تغافل سے ہوا ہے رہنما — گریۂ عاشق کہ خون آمیز ہے

١٦ دل مرا اے دلبر شیرین سخن — اُن لبونکے شوق سے لبریز ہے

١٧ اے ولی یوسف سا ہے دلکو عزیز — شعر تیرا بسکہ شوق آمیز ہے

١٨ ہر نگاہ شوخ سرکش دشنۂ خونریز ہے — تیغ اس ابرو کی ہر دم مارنے کو تیز ہے

١٩ عشق کے دعوے مین اسکا رکھتی ہی ثابت اساس — سنبل زلف پریرو جسکو دست آویز ہے

١ خال تیرا دل مین اب آگر ہوا خلوت نشین
غم ترا سینے مین میرے راز کا ہمراز ہے

٢ وہ اپنے وقت کا منصور ہے عالم مین بس
صدق سے رہ مین تری جو عاشق سرباز ہے

٣ سو کہہ کر غم مین تیرے یہ تن ہوا ہے جون رباب
دل مرا سینے مین میرے مثل تار ساز ہے

٤ یاد سے اس رشک گلزار ارم کے اے ولی
رنگ کو میرے سدا جون بوئے گل پرواز ہے

٥ ہر بہا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے
دلربائی مین برنگ موج گل ممتاز ہے

٦ موسم خط مین نہ کر فکر ای گل رنگین ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے

٧ روبرو ہونے مین اوسکے راز دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رویان کاشف ہر راز ہے

٨ زندگی مین طائر دل کو خلاصی کیونکہ ہو
پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے

٩ الفت اغیار کرنا ہجر مین درکار کیا
دم بدم آہ دل بیتاب اگر دمساز ہے

١٠ دردمندونکی نظر سے اسکا گرنا ہی بجا
جو برنگ طفل اشک عاشقان غماز ہے

١١ زندہ کرنا استخوان کو گرچہ تہا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجہہ ناز کا اعجاز ہے

١٢ دردمندونکی نظر مین قول مطرب دلنواز
گرمی افسردہ طبعان شعلہ آواز ہے

١٣ بزم کو رونق دیا ہے جب سے وہ عالیمقام
رشتۂ آہ دل بیتاب تار ساز ہے

١٤ دیکہنا آئینہ رو کا امر مشکل ہے ولے
سد راہ سینہ صافان طالع ناساز ہے

١٥ اے ولی یہ مصرع موزون ہی ہر دل کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

١٦ مجہہ حکم مین وہ راست قد دلنواز ہے
جسکے ہر ایک قول مین عشرت کا ساز ہے

١٧ رکہتے ہین کہول پردہ شناسان مدعا
جو اوج مین ہوا کے اڑے شاہباز ہے

١٨ جب سے رکہا ہون عشق کی آتش یہ مین قدم
تب سے مثال عود مرا جی گداز ہے

١٩ اے بوالہوس تو دل مین رکہہ آہنگ عاشقی
جانباز عاشقو نپہ یہ دروازہ باز ہے

جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی | ۱ | اسکو موج بوریا شمشیر ہے

۲ کعبۂ فتح و ظفر مین اے ولی
شکل محراب دعا شمشیر کی

عاشقونکو قید تیرا حسن عالمگیر ہے | ۳ | بلبلونکو بند کرنے موج گل زنجیر ہے
تجھہ نین کی ہے نگاہ راست تیر بے خطا | ۴ | کج ادائی اُن بھونکی جوہر شمشیر ہے
حسن تیرا عالم علوی سے دیتا ہے خبر | ۵ | تو دم عیسیٰ ہے تیرا دم دم تاثیر ہے
کیا کرے حیران تری تعریف اے آئینہ رو | ۶ | مو بمو تیرا سراپا نازکی تصویر ہے

۷ اے ولی کہتے ہین بلبل اسکا سن رنگین سخن
غنچۂ لب کے اوپر جون بوئے گل تقریر ہے

تشنہ لب کو می کی گرسنگی نہین ناسور ہے | ۸ | پنبۂ مینا اسے جون مرہم کافور ہے
یاد سے ساقی کے ہر دم ہر رگ ہے شاخ و تاک عنب | ۹ | اشک حیرت اوسکے اوپر خوشۂ انگور ہے
نفس سرکش پر جو کوئی پایا یہان فتح و ظفر | ۱۰ | دار عقبیٰ مین وہ الحق صورت منصور ہے
ہے تجلی کے صحیفے کا یہ سورج اک ورق | ۱۱ | عکس تیری زلف کا مثل شب دیجور ہے
جو سیاہی اور سفیدی سے ہوا ہے آشنا | ۱۲ | اہل بینش کی نظر مین وہ سدا منظور ہے
جلد رو ہو عشق کی رہ مین کہ حق نزدیک ہے | ۱۳ | کاہلی کو چھوڑ دے سالک جو منزل دور ہے
خاکساری جسکو ہے سلطان ہے اس عالم مین وہ | ۱۴ | کاسۂ خاکی اسے جون چینی فغفور ہے

۱۵ یار کے دیدار کا طالب ہون موسیٰ کی زبان
اے ولی دربار اوس کا مجکو کوہ طور ہے

حسن کا ہے مسند نشین وہ دلبر ممتاز ہے | ۱۶ | دلبرونکا حسن جس مسند کا پا انداز ہے
اس نزاکت آفرین پر بار کیا ہے ناز کا | ۱۷ | سر سے لے پاؤن تلک سب ناز ہی سب ناز ہے
غیر حیرت نین خبر ہے اس پری رو کی کسے | ۱۸ | راز کے پردے مین جسکے خاموشی آواز ہے

دود آتش کیا ہے سرمۂ چشم	۱	داغ دل دیدۂ سمندر ہے
صفحۂ دل پہ درد کو لکھیئے	۲	رشتۂ آہ تار مسطر ہے
آج جون آرسی ہوئے ہین عزیز	۳	خودنمائی جنون کا جوہر ہے
سادہ رو ہین ہمیشہ باعزت	۴	آب ہر دم محیط گوہر ہے
سیر دریائے معرفت کی کر	۵	کشتی دل اگر قلندر ہے
آئینے سے سنی ہے مین نے یہ بات	۶	صاف دل وقت کا سکندر ہے
۷	اے ولی کیا ہے حاجت قاصد نامہ میرا پر کبوتر ہے	
قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے	۸	ہادی و مشکل کشا شمشیر ہے
غازی اب سعادت کیون نہون	۹	سایۂ بال ہما شمشیر ہے
کیون نہ دشمن کے کرے سینہ مین جا	۱۰	ناخن شیر خدا شمشیر ہے
کیون نہووے قتل عاشق دمبدم	۱۱	شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے
اوسکے آگے بوالہوس کیون آسکے	۱۲	صورت دست قضا شمشیر ہے
اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ	۱۳	ظاہراً برگ حنا شمشیر ہے
زندۂ جاوید شہدا کیون نہون	۱۴	موجۂ آب بقا شمشیر ہے
سالک راہ فنا کو دمبدم	۱۵	آخرت کی رہنما شمشیر ہے
صاحب ہمت کو نت ہے دستگیر	۱۶	مرشد حاجت روا شمشیر ہے
دشمنان کیون کر سکین مکر و فریب	۱۷	صیقل زنگ دغا شمشیر ہے
راہ غیرت مین کہ مشکل ہے تمام	۱۸	ناتوانون کا عصا شمشیر ہے
ہے کلید باب فتح مدعا	۱۹	ناخن مشکل کشا شمشیر ہے
کیون نہ ہووے آب سر سے تا قدم	۲۰	جوہر کان حیا شمشیر ہے

۱ تیرے قد کے تماشے کا ہون طالب
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

۲ تری تعریف کرتے ہین ملایک
ثنا تیری کہان حد بشر ہے

۳ بیان اہل معنی ہے مطول
اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

۴ ولی کے رنگ کو دیکھے نظر سے
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

۵ بجا نون خط ہین تیرے کیا اثر ہے
کہ دیکھے سے یہ دل زیر و زبر ہے

۶ اسے باریک بین کہتے ہین عاشق
نظر ہین جس کے وہ نازک کمر ہے

۷ نہ ہووے بے ہجوم راست بازان
جہان اوس سرو قامت کا گذر ہے

۸ ہر اک سے آشنا ہوجا ہنر ہین
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

۹ نہ پاوے تجھسے گر سیب زنخدان
نہال عشق بازی بے ثمر ہے

۱۰ رہینگے خاک ہو تیری گلی ہین
وفاداری ہماری اس قدر ہے

۱۱ ولی مجھہ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زبانیر الحذر ہے

۱۲ رخ ترا آفتاب محشر ہے
شعلہ اُسکا جہان ہین گھر گھر ہے

۱۳ رگ جان سے ہوا ہے خون جاری
دل ہین تیری پلک کا نشتر ہے

۱۴ پہنچتا ہے دلون کو ہر جا پر
غم ترا روزی مقدر ہے

۱۵ بات میٹھی ترے لبون کی صنم
بجد از رشک شہد و شکر ہے

۱۶ رخ ترا بحر حسن ہے جانان
زلف پر پیچ موج عنبر ہے

۱۷ قد سے تیرے کبھو نہ پایا پہل
حق ہین میرے درخت بے بر ہے

۱۸ تجھہ بن اے نور بخش محفل دل
حال مجلس تمام ابتر ہے

۱۹ آگ ہو وے بقدر نیزہ بلند
شمع کیا آفتاب محشر ہے

١ جنکو نہین ہے بوجھ ترے حسن پاک کی — نزدیک انکے تنکا مثال پہاڑ ہے

٢ سنی اگرچہ کیسا ہی سو کہا سا ہاڑ ہے — پر دشمنوں کے سر پہ مثال پہاڑ ہے

٣ دل مین ولی رکہے ہے خیال جمال یار
در کی طرح سے سینے مین اسکے دراڑ ہے

٤ گلرخون مین جس کے سر پر طرۂ زرتار ہے — زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے

٥ چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی مین وہ — آیۂ جنات تجری تحتہا الانہار ہے

٦ بسکہ بیدردان ہوئے ہین مجتمع چار و نطرف — بستۂ زلف پریرویان پہ مارا مار ہے

٧ زخم دل تہا اگرچہ کاری لیکن اسکی غم سے اب — سبزۂ خط دل آرام ہم زنگار ہے

٨ کیونکہ جاوے بوالہوس اسکی گلی مین ہو دلیر — ہر نگاہ تیز اوسکی تیر ہے تلوار ہے

٩ کیون نہ لین زاہد تجہہ کو دیکہہ طرز برہمن — رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

١٠ مت نصیحت کر ولی کو اے صنم نا آشنا
ترک کرنا عشق کو دشوار ہے دشوار ہے

١١ بیابان عاشقونکا ملک اسکندر برابر ہے — ہر اک آنسو کا گوہر تخت کے اختر برابر ہے

١٢ جنون کے ملک کے سلطانکو کیا حاجت ہے افسر کی — بگولا سر اوپر مجنون کے یہ افسر برابر ہے

١٣ جو کوئی حاصل کیا ہے دولت عالم کو سوزش مین — ہیولا اس دل دریا کا سو گوہر برابر ہے

١٤ فنا کر جو کوئی سمجہا دنی کی زندگانی کو — اسے گذران کرنے دشت ہو یا گہر برابر ہے

١٥ ولی دیوان مین میرے بہلا دفتر کی حاجت کیا
میرے دیوان کا ہر اک شعر سو دفتر برابر ہے

١٦ نہ سمجہو خود بخود دل بے خبر ہے — نگاہ مین اس پری رو کے اثر ہے

١٧ نہین اب تک دکہایا منہ اپس کا — مرے کیا حال سے وہ بے خبر ہے

١٨ مروت ترک مت کر اے پری رو — محبت مین مروت معتبر ہے

۱ شاید کہ دام عشق مین تازہ ہوا ہے قید
وعدے پہ گلرخون کے جسے اعتماد ہے

۲ باقی رہے گا جور و ستم روز حشر تک
اس زلف کی جفا مین نپٹ استداد ہے

۳ مقصود دل ہے اوس کا جمال اے ولی مجھے
میری زبان کا ورد محمد مراد ہے

۴ ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خونخوار ظالم سر بسر بیداد ہے

۵ کیون نہ ہو فوارۂ خون جوش زن ہر رگ سے آج
ہر نگاہ تیز خوبان نشتر فصاد ہے

۶ ہر گھڑی تجھ ہجر مین اے دلربا تنہا نہین
مونس و دمساز میری آہ ہے فریاد ہے

۷ زلف کھولے دیکھ اوسکو مجھ پہ یون ظاہر ہوا
صید کرنے کو ہمارے رغبت صیاد ہے

۸ آسمان پر یہ نہ جانو چادر ابر سفید ہے
جانماز زاہد عزلت نشین برباد ہے

۹ حرف شیرین دمبدم ہوتے ہین اس سے جلوہ گر
اہل معنی کی زبان کیا تیشۂ فرہاد ہے

۱۰ سرو کی وارستگی پر تو نظر کرائے ولی
باوجود خودنمائی کس قدر آزاد ہے

۱۱ بوجھو خود بخود اس گل مین اڑ رہے
رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے

۱۲ نہین ہر زلف دیکھے سے اٹکتا
اٹکتا ہون جہان دل کی پکڑ ہے

۱۳ نہین چہرہ ہے اوسکی سر پہ بلدار
عزیز و نوجوانون کی اکڑ ہے

۱۴ کرین کیون سنگدل کے دلکو تسخیر
زبردستی مین بیجاپور کا گڑھ ہے

۱۵ برستا منہ پہ ہے اس ماہ کے نور
یہان عشاق کی آنکھون مین جھڑ ہے

۱۶ سخن فہمون کی مجلس مین ولی یہ
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

۱۷ اسکے نین مین غمزۂ آہو پچھاڑ ہے
اے دل سمجھ کے چل کہ یہان مار دھاڑ ہے

۱۸ کسطرح آسکون تیری آنکھون کے باغ مین
خارون کے جھاڑ خنجر مژگان کی باڑ ہے

۱ لکھدے یوسف بہی غلامی خط تجھے — اگرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

۲ ہر گھڑی پڑھتا ہون اشعار ولی
دل کو حرف عاشقی مرغوب ہے

۳ جسے اقلیم تنہائی مین انداز اقامت ہے — جبیں حال پر اوسکی سدا رنگ سلامت ہے
۴ گذر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد مین — موذن کی زبان اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے
۵ مجھے روز قیامت کا رہا کب خوف اے واعظ — خیال قیامت رعنا مرے حق مین قیامت ہے
۶ ہوا ہے صورت دیوار زاہد کنج عزلت مین — یہی اس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے
۷ سیاہ بختی ہوئی جگ مین نصیب عاشق بیدل — یہ اس زلف پریشانکی پریشانی کی شامت ہے
۸ ہوا ہے جو جبین فرسا تری محراب ابرو مین — صف عشاق مین اسکی امامت ہی امامت ہے
۹ نہ ہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا — سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے
۱۰ شرف ذاتی ہے تجکو اے گل گلزار معشوقی — تجلی منہ پہ تیرے یہ سیادت کی علامت ہے

۱۱ ولی جو عشق بازونکی حقیقت سون نہین واقف
سخن اوس کا قیامت مین گل باغ ندامت ہے

۱۲ سرو میرا مہر سے آزاد ہے — شوخ ہے بیداد ہے صیاد ہے
۱۳ ہاتھہ سے اس غمزۂ خونریز کے — داد ہے بیداد ہے فریاد ہے
۱۴ سنگدل کا نرم اب کیونکر ہو دل — سخت ہے بیرحم ہے فولاد ہے
۱۵ عشق مین شیرین سخن کے رات دن — آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

۱۶ غم نہین مجنون کو ہر گز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

۱۷ جس دلربا سے دلکو مرے اتحاد ہے — دیدار اوس کا آنکھونکی میری مراد ہے
۱۸ رکھتا ہے دل مین دلبر رنگین خیال کو — مانند آئینے کے جو صاف اعتقاد ہے

۱ ولی تصویر اسکی جس نے دیکھا
مثال آئینہ حیران ہوا ہے

عشق دکھلائے حشر آیا ہے	۲	دشمن ہوش و صبر آیا ہے
مجھسے وحشی ہین گلرخان گویا	۳	فوج آہو مین ببر آیا ہے
دیکھہ اوسکی کلاہ بارانی	۴	چاند پر آج ابر آیا ہے
یہ صنم کا ہے غمزۂ بیدین	۵	یا ولایت مین گبر آیا ہے

۶ اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ہے

مکتب مین جسکے ہاتھہ ادا کی کتاب ہے	۷	خوبی مین آج ہم سبق آفتاب ہے
ظاہر ہوا ہے مجھہ ترے ناز سے صنم	۸	رنگین بہار حسن بہار عتاب ہے
مانند مو ضعیف کیا اسکے شوق نے	۹	جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے
کیفیت بہار ادا تب سے ہے عیان	۱۰	وہ مست ناز جب سے کہ مست شراب ہے
تیرے نین کے عصر مین ہے بیوفر شراب	۱۱	میخانہ تجھہ نگاہ سے دایم خراب ہے
دیوان مین ازل کے ملے جب سی حسن و عشق	۱۲	تب سی نیاز و ناز مین باہم حساب ہے

۱۳ پوشیدہ حال عشق رہے کیونکر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

عشق مین جسکو مہارت خوب ہے	۱۴	مشرب مجنون پہ وہ منسوب ہے
عاشق بیتاب سے طرز وفا	۱۵	جون ادا محبوب ہے محسوب ہے
عشق کے مفتی نے یون فتوی دیا	۱۶	دیکھنا خوبون کا یارو خوب ہے
لخت دل پر خط لکھا ہے یار کو	۱۷	داغ دل مہر سر مکتوب ہے
غمزہ و ناز و ادائے نازنین	۱۸	ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

١ هر سخن تیرے تلطف سے ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

٢ نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خونخوار آتا ہے — جہان کی خوبرویونکا سپہ سالار آتا ہے
٣ ہر اک دیدہ کو حکم آئینہ ہے اسکے جلوہ سے — جدہر وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے
٤ صنوبر کے نہ ہووے دل یہ کیون قایم قیامت سے — ادا سے بوستان مین وہ گل رخسار آتا ہے

٥ مثال شمع گرتا سینے کی ہے انجمن روشن
ولی کہہ اس سے مجھہ دل مین خیال یار آتا ہے

٦ مغز جان باس باس ہوتا ہے — گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے
٧ آشنا بی نہین تو جاتا ہون — کیا کرون جی اداس ہوتا ہے
٨ کیون نہ کپڑے رنگون مین غم مین ترے — عاشقی مین لباس ہوتا ہے
٩ تجھہ جدائی مین نین اکیلا مین — درد و غم آسپاس ہوتا ہے

١٠ اے ولی دلربا سے ملنے کو
دل مین میرے ہراس ہوتا ہے

١١ کمان ابرو پہ جی قربان ہوا ہے — دل اوسکے تیر کا پیکان ہوا ہے
١٢ بھوان تیغ اور نگہ خنجر پلک تیر — یہ کس کے قتل کا سامان ہوا ہے
١٣ مرا دل مجھسے کر کر بے وفائی — پسند خاطر جانان ہوا ہے
١٤ پیا ہے جام دل سے بادۂ خون — جو بزم عشق مین مہمان ہوا ہے
١٥ عزیزو کیا ہے پروانے کے دل مین — کہ جی دینا اُسے آسان ہوا ہے
١٦ طبیبو نکا نہین محتاج ہرگز — جسے درد بتان درمان ہوا ہے
١٧ برنگ گل فراق گلرخان مین — گریبان چاک تا دامان ہوا ہے
١٨ سواد خط خوبان دل کشی مین — بہار گلشن ریحان ہوا ہے

چاک کرتے جامۂ صبر و رضا	۱	دلبر رنگین قبا درکار ہے
ہر صنم تسخیر دل کیون کر سکے	۲	دلربائی کو ادا درکار ہے
زلف کو وا کر کہ شاہ عشق کو	۳	سایۂ بال ہما درکار ہے
رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خونبار پر	۴	گر تجھے رنگ حنا درکار ہے
دیکھہ اسکی چشم شہلا کو اگر	۵	نرگس باغ حیا درکار ہے
۶	عزم اسکے وصل کا ہے اے ولی لیکن امداد خدا درکار ہے	
آج ہر گل نور کا فانوس ہے	۷	کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے
اے صنم تیرے دہن کے شوق سے	۸	ہر کلی مین نغمۂ ناقوس ہے
گر نہ نکلے سیر کو وہ نوبہار	۹	ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے
نور الفت سے ترے ای شمع رو	۱۰	پردۂ دل پردۂ فانوس ہے
دیکھہ کر اوسکی اداؤ ناز کو	۱۱	ہر پری کو خواہش پابوس ہے
دل نہ دے اور ونکو غافل دیکھہ اسے	۱۲	کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے
۱۳	دیکھنے سے سیر کیا ہووے ولی مدعا اوس کا کنار و بوس ہے	
جب سے میرا گلبدن گل پوش ہے	۱۴	بلبلون کا ہر طرف سے جوش ہے
اے صنم اک بات ہے لیکن اسے	۱۵	بوجھتا ہے وہ کہ جسکو ہوش ہے
گول پگڑی کے نہ پھیرو گرد تو	۱۶	گول پگڑی حسن کا سرپوش ہے
دیکھنا تجھہ قد کا اے نازک بدن	۱۷	باعث خمیازۂ آغوش ہے
اب خلاصی عشق سے ممکن نہین	۱۸	دام دل زلفون کا دامی پوش ہے
کیون نہ ہو امید کا روشن چراغ	۱۹	شمع مجلس ساقی مینوش ہے

۱ کیون نہ ہر ذرہ رقص مین آوے / جلوہ گر آفتاب سیما ہے
۲ نہ ٹہے اسکے قد کو دیکہہ بجا / سرو ہر چند پائے برجا ہے
۳ چمن حسن مین نظر کر دیکہہ / زلف معشوق عشق پیچا ہے
۴ نہ کرے کیون نثار نقد نیاز / حسن کو ناز کی تمنا ہے
۵ دل مردہ کو زندگی بخشی / بات تیری دم مسیحا ہے
۶ سنبل اوسکی نظر مین جا نہ کرے / جسکو زلف پری کا سودا ہے
۷ اوسکی پہچان کا شمار نہین / زلف ہے یا یہ موج دریا ہے
۸ ترک کر اے رقیب فرعونی / آہ میری عصائے موسیٰ ہے

۹ آج تجہہ غم سے ہے ولی گریان
دیکہہ چل نوح کا تماشا ہے

۱۰ آج سرسبز باغ و صحرا ہے / ہر طرف سیر ہے تماشا ہے
۱۱ چہرۂ یار و قامت زیبا / گل رنگین و سرو رعنا ہے
۱۲ معنی حسن و معنی خوبی / صورت یار سے ہویدا ہے
۱۳ دم جان بخش نو خطو مجکو / چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے
۱۴ کمر نازک و دہان صنم / فکر نازک ہے با معما ہے
۱۵ مو بمو اوسکو ہے پریشانی / زلف مشکین کا جسکو سودا ہے
۱۶ سبب دلربائی عاشق / مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے
۱۷ کیا حقیقت ہے تجہہ تواضع کی / یہ تلطف ہے یا مدارا ہے

۱۸ جون ولی رات دن ہے اسکا خیال
جسکو تجہہ عشق کی تمنا ہے

۱۹ عشق بازی مین رضا درکار ہے / فکر اسباب وفا درکار ہے

١ ہوا معلوم زلفون سے یہ اے شوخ — کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے

٢ نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت — عزیزو عاشقی کا مقتضا ہے

٣ نہ ہووے کوہ کن کیون آہ عاشق — کہ وہ شیرین ادا گلگون قبا ہے

۴ ولی کو مت ملامت کر اے واعظ
ملامت عاشقون پر کب روا ہے

۵ نظر جو باغ مین وہ سرو نو بہار کرے — نگہ کے پاٹون مین آنسو کی پر قطار کرے

۶ گذر چمن مین اگر اپنا گل عذار کرے — بہار باغ مین تازہ عیان بہار کرے

٧ ہوا ہے قامت دلدار کا جو دیوانہ — قدم مین سرو کے زنجیر جوئبار کرے

٨ وہ راحت دل و جان سنے وہان مقام کیا — ہوائے درد دل و جان کو بیقرار کرے

٩ مین اپنی آنکھون کو واسد فرش راہ کرون — گذر جو میری طرف کو وہ شہسوار کرے

١٠ اگرچہ بندگی وصل ظاہری ہے ولی
خیال ناز کو گر ہو سکے حصار کرے

١١ گلستان کی لطافت مین ترا قد سرو رعنا ہے — ہمیشہ نازکی کے آب جو مین جلوہ پیرا ہے

١٢ عدم تیرے دہن کا جگ مین ثانی ہے پری پیکر — اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے

١٣ ہوا ہے دلنشین وہ سرو قامت دل مین اب لگ بس — صنوبر گر مرے سائے سی پیدا ہو تو برجا ہے

١۴ پریشانی کی مکتب کا علم اسکو کہتے ہین — تری زلف پریشان کا صنم جس سر مین سودا ہے

١۵ ولی تیری تواضع سے رقیب سنگدل دایم
پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

١۶ قد ترا رشک سرو رعنا ہے — معنی نازکی سراپا ہے

١٧ اُن لبون کی مین کیا کرون تعریف — مطلع شوخ رمز ایما ہے

١٨ ساقی و مطرب آج ہین ہمرنگ — نشۂ بیخودی دو بالا ہے

۱ نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے — بلائے عاشقان ناز و ادا ہے
۲ تغافل شوخ کا عاشق کے حق مین — ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے
۳ کہا مژگان نے اوسکی شوخیون کو — کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے
۴ نجاوے تجکو چہوڑا ے گلشن ناز — مرا دل بلبل باغ وفا ہے
۵ رہے دولت کہ دایم سایۂ ناز — ہمارے سر اوپر ظل ہما ہے
۶ مرا دل کیون نہ جاوے اس گلی کو — گلی اس دلربا کی دلکشا ہے
۷ ہمیشہ عندلیب عاشقی کو — گل مقصود تیرا نقش پا ہے

۸ ولی آتے ہین راہ عشق مین وہ
کہ جنکو استقامت کا عصا ہے

۹ دیکہا ہے جسے وہ مبتلا ہے — خوبون کی نگہ نہین بلا ہے
۱۰ گر تجہہ کو ہے عزم سیر گلشن — دروازۂ آئینہ کہلا ہے
۱۱ صیقل تری بہوونکی اے شوخ — آئینہ عشق کی جلا ہے
۱۲ جون شمع ہوا جو تیرا عاشق — وہ سر سے قدم تلک جلا ہے
۱۳ خوبونکا ہوا ہے سرد بازار — تجہہ حسن کا جب سے غلغلہ ہے
۱۴ اے اہل ہوس نگاہ مت کر — بالائے سہی قدان بلا ہے
۱۵ اک دل نہین آرزو سے خالی — ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

۱۶ تسخیر کیا ہے گوش گل کو
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

۱۷ نگہ اس خوش ادا کی خوش ادا ہے — مگر اس دلربا کی دلربا ہے
۱۸ صنم کے حسن کو ٹک فکر سے دیکہہ — کہ وہ آئینۂ معنی نما ہے
۱۹ یہ خط ہے جوہر آئینۂ راز — اسے مشک ختن کہنا خطا ہے

١	اے نوبہار حسن تو گلشن مین جب چلا	گل کر گلاب گل ہوئے سب تیرا گال دیکھہ
٢	مت کہہ اس کے حال کو رمال سے کبھی	مصحف مین اس جمال کی اے جان فال دیکھہ
٣	دونون جہان کی عید کی ہے آرزو اگر	اس مہ کی ابرؤون کی وہ شکل ہلال دیکھہ
٤	دل پیچ و تاب مین ہے ولی کا مثال موج	اس زلف تابدار کا ہر پیچ و جال دیکھہ
٥	آج ہے اس کا حال کچھہ کا کچھہ	کیون نہ گذرے خیال کچھہ کا کچھہ
٦	دل بیدل کو آج کرتی ہے	شوخ چنچل کی چال کچھہ کا کچھہ
٧	مجکو لگتا ہے اے پری پیکر	آج تیرا جمال کچھہ کا کچھہ
٨	اثر بادۂ جوانی ہے	کر گیا ہے سوال کچھہ کا کچھہ
٩	اے ولی جی کو آج کرتی ہے	بوئے باغ وصال کچھہ کا کچھہ
١٠	عشاق کی تسخیر کو بالا یہہ بلا ہے	یا راز مجسم ہے کہ تصویر ادا ہے
١١	یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی	یا بر مین گل اندام کے گلرنگ قبا ہے
١٢	از بسکہ دل اس رشک پری سی جو بندہا ہی	ہر مو سے مرے رنگ ادا جلوہ نما ہے
١٣	جاتا نہین گلشن کیطرف صبح وہ گلرو	سمجھا ہے کہ وان آہ مری باد صبا ہے
١٤	بیماری عاشق ہے تری آنکھو نسی لیکن	صد شکر کہ لب مین ترے ہر دکھہ کی دوا ہے
١٥	جھہ حال پہ اے بو علی وقت نظر کر	تجھہ نطق مین بوجھا ہون کہ قانون شفا ہے
١٦	گر حکم مین میرے ہو سعادت تو عجب کیا	سایہ ترا جھہ سر کے اوپر ظل ہما ہے
١٧	اک دید کا وعدہ کیا ہے اپنی رضا سے	راضی ہون مین اس پر کہ تری جسمین رضا ہے
١٨	پایا ہون ولی سلطنت ملک قناعت	اب تخت و چتر حق مین مرے ارض و سما ہے

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے مین سمن بر کے	۱	گیا کعبہ کو یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ
اسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل	۲	جو گلرویون مین پایا اعتبار آہستہ آہستہ
۳	ولی مت حاسدون کے ہاتھ سے دل کو مکدر کر کہ آخر دل سے جاوے گا غبار آہستہ آہستہ	
ہوئی ہے رام اس بت کی نین آہستہ آہستہ	۴	کہ جون پہاندے مین آتا ہے ہرن آہستہ آہستہ
مرا دل مثل پروانے کے تہا مشتاق جلنے کا	۵	لگی اس شمع سے آخر لگن آہستہ آہستہ
گریبان صبر کا مت چاک کر اے خاطر مسکین	۶	سنے گا بات وہ شیرین سخن آہستہ آہستہ
گل و بلبل کے سودے مین خلل ہووے تو دیکہا کر	۷	چمن مین جب چلے وہ گلبدن آہستہ آہستہ
۸	ولی سینے مین میرے پنجۂ عشق ستمگر نے کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ	
گریان ہے ابر چشم میری اشکبار دیکہہ	۹	ہے بیقرار بجلی مجہے بیقرار دیکہہ
فردوس دیکہنے کی ہے گر تجہہ کو آرزو	۱۰	اے دل تو اوسکے رخ کے چمن کی بہار دیکہہ
حیرت کا رنگ لیکر بکہے شکل بیخودی	۱۱	تیری ادا و ناز کو معنی نگار دیکہہ
تیرے خیال دید مین یہ دل کہ چاک تہا	۱۲	لایا ہون تیری نذر مثالی انار دیکہہ
اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس	۱۳	سینے مین عاشقون کے اٹہا ہے غبار دیکہہ
تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے	۱۴	اے بوالہوس نہ میری طرف بار بار دیکہہ
۱۵	تجہہ عشق مین ہوا ہے جگر خون داغ دار دل مین ولی کے پہولا ہوا لالہ زار دیکہہ	
بےچین ہوا ہے جی مرا جان تیری چال دیکہہ	۱۶	دل جا پڑا خلل مین ترے منہ کا خال دیکہہ
ہر شب ہون پیچ و تاب مین اس زلف کی سبب	۱۷	گل کر ہوا ہون بال نمن میرے بال دیکہہ
خوبان اگرچہ رشک کرین تجہہ کیا عجب	۱۸	جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکہہ

اب حسن کے عالم مین یہ شہرۂ عالم ہے	۱	ہر منہ سے ترا جگ مین اندازہ ہوا تازہ
جو شعر لباسی تھے جون بہول ہوئے باسی جب شعر ولی تیرا یہ تازہ ہوا تازہ	۲	
صنم ٹک ناز سے مجھپاس آ آہستہ آہستہ	۳	کہ چھپی بات اپنے دلکی اب سنا آہستہ آہستہ
نہ لا خاطر مین اپنے خود غرض کی بات کو ہرگز	۴	صنم اس بات کو خاطر مین لا آہستہ آہستہ
ہر اک کی بات سنے پر توجہ مت کر ایظالم	۵	رقیبان اس مین ہو وینگے جدا آہستہ آہستہ
مبادا محتسب بدمست سنکر تان مین آوے	۶	طنبورہ آہ کا لے دل بجا آہستہ آہستہ
ولی ہرگز اپس کے دلکو سینے مین نہ رکھ غمگین کہ برلاوے گا مطلب کو خدا آہستہ آہستہ	۷	
کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ	۸	کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
وفاداری مین دلبر کی بجھایا آتش غم کو	۹	کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ
مرے دلکو کیا بیخود تری انکھون نے ایظالم	۱۰	کہ جون بیہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ
ہوا تجھ عشق سے اے آتشین رو دل مرا پانی	۱۱	کہ جون گلتا ہے آتش مین گلاب آہستہ آہستہ
ادا و ناز سے آتا ہے وہ روشن جبین گہر سے	۱۲	کہ جون مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ
عجب کچھ لطف رکھتا ہے شب خلوت مین گلرو سے	۱۳	خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
ولی مجھ دل مین آتا ہے خیال یار بے پروا کہ جون انکھون مین آجاتا ہے خواب آہستہ آہستہ	۱۴	
ہوا ظاہر خط روئے نگار آہستہ آہستہ	۱۵	کہ جون گلشن مین آتی ہے بہار آہستہ آہستہ
کیا ہے رفتہ رفتہ رام اوسکی چشم وحشی کو	۱۶	کہ جون آہو کو کرتے ہین شکار آہستہ آہستہ
جو اپنے اشک مثل جوئبار اول کیا پانی	۱۷	ہوا اس سرو قد سے ہمکنار آہستہ آہستہ
برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سے	۱۸	ہوا ہے دل صنم کا بیقرار آہستہ آہستہ

۱ دل پر خون نے میرے باغ مین جا — دیا تعلیم خونخواری کلی کو
۲ کیا ہون آب خجلت سی سراپا — ہر اک مصرع سے مصری کی ڈلی کو
۳ پڑے سنکر اچھل جون مصرع برق — اگر مصرع لکھون ناصر علی کو
۴ ترے اشعار ایسے ہین فراقی — کہ جسپر رشک آوے گاوکی کو
۵ نہین معلوم ہوتا داغ دیگا کس بچارے کو — چلا ہے آج یہ لالہ ہزاری کے نظارے کو
۶ لیا ہے گھیر زلفون نے تمہارے کان کا موتی — مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے آستارے کو
۷ ہر اک احوال مین دلبر نظر مین خوب آتا ہے — لباس خوب کی حاجت نہین حق کے سنوارے کو
۸ یہی ہے آرزو دل مین کہ صاحب رو کوئی جا — ہمارے درد کی باتین کہے اس ماہ پارے کو
۹ کمر سے کیا جدا ہوئی نظر اس شوخ چنچل کی — ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کو
۱۰ جو کوئی سمجھا نہین اس منہ کے اجمل کی معانی کو — وہ کیون جانے کہو اس شوخ چنچل کی معانی کو
۱۱ کرین گر بحث اُن آنکھونکی جادوگر سحر سازان — نہ پہنچے کوئی باریکی مین کاجل کی معانی کو
۱۲ وہ یوسف کو کہے ثانی سو اس بیمثل کا کیونکر — نہین ہے جو کہ سمجھا چشم احول کی معانی کو
۱۳ نہ نکلے بجز حیرت سے جو ہو اس مہ کا ہمزانو — یہ بوجھے وہ کہ جو بوجھا مجمل کی معانی کو
۱۴ بیان زلف بدیعی کا ہے سعد الدین کا مطلب — ابھی تک تم نہین سمجھے مطول کی معانی کو
۱۵ ولی اس حسن کامل کی حقیقت جو نہین سمجھا — نہین بوجھا وہ عالم مین ہے اکمل کی معانی کو
۱۶ اس رخ پہ جواب خط کا اندازہ ہوا تازہ — اب حسن کے دیوان کا شیرازہ ہوا تازہ
۱۷ پہولون نے اسکا رنگ ایثار کیا تجھپر — جب رخ پہ ترے گلرو یہ غازہ ہوا تازہ
۱۸ سینے سے لگانے کی ہو دل مین ہوس تازی — جب تجھ مین ہیرے جانی خمیازہ ہوا تازہ

۱ ہر گل کا جگر چاک ہو سن درد کو میرے
گلشن کیطرف بھیجون گر آہ سحری کو

۲ کہا ہے خجالت سے چھپے غرب مین سورج
گر دیکھے ترے فرق پہ دستار زری کو

۳ کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن مین
اس چشم سے سیکھا ہے مگر جادوگری کو

۴ دیکھو نگا شتابی سے اب اس رشک پری کو
گر کچھ بھی اثر ہو مری آہ سحری کو

۵ ایشوخ ترے ملنے کو اب آنکھون پہ رکھکر
لایا ہون تیری نذر عقیق جگری کو

۶ کاجل کو لگا سحر کے غائب ہوئے ساحر
دیکھے جو تری چشم کی جادو نظری کو

۷ اے حیلہ گرِ رند تری حیلہ گری دیکھ
سب حیلہ گران ترک کئے حیلہ گری کو

۸ یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کی طرح زرد
جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کو

۹ ہرگز تو نہ لا ساتھ رقیب دغلی کو
مت راہ دے خلوت مین تو اب بے خللی کو

۱۰ اے زہرہ جبین گلشن ترے منہ کی کلی دیکھ
گاتا ہے ہر اک صبح مین اُٹھ رام کلی کو

۱۱ تیرے لب یاقوت پہ یہ خطِ خفی دیکھ
خطاب جہان نسخ دئے خط جلی کو

۱۲ دل مین نے دیا تجکو صنم روز ازل سے
مت بھول تو اب دل سے محبت ازلی کو

۱۳ اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبین پر
دم کرتا ہون مین وقت سحر نادعلی کو

۱۴ نے منصب و زر چاہئے نے ملک و وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے ولی کو

۱۵ ہوا ہے رشک چنپے کی کلی کو
نظر کر اس قبائے صندلی کو

۱۶ کرے فردوس استقبال اسکا
تصور جو کیا تیری گلی کو

۱۷ دل بیتاب نے تجھ غم کی خاطر
کیا ہے فرش خواب مخملی کو

۱۸ ترے غم مین دل سوراخ سوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی کو

۱	غیرت سے کرے چاک گریبان دل پرخون	گر گل کے حمایل کو ہم آغوش کرے تو
۲	اے جانِ ولی وعدۂ دیدار کو اپنے ڈرتا ہون مبادا کہ فراموش کرے تو	
۳	عاشق کی چشم زار کے پانی کو دیکھہ تو	اس آئینہ مین راز نہانی کو دیکھہ تو
۴	سن بیقراری پہلے میرے دل کی شعلہ رو	تب اس حرف مین دلکی معانی کو دیکھہ تو
۵	خوبی کا شمع مارتی ہے دم ترے حضور	اس بیحیا کی چرب زبانی کو دیکھہ تو
۶	دریا پہ جا کے موج روان پر نظر نہ کر	اشکو نکی میرے آکے روانی کو دیکھہ تو
۷	جو داغِ شوق تیرا ولی کے جگر مین ہے بیطاقتی مین اوسکی نشانی کو دیکھہ تو	
۸	چلنے مین جو لے چنچل گر بہاؤ بتاوے تو	بیتاب کرے جگ کو گر ناز سے آوے تو
۹	یکبارگی ہو ظاہر بیتابی مشتاقان	جسوقت کہ غمزے سی چھاتی کو چھپاوے تو
۱۰	گویا کہ شفق مین ہے خورشید ہوا ظاہر	جب اوٹ مین پردے کے چہریکو چھپاوے تو
۱۱	تب مہرِ فلک منہ مین انگشت تحیر لے	جب مرلی نزاکت سی مجلس مین بجاوے تو
۱۲	عشاق کی شادی کی اسوقت بجے نوبت	مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے تو
۱۳	اک تان سنانے مین دل جان لیا سبکا	اب دل سے گذر جاوین گر بہاؤ بتاوے تو
۱۴	توبہ ہے ربابی سے شاید کہ کرے توبہ اسوقت ولی بد کو اک جام پلاوے تو	
۱۵	دیکھیگا ہر اک آن تری جلوہ گری کو	پایا ہے تری مہر سے جو دیدہ وری کو
۱۶	بخشی ہے مجھے چشم نے کیفیت مستی	اور رخ نے خبردار کیا بیخبری کو
۱۷	جاری ہوا اس غم سے میرے اشک کا مطلب	ہم دانہ و ہم آب ملا ہے سفری کو
۱۸	مجھہ عاشق دیوانہ کو گر حکم ہو تیرا	تجھہ حور کے آگے مین کرون فرش پری کو

ہٹا بوالہوس دیکھہ ابروئے یار	۱	کہان تاب شمشیر نامرد کو
اگر جل مین جلکر کنول خاک ہو	۲	نہ پہنچے تیرے پاؤنکی گرد کو
لکھا اوس دہن کی صفت مین ولی	۳	ہر اک فرد مین جوہر فرد کو
تشنگی اپنی نہین کہتا کسی بیتاب کو	۴	جون گہر رکھتا ہے دایم جو گرہ مین آب کو
اضطراب دل گیا ہے اسکے منہ کو دیکھکر	۵	بیقراری سے لگا ہے آئینہ سیماب کو
اشک ریزان مثل انجم صبح تک رہتا مدام	۶	جسنے دیکھا اک نظر اس ماہ عالمتاب کو
جب سے دیکھا ہے خم ابرو ترا ای قبلہ رو	۷	منہ کے آگے رکھتا ہے زاہد سدا محراب کو
اے ولی اسکی محبت سبز زمین کے فرش پر	۸	آنکھہ بہر دیکھا نہین کوئی غیر مخمل خواب کو
میری طرف سے جا کہو اس مہر عالمتاب کو	۹	اک رات فرش خواب کر مجھہ دیدۂ کم خواب کو
اپنے دل پرخون کو مین لایا ہون تیری پیشکش	۱۰	کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کو
گر عشق مین قایم ہے تو اپنا گریبان پارہ کر	۱۱	لیتے ہین اس بازار مین بیپابی سنجاب کو
میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھین بے خبر	۱۲	ہے دلبرانکو اعتبار اس گوہر نایاب کو
اس دلکو سرگردان کیا ساغرنمن اس شوخ نے	۱۳	حلقے نے جسکی زلف کے چکر دیا گرداب کو
صافی دلونکو بیٹھنا ہے کسب عزلت کا ولے	۱۴	دریا سے ہو کر ہم نشین پہنچا ہے موتی آب کو
اشکون سے تیری یاد مین لبریز ہے چشم ولی	۱۵	اکبار دیکھہ اے سبز خط اس چشمۂ پر آب کو
اک بار مری بات اگر گوش کرے تو	۱۶	ملنے کو رقیبون کے فراموش کرے تو
ہے بسکہ تری چشم مین کیفیت مستی	۱۷	اک پل مین یہ کونین کو بیہوش کرے تو
اے سرو گل اندام تو اب اپنے قدم سے	۱۸	بر جا ہے اگر صحن کو گل پوش کرے تو

۱	کس نے کہا غریب پہ احسان مت کرو	
۲	غفلت مین وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو	کب تک ہیگا خواب مین بیدار ہو بیدار ہو
۳	گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو	ظاہر پرستون سے سدا بیزار ہو بیزار ہو
۴	جون چتر داغ عشق کو رکھ سر پہ اپنے اولا	تب فوج اہل عشق کا سردار ہو سردار ہو
۵	وہ نوبہار عاشقان ہے سیمبر جگ مین عیان	اید یدہ وقت خواب نین بیدار ہو بیدار ہو
۶	مطلع کا مصرع اے ولی ورد زبان کر اپنا تو غفلت مین وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو	
۷	ندو آزار دلکو میرے ای آرام جان سمجھو	یہ خوبی کچھ سدا رہتی نہین ای مہربان سمجھو
۸	کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بیتاب اب دلکو	ہوا ہون بال سا باریک ای نازک میان سمجھو
۹	تمہاری چشم نے زخمی کیا تیر تغافل سے	رہیگا کب تلک یہ ظلم ای ابرو کمان سمجھو
۱۰	تمہاری خیر خواہی کا بیان میری زبان پر ہے	یقین ہے مہربان منہ سے اگر میرا بیان سمجھو
۱۱	سخن کے آشنا سے لطف رکھتا ہے سخن کہنا ولی سے بات کہنا ہے بجا اید وستان سمجھو	
۱۲	دیتا نہین ہے بار رقیب شریر کو	شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے ضمیر کو
۱۳	اس نازنین کی طبع گر آوے خیال مین	بوجھون صدائے صور قلم کے صریر کو
۱۴	بر جا ہے اوسکے عشق کے گوشے مین بیقرار	جو پیچ و تاب دل سے بچھاوے حصیر کو
۱۵	اوسکے قدم کی خاک مین ہے حشر کی نجات	عشاق کے کفن مین رکھو اس عبیر کو
۱۶	مجکو ولی کے طبع کی صافی کی ہے قسم دیکھا نہین ہون جگ مین سجن تجھ نظیر کو	
۱۷	خدایا ملا صاحب درد کو	کہ میرا کہے درد بیدرد کو
۱۸	کرے غم سے صد برگ صد پارہ دل	دکھاؤن اگر چہرۂ زرد کو

۱ ہردم خیال یار سے ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

صحبت غیر مین جایا نہ کرو	۲	درد مندون کو کڑہایا نہ کرو
حق پرستی کا اگر ہے دعوے	۳	بے گناہون کو ستایا نہ کرو
اپنی خوبی کے اگر ہو طالب	۴	اپنے طالب کو جلایا نہ کرو
ہے اگر خاطر عشاق عزیز	۵	غیر کو شکل دکہایا نہ کرو
ہم کو برداشت نہین غصے کی	۶	بے سبب غصے مین آیا نہ کرو
مجکو ترشی کا ہے پرہیز صنم	۷	چین ابرو کی دکہایا نہ کرو
دلکو ہوتی ہے صنم بیتابی	۸	زلف کو ہاتہہ لگایا نہ کرو
نگہ تلخ سے اپنی ظالم	۹	زہر کا جام پلایا نہ کرو

۱۰ پاکبازون مین ولی ہے مشہور
اُس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

شوخی و ناز سے عشاق کو حیران نہ کرو	۱۱	گردش چشم کو غارت گر ایمان نہ کرو
عشق کا داغ ہے مشتاق نمک کا دایم	۱۲	لب دلدار بنا اوس کو نمکدان نہ کرو
تب تلک بوئے محبت کو نہین پاؤگے	۱۳	جب تلک گل کے نمن چاک گریبان نہ کرو

۱۴ لب تمہارے ہین شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اسوقت مین درمان نہ کرو

عالم کو تیغ ناز سے بیجان مت کرو	۱۵	غمزے سے اپنے غارت ایمان مت کرو
جمعیت آرزو ہے فلاطونکو خلق مین	۱۶	زلفین دکہا کے اسکو پریشان مت کرو
آئینۂ جمال منور کو کر عیان	۱۷	خوبان خود پرست کو حیران مت کرو
زاہد چلا ہے صورت محراب دیکہکر	۱۸	ابرو دکہا کے اوسکو پریشان مت کرو

۱۹ مدت سے اس نگاہ کا مشتاق ہے ولی

۱ چاہو کہ ہو ولی کی طرح جگ مین دور بین
دن رات عین سعی سے مشق سخن کرو

۲ مت تم اب انتظار ماہ کرو
ماہ رو کو چراغ راہ کرو

۳ منہ دکھاوے گا یوسف معنی
دل سے گر دیکھنے کی چاہ کرو

۴ سفر عشق کا اگر ہے خیال
ہمت دل کو زاد راہ کرو

۵ عاشقو عاشقی کے دعوے پر
آہ و زاری کو دو گواہ کرو

۶ گل و بلبل کا گرم ہے بازار
اس چمن مین جدہر نگاہ کرو

۷ سرخروئی ہے عاشقون کی یہی
کہ رقیبون کا روسیاہ کرو

۸ حال دل پر ولی کے لے جانا
نظر لطف گاہ گاہ کرو

۹ اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو
اس نوبہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو

۱۰ اے یار اگر منظور ہے گر آشنائی عشق کی
نا آشنائے عشق سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو

۱۱ میری طرف ساغر بکف آتا ہے وہ مست حیا
اے دل تکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو

۱۲ اس آشنا کے گوش سی ہونا ہے تجکو آشنا
دریائے دل مین اے سجن دُردانہ ہو دُردانہ ہو

۱۳ چاہے کہ شاہ عشق کو لاوے اپس کے حکم مین
تک عشق کے میدان مین مردانہ ہو مردانہ ہو

۱۴ جاری رکہیگا کب تلک رسم جفا و جور کو
اے جان اب ہر دل مین تو جانانہ ہو جانانہ ہو

۱۵ مجکو تمہارے ہجر سے پیدا ہوا ہے دردسر
اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

۱۶ اسوقت دلبر کی نگہ کرتی ہے مشق دلبری
یہ آن غفلت کی نہین فرزانہ ہو فرزانہ ہو

۱۷ اے عقل کب تک وہم سے یکجا کرے گی خار و خس
آتی ہے سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

۱۸ میرے سخن کو مہر سے سنتا ہے وہ رنگین ادا
اے سرگذشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

۱۹ عالم مین تجکو اے ولی ہے فکر جمعیت اگر

آیا ہون احتیاج سے تم پاس اے صنم	۱	اپنے لبون کے خضر کو حاجت روا کرو
۲	اِک بات ہر ولی کی سنو کان رکھ صنم ؎ میرے رواق چشم مین دایم رہا کرو	
وحشی ملک عدم کو تمہین تسخیر کرو	۳	خون عنقا کے اگر رنگ سے تصویر کرو
دل دیوانہ کو اب اسکے سوا قید نہین	۴	زلف کی موج سے تم اب اسے زنجیر کرو
گرد خجلت کو ملا اشک ندامت کے ساتہہ	۵	مورد رحمت حق اس کسے ہی تعمیر کرو
صفحۂ چشم پہ پتلی کی سیاہی لیکر	۶	نقطۂ خال کی تعریف کو تحریر کرو
۷	عشق کہتا ہے ولی آکے بآواز بلند اے جوانو تمہین سب درد کو اب پیر کرو	
چاہو کہ ہوش سر سے اپس کے بدر کرو	۸	اکبار گی تم اوسکی بہوؤن پر نظر کرو
ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو	۹	اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
بوجہو ہلال چرخ کو ابروئے پرزال	۱۰	اسکے بہوؤن کے خم پہ اگر اک نظر کرو
اس گل کے گر وصال کی ہے تم کو آرزو	۱۱	اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
اے دوستو تنگ ہوا ہون مین ہوش سے	۱۲	اس گل کا نام لیکے مجہے بیخبر کرو
پہنچا ہے جسکے ہجر کی سختی سے دل بنزع	۱۳	اس بیخبر کو حال سے میرے خبر کرو
۱۴	ہر شعر ہے ولی کے عزیزو بیاض مین مسطر کے خط کو رشتۂ سلک گہر کرو	
چاہو کہ اوسکی زیر قدم تم وطن کرو	۱۵	اول اپسکے عجز مین نقش جبین کرو
ہے گلرخونکو ذوق تماشائے عاشقان	۱۶	داغون سے اب دلونکو تم اپنے چمن کرو
ثابت ہے عاشقی مین جلا جو پتنگ وار	۱۷	تار نگاہ شمع سے اوس کا کفن کرو
گر آرزو ہے دل مین ہم آغوش ہونیکی	۱۸	اشکون سے اپنی سیج پہ فرش سمن کرو

ہین دنگ آسمان پہ ملک جب کیا شکار	۱	آہو نے اس نین کے فلک کے اسد گتین
یاجوج جب رقیب ہو آیا صنم کے پاس	۲	پیدا کیا حجاب سکندر نے سد گتین
درکار کب ہے صفائی دل کو لباس زر	۳	جون آرسی پسند کیا ہون نمد گتین
اس کی طرح نظر مجھے آیا نہین ولی	۴	دیکھا ہون آفتاب نمط چار حد گتین
اس حسن نے دیا ہے بہار آرسی گتین	۵	بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی گتین
کس خط کے پیچ و تاب کی دل مین رہے ہو یاد	۶	جون آب حیوان نین ہے قرار آرسی گتین
حیرت سے آنکھ بند نہ محشر تلک کرے	۷	اک پل ہو اوسکے پاس گذار آرسی گتین
خوبی مین پہلے سے وہ ہوا ہے دو چند تر	۸	جب سے کیا صنم نے دو چار آرسی گتین
گر اوس کے دیکھنے کی تمنا ہی اے ولی	۹	جلدی اپس کے دل کی سنوار آرسی گتین
اے سامری تو دیکھ مرے سامری گتین	۱۰	شیشے مین دل کے بند رکھا ہون پری گتین
جب سے طلسم زلف کو دیکھا ہے یار کے	۱۱	پایا ہے تب سے رشتۂ جادو گری گتین
خورشید یکے منہ پہ شفق شرم سے چھپا	۱۲	نکلا ہے جب وہ پہن لباس فری گتین
انچل پری نے چہرۂ روشن پہ جب لیا	۱۳	قربان کیا اپس پہ شہ خاوری گتین
پیدا ہوا ہے جگ مین ولی صاحب سخن	۱۴	میری طرف سے جاکے کہو انوری گتین
ہر رات اپنے لطف و کرم سے ملا کرو	۱۵	ہر دن کو عید جان گلے سے لگا کرو
حق اوسکو ہمکلام رکھے مجھسے راتدن	۱۶	اس بات سے مدام رقیبو جلا کرو
وعدہ کیا تہا رات کو آؤن گا صبح مین	۱۷	اے مہربان وعدہ کو اپنے وفا کرو
کب تک رکھو گے طرز تغافل کو دل مین تم	۱۸	ٹک کان دھر کے حال کسیکا سنا کرو

جسکو بیتاب دیکھتے ہین اسے	۱	اپنے اوپر پسند کرتے ہین
بند کرنے کو عاشقونکے سدا	۲	زلف اپنی کمند کرتے ہین
۳	اے ولی جو کہ ہین بلند خیال شعر میرا پسند کرتے ہین	
خوب رو خوب کام کرتے ہین	۴	اک نگہ مین غلام کرتے ہین
دیکھہ خوبون کو وقت ملنے کے	۵	کس ادا سے سلام کرتے ہین
کم نگاہی سے دیکھتے ہین وے	۶	کام اپنا تمام کرتے ہین
کیا وفادار ہین کہ ملنے مین	۷	دل سے سب رام رام کرتے ہین
کھولتے ہین جب اپنی زلفونکو	۸	صبح عاشق کو شام کرتے ہین
صاحب لفظ اس کو سنتے ہین	۹	جس سے خوبان کلام کرتے ہین
۱۰	دل لجاتے ہین اے ولی میرا سرو قد جب خرام کرتے ہین	
گل مقصد کے ہار ڈالے ہین	۱۱	نقد ہستی جو ہار ڈالے ہین
کیون نہ ہو راہ عشق نشتر راز	۱۲	تیری پلکون نے خار ڈالے ہین
دیکھہ اوسکی پلک کے خنجر کو	۱۳	چشم آہو کو وار ڈالے ہین
کسطرح نکلے کوئے الفت سے	۱۴	زلف تیری نے مار ڈالے ہین
۱۵	اے ولی شہر حسن کے اطراف خط نے اوسکے حصار ڈالے ہین	
دیکھا ہے جس نے باغ مین اس سرو قد کتین	۱۶	طوبی کی خوش قدی پہ رکھا دست رد کتین
دل جا پڑا ہے چاہ زنخدان مین یک بیک	۱۷	اے زلف کی رسن پہنچ اب تو مدد کتین
اے سرو قد ترے ہی سے ہے عید عاشقان	۱۸	قربان کر دیا ہون مین عمر ابد کتین

۱ نپاوے شاہد معنی اپس کو جو گیا حنالی — خبر یوسف کے پہنچانے کو غیر از آہ قاصد نین

۲ ولی کیونکر لکھوں اس بےخبر کو درد دل اپنا
لجانے درد نامے کو کوئی دلخواہ قاصد نین

۳ سجن کی طرح عالم مین دگر نین — وہ ہم مین ہے وبے ہم کو خبر نین

۴ عجب ہمت ہے اسکو جس کو جگ مین — بغیر از یار دیگر پر نظر نین

۵ نپاوے صندلِ راز آگہی — جسے گرمی سے دل کی درد سر نین

۶ ہوا نین جب تلک خالی اپس سے — گرفتاروں مین ہرگز معتبر نین

۷ نہ دیوین راہ تجھ کو ملک دل مین — وفا کا جب تلک تجھ مین اثر نین

۸ دلِ پس کے مدعی کے آشنا کو — نہ پہنچے جب تلک ہمت اگر نین

۹ نہ پوچھو درد کی سبلے درد سے بات — کہے کیا بےخبر جس کو خبر نین

۱۰ ہوا ہوں جوں کمان خم زور غم سے — ہے اس سینے مین اب آہ جگر نین

۱۱ ولی اسکی حقیقت کیونکہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نین

۱۲ جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نین — وہ اپس کی خودی بسرتا نین

۱۳ کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے — دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نین

۱۴ پیو کے لب سے پیا جو آب حیات — دور آخر تلک وہ مرتا نین

۱۵ غیر تیرے خیال کے اے شوخ — دل مین میرے دگر گذرتا نین

۱۶ اے ولی اس کے نقش عالی کو
غیر مانی کوئی چترتا نہین

۱۷ خوش قدان دل کو بند کرتے ہین — نام اپنا بلند کرتے ہین

۱۸ اپنے شیرین سخن کو دیکھ رواج — سرو بازار قند کرتے ہین

١	ترک لباس جب سے کیا ہون جہانمین	جز خاک کوئے یار ہماری قبا ہین
٢	عشاق مستحق کرامت ہین اے عزیز	انکے غریب حال پہ سختی روا نہین
٣	ہر دم ہمین رلاتے ہو ہنس ہنس کے غیر سے	عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہین
٤	اے نوبہار حسن گل باغ جان و دل	افسوس ہے کہ تجہہ منے بوئے وفا ہین
٥	ڈاے اکہاڑ کوہ کو جون کاہ اے ولی عاشق کی آہ سرد کہ جس مین صدا نہین	
٦	مجھے گلشن طرف جانا روا نین	اگر گلشن مین وہ رنگین قبا نین
٧	بغیر از نقد جان پاکبازان	متاع حسن کی دیگر بہا نین
٨	کیا ہے عاشقونکے خون سے رنگین	کف خونریز پر رنگ حنا نین
٩	سنا تیری نگاہ باحیا سے	کہ ہرگز چشم نرگس مین حیا نین
١٠	تری زلفون کی سنبل کی محرک	ہوئی ہے عشق بازون مین صبا نین
١١	ترا قد دیکہکر کہتی ہے قمری	کہ ہرگز سرو مین ایسی ادا نین
١٢	ترا منہ دیکہنا ہے واجب العین	ادائے فرض مین خوف و رجا نین
١٣	عجب ہے اے دُر دریائے خوبی	کہ دل تیرا مروت آشنا نین
١٤	ولی گلرو کی دانش پر نظر کر بہار حسن کو چندان بقا نین	
١٥	مرا غم دفع کرنیکو وہ عالیجاہ قاصد نین	تو آوے کیون مرے نزدیک کچہہ گمراہ قاصد نین
١٦	ہوا ہے مجکو یون معلوم اس بیدستگاہی مین	کہ احوال اپنا پہنچانیکو غیر از آہ قاصد نین
١٧	خبردار اور کو کرنا نہین غیرت روا رکہتی	ہمین سے بیسر و سامان کو اس راہ قاصد نین
١٨	جو میری جان و دل کا حال ہے فرقت مین یکجانی	تجہے وہ حال پہنچانے کرین کیا آہ قاصد نین
١٩	بجز وجدان دلبر کو نپاوے حال عاشق کا	تو میرے راز کے نامہ سے بس آگاہ قاصد نین

اگرچہ ہر سخن میرا ہے آب خضر سے شیرین	۱	ولے لذت زلالی ہے صنم کے لب کی پیالی مین
کھوا اس نور چشم و پستہ لب کو آشتابی سے	۲	کہ جون بادام کے دو مغز ہو وین ایک تہالی مین
نظر مین کب ہے مردونکی جلالت اہل زینت کی	۳	نہین دیکھا کبھی رنگ شجاعت شیر قالی مین

۴
ولی کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے مو بمو خواہان
جو کوئی پایا ہے لذت اُن ہوؤنکے شعر حالی مین

چھپا ہون مین صدائے بانسلی مین	۵	کہ جاتا ہون پریرو کی گلی مین
عیان ہے رنگ کی شوخی سے اس شوخ	۶	بدن تیرا قبائے صندلی مین
نہین طاقت مجھے آنے کی باہر	۷	بزور آہ پہنچا اس گلی مین
جو ہے تیرے گلے مین رنگ و خوبی	۸	کہان یہ رنگ یہ خوبی کلی مین
کیا جون لفظ معنی مین بسمن رو	۹	مقام اپنا دل و جان ولی مین

ولہ

دل نے تسخیر کیا شوخ کو حیرانی مین	۱۰	آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی مین
خط کے آنے نے خبردار کیا گل رو کو	۱۱	نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی مین
جوہر آئینہ اس خط کی سیاحت کی خبر	۱۲	موج گوہر کی طرح غرق ہوا پانی مین
خط کا آخر کو ہوا رخ پہ پریرو کے گذر	۱۳	مور کو راہ ملی ملک سلیمانی مین
دل بیتاب کہ اک آن نہین اسکو قرار	۱۴	زلف دلدار سوا تیری پریشانی مین
گلرخان بات مجھ دل کی کہا کرتے ہین	۱۵	بسکہ ہون شہرۂ آفاق سخندانی مین

۱۶
جز ولی بات نہ کہہ دل کی کسی سے ہرگز
راہ ہر دل کو نہین مطلب پنہانی مین

نام ہی پہ جو کوئی دل سے فدا نہین	۱۷	راضی قسم خدا کی ہے اسیر خدا نہین
اے نور جان و دیدہ ترے انتظار مین	۱۸	مدت ہوئی پلک سی پلک آشنا نہین

۱ کہو یا تری نگاہ نے عالم کے ہوش کو — گردش عجب ہے تیری نین کے ایاغ مین

۲ اوس لب کا آب و رنگ جو کچھ خط سی ہے عیان — ہرگز وہ آب و رنگ نہین شب چراغ مین

۳ جو آتش فراق سے سینہ ہی جل گیا — فی الجملہ اس کا رنگ ہے لالہ کے داغ مین

۴ تیرے خیال وصل سے غافل نہین ولی
رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سراغ مین

۵ رکھتا ہون شمع آہ صنم کے فراق مین — حاجت نہین چراغ کی میرے رواق مین

۶ آب حیات وصل سے سینے کو سرد کر — جلتا ہون راتدن مین تمہاری فراق مین

۷ سنکر خبر صبا سے گریبان کو چاک کر — نکلے ہے گل چمن سے ترے اشتیاق مین

۸ اے دل عقیق لب کے یہ آئے ہین مشتری — ہوتی نہ بوجھ زہرہ جبین کی بلاق مین

۹ میرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن ولی
ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین ؛

۱۰ جبتک نہ دیکھا تہا تجھے دلبند کر اوراق مین — تیری بہوؤنکو دیکھکر جزدان چھوڑا طاق مین

۱۱ تیرے دہن کو دیکھکر اے نو بہار عاشقان — جون غنچۂ گل ہر سحر جاتا ہون استغراق مین

۱۲ مشرق سی مغرب تک سدا پہرتا ہی ہر ہر گہر و لیے — دیکھا نہ اب تک مہر نے ثانی ترا آفاق مین

۱۳ اے صبح تجھکو نین خبر اس مطلع انوار کی — ہر چند عالمگیر ہے تو حکمت اشراق مین

۱۴ آیا ہے تب سر دید مین وہ نور چشم عاشقان — جون نور بستا ہی سدا مجھ دیدۂ مشتاق مین

۱۵ تیری تواضع دیکھکر بر جا ہے اے جان ولی
گر بو علی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق مین

۱۶ ہوا تو خسرو ملک سخن شیرین مقالی مین — عیان ہے بدر کی معنے تری حسب کمالی مین

۱۷ جو کیفیت ہے مستی کی تری آنکھون مین او ظالم — نہین وہ رنگ وہ مستی شراب پرتگالی مین

۱۸ تری زلفونکے حلقے مین ہی یون شمع رخ روشن — کہ جیسا گہر مین ہندو کے دیا ہووے دوالی مین

۱ رخسار دلربا کی صفائی ہو کیا بیاں — مخمل نے اوس صفا کو نہ دیکھا ہی خواب میں

۲ اس حسن شعلہ بار کی تعریف کیا کہوں — سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

۳ طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں کرے — ہے گرچہ بے نظیر عطارد حساب میں

۴ اُس زلف حلقہ دار میں مانند عاشقاں — گرداب و موج ملکے پڑی پیچ و تاب میں

۵ اُس حُسن آبدار کی تعریف کیا کہوں — موتی ہوا ہے غرق اُسے دیکھ آب میں

۶ تیری نگاہ مست کہ ہے جام بیخودی — رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں وہ شراب میں

۷ تیری بھووں کے رتبۂ عالی کو دیکھکر — برجا ہے گر ہلال چلے تجھ رکاب میں

۸ رکھتے ہیں اس سے گلبدنیں رغبت اتمام — شاید تیرے عرق کا اثر ہے گلاب میں

۹ اےدل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہے — بیٹھا ہے آفتاب نکل ماہتاب میں

۱۰ ملنا بجا نہیں ہے مخالف سے ایک آن — اس تان کو بجائے ربابی رباب میں

۱۱ میری دل برشتہ میں محشر کا شور ہے — ہے تجھ نمک کا شاید اثر اس کباب میں

۱۲ آوے وہ نوبہار اگر بر سرِ سخن — طوطی کو لاجواب کرے اک جواب میں

۱۳ ہرگز نہیں ہے خشت سے فرق اسکو ای وکی
خوش طلعتوں کی بات نہیں جس کتاب میں

۱۴ ہے بسکہ آب و رنگ و حیا خوش لباس میں — آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

۱۵ ایسا ہے اِس گروہ میں وہ سرو نازنیں — گویا گل خوش آب کا جلوہ ہو گھاس میں

۱۶ اُن ابرووں کو جان کے شمشیر آبدار — اہل ہوس کی عقل ہو دایم ہراس میں

۱۷ آوے فلک سے زہرہ اُتر کر وہ مہ جبیں — اِک تان گاوے ام کلی یا بھباس میں

۱۸ جاتا ہوں باغ یاد میں اوس چشم کے ولی
شاید کہ بو اُسی کی ہو نرگس کی باس میں

۱۹ اوس گُل کو جسنے دیکھا ہی اکرم کے باغ میں — پہنچی ہے خوشبو عشق کی اسکے دماغ میں

۱ کیاہے ترک نرگس کا تماشا — طلبگار نگاہ باحیا ہوں

۲ سدا رکہتا ہوں شوق اسکے سخن کا — ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں

۳ نہ کر شمشاد کی تعریف مجہہ پاس — کہ ہیں اوس سرو قد کا مبتلا ہوں

۴ یہہ کی ہے عرض اوس خورشید رو سے — تو شاہ حسن ہے تیرا گدا ہوں

۵
قدم پر اسکے رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں۔

۶ میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں — تیری نگہ کا جب سے دیوانہ ہو رہا ہوں

۷ گرمی کی بات مت کر اے شمع بزم خوبی — مدت سے تیرے رخ کا پروانہ ہو رہا ہوں

۸ شاید وہ گنج خوبی آوے کسی طرف سے — اسواسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

۹ ہرگز نہیں سنوں نہیں ناصح تیری نصیحت — میں جام عشق پیکر مستانہ ہو رہا ہوں

۱۰
کس سے ولی اپس کا احوال جا کے بولوں
سر تا قدم میں غم سے غمخانہ ہو رہا ہوں

۱۱ باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکہوں — اپنے سخن کا اسکو خریدار کر رکھوں

۱۲ اوسکی ادا و ناز کی خوبی کا کر بیاں — ہر خوبرو کو صورت دیوار کر رکھوں

۱۳ لایق ہے گر وہ شوخ کہے آج فخر سے — آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

۱۴ تسبیح تیری زلف کو کہتے ہیں عاشقاں — اِک تار دے تو رشتۂ زنار کر رکھوں

۱۵ تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر — سینے کو داغ عشق سے گلزار کر رکھوں

۱۶
ایسے نصیب میرے کہاں اے ولی کہ آج
وہ گلبدن کہے کہ گلے ہار کر رکھوں

۱۷ آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں — طاقت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

۱۸ دونوں جہاں کو مست کرے ایکجام میں — آنکھوں کا تیری عکس پڑے گر شراب میں

۱ نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قامت پر — یہہ ہر طرف سے اوٹھے ہیں شرار آتش حسن
۲ صنم کو دیکھہ کے دشوار ہے بجا رہنا — نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن

۳ ولی کیا ہوں نظر بسکہ اوس پری رو پر
ہوا کباب نمط دل شکار آتش حسن

۴ خوبی اعجاز حسن یار گر انشا کروں — بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں
۵ پہنچے جا کر کعبۂ مقصود کو کشتی چشم — فیض سیں اشکوں کے دریا کو اگر پیدا کروں
۶ کیا کہوں اس قد کی خوبی شہر عریاں کے حضور — خود بخود رسوا ہے اسکو پھر میں کیا رسوا کروں
۷ ہندوئے زلف پری رو ہے پریشانی فروش — پیچ دیوے مجکو سودیں میں اگر سودا کروں
۸ سنگدل کے دل پہ ہووے نقش جوں نقش نگیں — آہ کا لیکر قلم گر درد دل انشا کروں
۹ جب کروں توصیف تیرے جامۂ گلرنگ کی — جامہ زیبوں کو برنگ صورت دیبا کروں
۱۰ راتکو آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب — زیور لب ذکر سبحان الذی اسرا کروں

۱۱ آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے ولی
سرو قد کو دیکھہ سیر عالم بالا کروں

۱۲ صنم کی انتظاری میں رہیں ہر دم کھلی انکھیں — مثال شمع تیرے غم سیں روز و شب چلی انکھیں
۱۳ تیری بن راتدن پھرتے ہیں بن بن کشن کے مانند — اپس کے منہہ کے اوپر رکھہ کر کی بانسلی انکھیں
۱۴ تحیر ہی تیرے خد کے تصور میں ان اشکونکو — تماشے میں تیری جوں آرسی ہیں صیقلی انکھیں
۱۵ تیری آنکھوں پہ گر آہو تصدق ہو تو حیرت کیا — کہ اوسکو دیکھہ کر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیں

۱۶ اوسے سوجھے ہیں مضموں حسن خوبی اور لطافت کے
کہ گویا دلمیں رکھتی ہے سدا فکر ولی آنکھیں

۱۷ فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں — شہید شاہد گلگوں قبا ہوں
۱۸ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں ذوق — سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

۱
اے ولی درد سر کا تب ہو علاج
جب ملے صندل و گلاب سخن

سحر پرداز ہے پیا کی نین	۲	ہوش دشمن ہیں خوش ادا کی نین
ایدل اوسکی انی سنبھال کے جا	۳	تیغ برکف ہے میرزا کی نین
دل ہوا آج مجھسے بیگانہ	۴	دیکھ اوس رمز آشنا کی نین
جگمیں اپنا نظیر رکھتے نہیں	۵	دلبری میں وہ دلربا کی نین
نرگستاں کو دیکھنے مت جا	۶	دیکھ اُس نرگسی قبا کی نین
وہ ہے گلزار آبرو کا گل	۷	حق نے جسکو دیا حیا کی نین

۸
اے ولی کس سے اب کروں فریاد
ظلم کرتی ہے بیوفا کی نین

گریۂ عشاق سیں خنداں ہے باغ بزم حسن	۹	سوز پروانے سے روشن ہے چراغ بزم حسن
بیخبر نیں اس گلی سے اس سبب اے گلبدن	۱۰	بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں چراغ بزم حسن
عاشقاں اس آتش رخسار کے چہرے پہ آب	۱۱	پیچ و تاب حسن ہے دود چراغ بزم حسن
حسنکی مجلس کو جب روشن کیا اے شمعرو	۱۲	خوبرویاں سب ہوئے جوں لالہ داغ بزم حسن
آتش فرقت سیں گل پانی ہوا ہے مغز شمع	۱۳	وہ صنم جب سے ہوا خالی دماغ بزم حسن

۱۴
حرف کہتا ہے ولی عالم میں اب نقاش طبع
عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن	۱۵	سپند وار ہے دل بیقرار آتش حسن
ہنوز حسن کی گرمی بجا ہے اے گلرو	۱۶	خط سیاہ ہے تیرا حصار آتش حسن
یہہ خط کو دود نمط دیکھہ کر ہوا معلوم	۱۷	کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن
او شمع بزم ادا بر میں کر لباس رمی	۱۸	ہے آفتاب نمط شعلہ زار آتش حسن

١ اے ولی اسکی گلی دل یاد کرتا ہے مدام
کیوں نہ آوے یاد ہے ایمان الحب الوطن

٢ صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں | پاکبازی ہے شمع راہ یقیں
٣ خوشہ چیں جمالِ دلبری ہے | خرمن ماہ و خوشۂ پر دیں
٤ ہے تیرے لب سے اے شکر گفتار | بات کہنی نبات سے شیریں
٥ قد سے تیرے عیاں ہی ایجاناں | صورت ناز و معنی تمکیں
٦ بسکہ رویا ہوں یاد کرکے تجھے | چشم میری ہے دامن گلچیں
٧ زلف تیری ہے اے وفا دشمن | دشمن دین و دشمن آئیں

٨ اے ولی تب نہاں ہو لیلِ فراق
جب عیاں ہو وہ آفتاب جبیں

٩ دل ہوا ہے میرا خراب سخن | دیکھ کر حسن بیحجاب سخن
١٠ بزم معنی میں سرخوشی ہے اُسے | جسکو ہے نشۂ شراب سخن
١١ راہ مضمونِ تازہ بند نہیں | تا قیامت کھلا ہے باب سخن
١٢ جلوہ پیرا ہو شاہدِ معنی | جب زباں سے اُٹھے نقاب سخن
١٣ گوہر اوسکی نظر میں ہی پتھر | جسنے دیکھا ہے آب و تاب سخن
١٤ ہرزہ گویوں کی بات کیوں وہ سنے | جو سُنے نغمۂ رباب سخن
١٥ ہے تیری بات اے نزاکت فہم | لوحِ دیباچۂ کتاب سخن
١٦ ہے سخن خلق میں عدیم المثل | جز سخن کیا ہو پھر جواب سخن
١٧ لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں | نور معنی ہے آفتاب سخن
١٨ شعر فہموں کی دیکھ کر گرمی | دل میرا ہو گیا کباب سخن
١٩ عرفی و انوری و خاقانی | مجکو دیتے ہیں سب حساب سخن

اور اس قلعہ کے اندر ہے تحمل کاشنہ شاہاں

۱	قسمت تری ہے حق پہ نہو نا امیدیاں	اس قفل کو نہ غیر توکل کلیدیاں
۲	سختی کے بعد عیش کا امیدوار رہ	آخر ہے روزہ دار کو اک روز عیدیاں
۳	ظلمات غم میں تجکو ملے گا خوشی کا خضر	دامن تلے ہے رات کے روز سفیدیاں
۴	سب کام اپسکے سونپ کے بیفکر ہو میاں	یہہ ہے تمام مقصد گفت و شنیدیاں
۵	حاجت اپسکی کہنہ و نو اس سے کہہ ولی محتاج جسکے سب ہیں قدیم و جدیدیاں	
۶	قرار کیوں ہو میرے دلکو اے سجن تجھ بن	ہوئی ہے آہ میرے دلمیں شعلہ زن تجھ بن
۷	شتاب باغمیں آ اے گل بہشتی رو	کہ بلبلوں کو جہنم ہوا چمن تجھ بن
۸	چمن کی سیر سے نفرت ہے اس سبب کہ مجھے	سفید داغ سے مکروہ ہے سمن تجھ بن
۹	اے رشک چشمۂ خضر اپنی شمع رخ دکھلا	کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن
۱۰	نکر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف	مثال دیدۂ یعقوب ہے نین تجھ بن
۱۱	قران ہو ویگا کب مجھسے تیرا زہرہ جبیں	ہے حق میں میرے ہر اک آن سو قرن تجھ بن
۱۲	ولی کے دل کی حقیقت بیان کیونکہ کروں گرہ ہوا ہے زبان پر میری سجن تجھ بن	
۱۳	فرش گر عاشق کرے رہ میں تیری اپنی نین	تو نہ اکت سی قدم اسپر نہ رکھے گلبدن
۱۴	شمع لے انگشت حیرت منہہ میں سر تا پا جلی	تو نے شمع رخ سے روشن جسگہڑی کی انجمن
۱۵	اُن لبوں کی رنگ کی خوبی کا کیا ہووے بیاں	چشم عاشق جس سے ہے کان بدخشان و یمن
۱۶	خط کتیں رحل زمرد منہہ کتیں ای اہل فضل	مصحف گل کہکے اب کرسی پہ بٹھلائی سخن
۱۷	پھولکی پھکڑی پہ جوں مارا ہے جنگل رنگ نے	دل نے یوں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن
۱۸	منہہ پہ شیریں دلمیں سنگیں حال معشوقو نکا دیکھ	کیوں نمارے غم سے تیشہ سر پہ اپنے کوہ کن

۱	دیکھا ہوں ریائے جنوں تجھ آشنائی میں نیا	ہے چشم کے پردے میں گشتی کو تیرے بادباں
۲	دل بند ہے غنچہ نمط تیری دہن کی فکر میں	ہے تیری لب کی یاد سے ہر اشک شکار غواں
۳	تیری نگہ کی تیغ سے زخمی ہے جلاد فلک	تیری بھوؤں کے سہم سے خم ہے کمان آسماں
۴	اشکو نکی سرخی دیکھ کر یاقوت ہے خونیں جگر	اور زعفران ہے زرد رو دیکھے سے رنگ عاشقاں
۵	اے نوبہار خوش تھا جب سے ہوا ہے تو جدا	تجھ بن ہے دلکے باغ میں اول سے آخر تک خزاں
۶	ہر روز تیرے ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا	تا دزد خواب آوے نہیں پتلی ہے اسمیں پاسباں
۷	یوں دوستوں کے ہجر سے ہیں داغ سینہ پر ولی	صحرا کے دامن کے اوپر جوں نقش پائے رہرواں
۸	کیوں نہووے عشق سے آباد سب ہندوستاں	حسن کے دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں
۹	پیچ و تاب بیدلاں اسوقت میں بیجا نہیں	لٹ پٹی دستار سے آتا ہے وہ نازک میاں
۱۰	دل ہوئے بیتاب مانند سپند آتش قدم	جب وہ نکلا ہو سوار نازی آتش عناں
۱۱	کیوں نہو بیتابی عشاق کا بازار گرم	ہے نگاہِ شوخ سرکش فتنۂ آخر زماں
۱۲	جسطرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بینظیر	صبح کے مانند ہووے رنگ روئے گلرخاں
۱۳	کب نظر آویگا یارب وہ جواں سرو قد	جسکے ابرو کے تصور نے کیا مثل کماں
۱۴	اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آرائے حسن	خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جناں
۱۵	یہ خط اس رخ کے گلشن میں ہے سبزۂ ریحاں	ورق پر حسن کے دیکھو لکھی ہے یہہ خط ریحاں
۱۶	جو اس خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرمانکو	تو اسکا بلغ عالم میں ہوا ہے نام نافرماں
۱۷	جو اس یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں	رہا یاقوت خط لیکر آپس کا جگ میں ہو حیراں
۱۸	ترا خط دایرہ ہے جیم کا اور خال تہوڑی کا	بلاشک جیم کا نقطہ ہے سنلوای سخنداناں
۱۹	ولی یہہ دایرہ خط کا ہے بیشک حسن کا قلعہ	

١ یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب سے
یہہ صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

٢ ہرگز نہ کیا نرم صنم دلکو اپس کے
یہہ سنگدلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

٣ اے مردمک چشم ترے آنکھونکی لالی
نرگس کے قلم سے گل لالہ پہ لکھا ہوں

٤ اعجاز تیرے اس خط روشن کا سخن جب
جوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

٥ اس نرگس مخمور کی کیفیت مستی
اکثر سطر کاغذ صہبا پہ لکھا ہوں

٦ اس سنبل پرپیچ کی خوبی میں کئی سطر
موجوں کی طرح صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

٧ اے آہ بلندی تجھے اس قد کا سبب ہے
تنخواہ تیری عالم بالا پہ لکھا ہوں

٨ تم نے جو قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہہ نقش قدم صفحۂ سیما لکھا ہوں

٩ تجھ عشق میں دیکھا ہی یہہ دل وسعت منزل
یہہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

١٠ اسکے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سی ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

١١ قد پر تیرے جب سے پڑی دلبر نگاہ عاشقاں
تب سے گئی طوبیٰ تلک جوں تیر آہ عاشقاں

١٢ جب سے ترا منہہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوے
تب سے تو ملک حسن میں ہے بادشاہ عاشقاں

١٣ ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سے
یکیک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقاں

١٤ منزل پہ یکلک پہنچے ہیں اس حسن کے پرتو سے اب
رخسار روشن ہے ترا کیا شمع راہ عاشقاں

١٥ وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ہے ولی
جسکے زنخداں کو جہاں کہتا ہے چاہ عاشقاں

١٦ شیریں سخن کہوئے اگر وہ دلبر شیریں بیاں
ہو ماہ مصری جوں شکر آب خجالت میں نہاں

١٧ زہرہ جبیناں جہاں آویں برنگ مشتری
گر ناز سے بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں

١٨ پڑھنا مطوّل کا کیا اس نے درس میں مختصر
تیری زبان سے جب سنا علم معانی کا بیاں

١٩ اے نور چشم عاشقاں تیری صفت کب کر سکیں
گر مردم بینا کو ہو مانند مژگان صد زباں

کہیں صحرا کہیں گلزار ہیں ہم

جلوں اب عشق کی آتش میں میں تا چند اے ظالم ۱ شتابی آ کہ جی تجھ پر کروں اسپند اے ظالم
خوش ابرو جوں نگہ کہتے ہیں آنکھوں میں مجھ سب سے ۲ تری آنکھوں کے ڈورے کا ہوا ہوں بند اے ظالم
پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کیوں آوے ۳ تری زلفوں سے جس کے دل کو ہے پیوند اے ظالم
تیرے رخسار کے جلوے سے آئینہ ہے حیرت میں ۴ مجھے اب حسن کے حیرت کی ہے سوگند اے ظالم

ولی کے شورش دل کا مداوا کر سکیں حکما
ترے رخسار و لب سے گر ملے گلقند اے ظالم

دل کو ہے تجھ کو دلبری کی قسم ۵ کھول آنکھوں کو ساحری کی قسم
بیت برجستہ معنی رنگین ۶ ہے تیری چشم عنبری کی قسم
ہے بہت جھلجھلاہٹ اوس رخ پر ۷ مجکو اوس چہرہ زری کی قسم
ہے تصور ترا مرے دل میں ۸ رات دن شیشہ و پری کی قسم

۹ ٹک ولی کو صنم گلے تو لگا
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

میں سورہ اخلاص ترے رو سے لکھا ہوں ۱۰ بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سے لکھا ہوں
اس چشم کی تعریف کو آنکھوں نپہ ہرن کی ۱۱ اکثر قلم نرگس جادو سے لکھا ہوں
اے موئے میاں وصف تیری مو میان کے ۱۲ چیتے کی کمر پر قلم مو سے لکھا ہوں
تجھ طرۂ طرار کی تعریف کو اے شوخ ۱۳ سنبل کے چمن میں گل شبو سے لکھا ہوں

۱۴ اس مردمک چشم پہ احوال ولی کا
پلکوں کا قلم کر کے میں آنسو سے لکھا ہوں

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں ۱۵ یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں
یہ عاشق یکرنگ سے دو رنگ ہوا تو ۱۶ تیری یہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

زلف اسکی دو خم ہے خم کی قسم	١	چشم معشوق جیم ہے جم کی قسم
اے صنم مجھ سے کیوں نہیں ملتا	٢	لعل تیرے دو قم ہے قم کی قسم
دل پہ ہے نوبت پریشانی	٣	نین میرے دو یم ہیں یم کی قسم
کیا وفادار ہے سخن صاحب	۴	جسکو دیکھو سو دم ہے دم کی قسم
۵	ہے ولی کی زبان میں شیرینی اثر شعر سم ہے سم کی قسم	
جوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم	٦	جوں شمع سر بلند ہیں ہر انجمن میں ہم
ہم پاس آکے بات نظارے کی مت کرو	٧	رکھتے نہیں نظیر اپس کے سخن میں ہم
ہیں یاد داستان محبت ہزار ہا	٨	استاد بلبلاں کے ہیں ہر اک چمن میں ہم
خوبان دہر جانسے ملتے ہیں اپنے ساتھ	٩	کامل ہوئے ہیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
اس شوخ شعلہ رنگ سے جب سے لگن لگی	١٠	جلتے ہیں تب سے شمع نمط اس لگن میں ہم
اکبار ہنس کے بول صنم ورنہ حشر تک	١١	جوں برق بیقرار رہینگے کفن میں ہم
ہر چند جگ کے بخت سیاہ ہو نہیں ہیں وے	١٢	کاجل ہو جا بسے ہیں صنم کے نین میں ہم
سر نیچے تپ سے تیشہ سا فرہاد نے کیا	١٣	باندہی ہیں جی کو جب سے کہ شیریں سخن میں ہم
١۴	دونوں جہاں ہوئے ہیں فراموش ای ولی رکھتے ہیں جب سے یاد تری اپنے من میں ہم	
شراب شوق سے سرشار ہیں ہم	١۵	کہیں بیخود کہیں ہشیار ہیں ہم
دو رنگی سے تری ای سرو رعنا	١٦	کہیں راضی کہیں بیزار ہیں ہم
تیری تسخیر کرنے کو سمن بر	١٧	کہیں ناداں کہیں عیار ہیں ہم
صنم تیری نین کی آرزو میں	١٨	کہیں سالم کہیں بیمار ہیں ہم
١٩	ولی وصل و جدائی سے صنم کی	

جلتے ہیں اُسکے شوق میں عشاق راتدن	۱	ہے بلبلوں کے دلمیں شب و روز داغ گل
۲	یوں ہے سخن میں نشۂ معنے تیرے ولی جوں رنگ و بوے مے سی ہے لبریز ایاغ گل	
اس شمع نے روشن کیا جب انجمن گل	۳	اپنے گل مقصود کو پایا چمن گل
اے غنچہ دہاں نام ترا جب سے لیا ہے	۴	اس آن سے خوش باس ہوا ہے دہن گل
بازار میں شاید کہ کرے سیر سمن رو	۵	اسواسطے بازار ہوا ہے وطن گل
زخمی کیا جب سے کہ تیری تیغ ادا نے	۶	آلودۂ خوں تب سے ہوا پیرہن گل
۷	اس دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت مخفی نہیں بلبل کے اُوپر جوں سخن گل	
صنم کے لعل پر وقت تکلم	۸	رگ یاقوت ہے موج تبسم
صنم مکتب میں جب آیا تو ہر اک	۹	ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم
سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح	۱۰	نصیحت عاشقوں کی ہے تحکم
بجا آنکھوں میں آ دلمیں میرے شوخ	۱۱	کہ ہے خلوت میں اوسکے خوف مردم
۱۲	ہوئے اشک ولی ازبسکہ جاری اُٹھا امواج دریا میں تلاطم	
غم تیرا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم	۱۳	نے غم دنیا ہے تیرے غم کے راحت کی قسم
اے گل باغ نزاکت باغ میں امکان کے	۱۴	تجھ سا کم دیکھا ہے بس تیرے نزاکت کی قسم
آئینہ رو جب سے دیکھی ہے تری تصویر کو	۱۵	گلرخاں جب سے ہوئے تصویر حیرتکی قسم
عاشقاں اے رشک لیلی دیکھ تجھ کو ہم ہوئے	۱۶	مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم
۱۷	اے ولی اوس دلربا کو کہہ کہ میرے حال پر لطف سے کر یکنظر تجھ کو مروت کی قسم	

۱	اگر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت	خوش خصلتی کی ملک میں اے خوشخصال چل
۲	مرشد کی منزلت میں اگر عزم جزم ہے	سایہ کیطرح پیر کے دنبال چال چل
۳	آیا تیری طرف جو ولی تو عجب نہیں آتے ہیں تیرے کوچے میں صاحب کمال چل	
۴	کہوں کس سے عزیزو جا کے دردِ بے نشانِ دل	نہیں یک گوش محرم نا سنے آہ و فغانِ دل
۵	غبارِ خاطرِ غمناک سے مجھ پر ہوا ظاہر	نہیں ہے اور غیر از دردِ بارِ کاروانِ دل
۶	بلا تب سے ہوئی ہے راہ اظہارِ شکایت کی	خیالِ خالِ خوباں تب سے ہے مُہرِ دہانِ دل
۷	پڑی اوس لف کافر کیش پہ جب سے نظر میری	صنم تب سے گئی ہے ہاتھ سے میرے عنانِ دل
۸	بیانِ سینہ چاکاں اے ولی کیونکر سُنے ہر اک کہ بوئے گل سے نازک تر ہے آہنگ زبانِ دل	
۹	اس بے وفا کے سنگ سے ہے پارہ پارہ دل	ریزش میں اب جفا سے ہے مثلِ ستارہ دل
۱۰	لرزاں ہے تب سے رعشۂ سیماب کی نمط	جب سے تیری پلک کا کرے ہے نظارہ دل
۱۱	اس رخ کے آفتاب کی گرمی کو دیکھ کر	جل شوق کی جلن سے ہوا جوں شرارہ دل
۱۲	بیشک شفائے خاطرِ بیمار تب ہو خوب	تجھ لب کی حُبِّ طب سے اگر پائے چارہ دل
۱۳	اُترے اگرچہ صدر ولی کے محل میں تو دیکھے ترے جمال کو پھر پھر دوبارہ دل	
۱۴	رخ پر ہے تیرے رنگِ شرابِ ایاغِ گل	ہے زلف تیری حلقۂ دودِ چراغِ گل
۱۵	معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے	بجھتا نہیں ہے بادِ صبا سے چراغِ گل
۱۶	رہتا ہے دل صنم کے تفحص میں رات دن	ہے کارِ عندلیب ہمیشہ سراغِ گل
۱۷	عاشق مدام حال پریشاں سے شاد ہے	آشفتگی کے بیچ ہے دایم چراغِ گل
۱۸	داغوں سے ہو گیا ہے چمن زار دل مرا	اے شوخ آکے دیکھ تماشائے باغِ گل

گر ہے رمضان یا مہِ شوال

۱ دیکھ کر تیرے یہ چھنڈوے بال / رشک سے جل گئے ہیں کالے کال

۲ جب کہ ابرو کی تو کماں کھینچے / تیر مژگاں کی ہووے بھال سنبھال

۳ زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل / پیچ اور تاب میں ہے ڈالے ڈال

۴ صید بازوں نے اس نگاہ کا دام / دیکھے آتش میں غم کے جالے جال

۵ اِس ولی پر نظر رحم کی کر / ہے یہ تقصیر وار بانْکے بال

۶ عبارت زلف سے تیری ہو سنبل / ہوا تیری کمر میں گم تاملّ

۷ تیرے رخ کے چمن کو یاد کر کر / دیا لالہ نے اپنے دل پہ اب گُل

۸ وہ ہووے موج بحرِ حسن بیشک / اگر رخسار پہ چھوڑے وہ کاکُل

۹ ترے رخسار و لب کو دیکھ اے شمع / ہوئے پروانہ سب طوطی و بلبل

۱۰ میں دیکھا ہوں نگاہ دل سے اے شوخ / تری آنکھوں سے پہنچا ہے تغافل

۱۱ کیا اس دور میں اے جلوہ مست / تیری آنکھوں نے کار نشۂ مُل

۱۲ ہوا زنجیر بندِ دامِ عاشق / تیری زلفوں کے ہر حلقہ میں سنبل

۱۳ وَلی تیری گلی کو دیکھ بولا / یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

۱۴ میری نگہ کی رہ پہ اے فرخندہ فال چل / ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

۱۵ اے نورِ ہر نظر تیری آنکھوں کی دید کو / شہر ختن سو شک نہیں آوے غزال چل

۱۶ ممکن نہیں ہے تن کیطرف اسکی بازگشت / جو دل گیا سوئے صنمِ مہ جمال چل

۱۷ زلفوں میں اسکے دیکھا ہی میں نے سوادِ ہند / اس راہ مار پیچ میں اے دل سنبھال چل

۱۸ اے بیخبر اگر ہے بزرگی کی آرزو / دنیا کے رہگذر میں بزرگوں کی چال چل

١ مدت ہوئی صنم نے دکھایا نہیں جمال
دکھلائے قد کو بھی نہیں مجکو کیا نہال

٢ اے عید عاشقاں میری جانب کبھی تو دیکھ
ہوں ابرؤونکی یاد سے لاغر ہیں جوں ہلال

٣ بر جا ہے گرچہ ہم پہ تصدق ہو مشتری
بولا ترے جمال کو خورشید بے زوال

٤ ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصان سے آشنا
لاوے اگر خیال میں اس حسن کا جمال

٥ وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش جمال
ہے سوزِ عشق زلف سی آتش سیہ بال

٦ گر مضطرب ہے عاشق بیدل عجب نہیں
آنکھونکو تیری دیکھکے وحشی ہوئے غزال

٧ کھویا ہے گلرخوں نے رعونت سے آب و رنگ
گردن کشی ہے شمع کی پروانہ پر وبال

٨ فیض نسیم مہر و وفا سے جہاں میں
گلزار تجھ بہار کا ہے اب تلک بحال

٩ ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے ولی
یکبار اس غزل کو سنے گر سریر لال

١٠ دل کی مچھلی پر ہے پھینکا عشق نے جنجال جال
دام میں اس زلف کے ہے مرغ دل بیحال حال

١١ اے ستمگر عاشقوں پر تو نکر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت میں ہے یکمشتقاں قال

١٢ خط نہیں آغاز اوس رخسار کے یہہ آسپاس
حسن کے لینے کو یہ آئے ہیں استقبال بال

١٣ مفلسونکو عافیت کے ہی نہیں در کار زر
حق کی بخشش سی اُسی یہہ بس ہے نیک اعمال مال

١٤ اے ولی حق کی طلب یہہ دولت عظمیٰ ہے بس
عشق سینے کے خزینے سے ہے مالا مال مال

١٥ لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے یہہ خال
حوض کوثر پہ یا کھڑا ہے بلال

١٦ یوں ہے عاشق اپسکی صورت کا
جیسے قربان اوسپہ ہے تمثال

١٧ اسکے رخ کی شعاع کا کرتا ہے
ہر سحر آفتاب استقبال

١٨ کچھہ نہیں مال و زر کی مجکو طمع
شوق سے اوسکے دل ہی مالا مال

١٩ اے ولی پی مئے محبت کو

۱ سب خلق کے مصور تصویر دیکھ تیری — حیرت میں جا پڑے ہیں لکھنا رہا معطل

۲ اوس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش بھولے — بوٹے سے قد پہ پستاں ہیں نخل سحر کا پھل

۳ ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اتا — تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے اٹکل

۴ خوشبو میں ہے معرق گل پیرہن ہمارا — ہے عطر میں بسایا اب تقنعِ جھلا جھل

۵ دلسوز احمدی کی کر خاک پا کو سرمہ — شمع حرم کا گرچہ منظور ہووے کاجل

۶ اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سے
تجھ بیوفا کے غم سے دایم ولی ہے بیکل

۷ چمن میں گیا جب سے وہ نونہال — ہوا سرو اس سروِ قد سے نہال

۸ ہوا تب سے خاطر نشان جب سے جان — تیرے تیر کی دل کو بھائی ہے بھال

۹ نہیں چین تجھ بن مجھے اِک گھڑی — میرے حق میں ہر ماہ گویا ہے سال

۱۰ لیا سرو نے گرچہ قمری کا دل — ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال

۱۱ تیرے عشق نے خم کیا ہے مجھے — میرے حال پر زلف تیری ہے دال

۱۲ میرے دلکو جوں گوئے گردان کیا — کہوں کیا اوس ابرو کے چوگان کا حال

۱۳ جہاں میں پھرا لیکن اے باحیا — نپایا ہے آئینہ تیرا مثال

۱۴ نہ ڈر روز محشر سے سید کو ہے — کہ آل نبیؐ کو نہ آوے گی آلؐ -

۱۵ طمع مال کی سر بسر عیب ہے — خیالات گنج جہاں سر سے ٹال

۱۶ بھروسا نہیں دولت تیز کا — عجب کیا کہ تا ظہر آوے زوال

۱۷ جو غصہ میں آیا وہ آتش مزاج — کیا آب عاشق کے دلکو گال

۱۸ تجھے زلف صیاد دیتی ہے سج — نہ اس دام کے ہاتھ سے دلکو ٹال

۱۹ ولی شعر میرا سراپا ہے درد
خط و خال بات ہے خال خال

ولی جو کوئی کہ اس وضع کی سنے تصنیف

١ نہ کر سکوں ترے اک تار زلف کی تعریف — کروں ہزار کتابیں ثنا میں گر تصنیف
٢ عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ — ورق پہ مہر کے لکھیں اگر تری تعریف
٣ لطیف وقت پہ ہی زیب بخش محفل ہے — سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف
٤ عجب نہیں جو سخن کہربا ہو کھینچے مجھے — کہ مجھکو عشق نے اب کاہ سا کیا ہی ضعیف

٥ کیا ہوں بر میں اپکے لباس عبرانی
ولی برہ نے مجھے یہ قبا دیا تشریف

٦ ترے بن نہیں اور میرا رفیق — تو روز ازل سے ہے میرا شفیق
٧ بجا بزم اغیار میں شمع رو — کہ اہل وفا کا نہیں یہہ طریق
٨ ترے لب کی الفت سے اے نازنیں — ہوا ہے میرا دل دکان عقیق
٩ گواہی یہہ دی راست بازوں نے آج — ہے شمشاد تیرا اعلام عقیق

١٠ ولی منزلِ عاقبت میں تیرا
نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق

١١ اے صنم تیرے رخ کی وہی چمک — منفعل ہے مدام شمس فلک
١٢ دیکھ تجھ میں جناب حق کا ظہور — ہیں دعاگو فلک پہ سارے ملک
١٣ دیکھکر اس دہن کی تنگی کو — عالموں کو پڑا ہے دل میں شک
١٤ ترے لب کا حقوق ہے مجھ پر — کیوں بھلاؤں میں دل سے حقِ نمک

١٥ اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہو گئے حک

١٦ اس زلف اور دہن میں ہے مختصر مطول — تو صاحب درس ہی بوجھا ہوں روز اوّل
١٧ گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے تو — تجھ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑینگے گلگل

۱ یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھ سے یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رہ میرا سدا حافظ

۲ نہ ہووے کیوں جہاں کے بیچ ہر مشکل میری آسان
زبان صدق سے کہتا ہوں میں ہر آن یا حافظ

۳ ولی بس اعتقاد صاف سے کہتا ہے یہ ہر دم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجھکو یا حافظ

۴ دل اس نگاہ گرم سے سوزان ہے جوں چراغ
اس نور شعلہ سوز سے خندان ہے جوں چراغ

۵ وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے صنم
خورشید جس کو دیکھ کے لرزان ہی جوں چراغ

۶ نزدیک تیرے یوں ہے نمک ہر جمال کا
انوار مہر دیکھ پشیمان ہے جوں چراغ

۷ مسند پہ عاقبت کے وہ ہے بادشاہ وقت
جس دل کی انجمن میں کہ ایمان ہے جوں چراغ

۸ عالم کی دوستی سے ہے نفرت ولی کو نت
ہر آشنا کے دم سے گریزاں ہے جوں چراغ

۹ پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یکبارگی بر طرف

۱۰ اگر ابرو تجکو درکار ہے
نجا خوبرویوں کے کنتوس طرف

۱۱ گھلے دیکھ کر لب کا آب حیات
کرے یک نظر گر وہ شکر طرف

۱۲ زبس میں ملاحت کا مشتاق ہوں
پڑا شور مجھ عشق کا ہر طرف

۱۳ ولی کو نہیں مال کی آرزو
خدا دوست دیکھے ہیں کب زر طرف

۱۴ ترے فراق میں گل گل ہوا ہوں ایسا ضعیف
بجا ہے تن کو اگر بال سے کرو دل میں ردیف

۱۵ چمن میں دہر کے ہرگز نہیں ہوا معلوم
کہ کب ہے فصل ربیع اور کہاں ہی فصل خریف

۱۶ کرم سے اپنے طرف میری اک نگاہ کرے
وہ شاہ حسن سے بس ہے مجھے یہی تشریف

۱۷ ترے رقیب سے عاشق کو دیوے کیوں نسبت
کہ ہے فراق میں جوں فرق در کثیف و لطیف

۱۸ عجب نہیں جو مصنف یہ آفرین کہئے

اس کو قرار کیونکہ ہو لیل و نہار میں	۱	ہے زلف کی جو یاد میں دل بیقرار محض
گاہے ولی کے حال پہ چشم کرم سے دیکھ مدت سے تجھ گلی میں ہے امیدوار محض	۲	
آزاد کو جہان میں تعلق ہے حال محض	۲	دل باندھنا کسی سے ہے دل پر وبال محض
غنچہ کو پھر کے دیکھ بیابان میں عندلیب	۴	بولی ظہور خلق ہے یہ انفعال محض
باد خزان سے رمز یہ سمجھا کہ خلق میں	۵	آئی تہے باغ عیش سے لے کر ملال محض
یہ عارفوں کی رمز سنو دل سے جان کر	۶	دنیا کی زندگی ہے یہ وہم و خیال محض
بن خاموشی ولی نہ ملے گوہر مراد جرأت کی تانج اور ہے سب قیل و قال محض	۷	
تجھ زلف کے بیتاب کو مشک ختن سے کیا غرض	۸	اس لعل کے مشتاق کو کان یمن سے کیا غرض
مدت سے میں نے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کو	۹	مشتاق ہوں دیدار کا مجکو چمن سے کیا غرض
پروا کفن کی کیا مجھے اے شمع بزم عاشقان	۱۰	الفت میں تیری سر دیا اس کو کفن سے کیا غرض
برجا ہے گر اہل ہوس طالب نہیں مجھ شعر کے	۱۱	جس کو نہیں قدر سخن اس کو سخن سے کیا غرض
ہرگز ولی کے سامنے باتیں وطن کی مت کرو جو یار کے کوچہ میں ہے اس کو وطن سے کیا غرض	۱۲	
گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط	۱۳	لازم ہے بلبلوں کو جو دیکھیں بہار خط
روشن سواد دیدۂ دل کا ہوئی صنم	۱۴	ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط
یاقوت خط کو دیکھ لب لعل موزج کر	۱۵	کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط
عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے	۱۶	دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط
دفتر میں خط کے چہرہ ولی کا بحال کر امیدوار مجھ کو کیا روزگار خط	۱۷	

هزار بلبل مسکین کا صید ہے باقی	۱	مقیم ہے چمن سبز میں بہار ہنوز
تو اپنی چشم کی گردش سے دے پیالہ مجھے	۲	گیا نہیں ہے میری چشم سے خمار ہنوز

۳
ولی جہان کے گلستان میں ہر طرف ہے خزان
وسے بہار یہ ہے سرو گلعذار ہنوز

میں کیا کروں جہان کو دلربا ہے بس	۴	دونوں جہان میں اس کا مجھے آسرا ہے بس
جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا	۵	دونوں جہان میں اس کو وہ گلگوں قبا ہے بس
سرو چمن کی دید کو ہرگز نہ جائے گا	٦	جس کی بغل میں دلبر رنگین ادا ہے بس
آب بقا پسند نہ آئے اسے کبھی	۷	جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہے بس

۸
پھندے سے عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس

عشق کے ہاتھ سے ہوے دل ریش	۹	کیا شہنشاہ اور کیا درویش
جی میرا ہو گیا ہے زیر و زبر	۱۰	جب سے تیرا فراق آیا پیش
تجھ پہ قربان ہوا اے کمان ابرو	۱۱	لے لیا جب سے عاشقی کا کیش
جس کو قربت ہے عشق سے تیرے	۱۲	اس کے نزدیک کیا عزیز ہے خویش

۱۳
اے ولی اس کا زہر کیوں اترے
جس نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

اس حسن کے چمن میں یہ خط ہے بہار محض	۱۴	جنت ہے جس کے لطف سے لبس سرشار محض
وہ رخ ترا ہے اے گل گلزار عاشقاں	۱۵	ہے لالہ زار جس کے سبب داغدار محض
بن مرہم وصال نہ ہووے اسے شفا	۱٦	جو اس نگہ کے تیر سے ہے دلفگار محض
شکر خدا کے جس کے کرم سے جہان میں	۱۷	تجھ حسن کا خیال ہے مجھ شرمسار محض
اے دل تو اس کی چشم کی مستی سے ذوق کر	۱۸	بن اس کے خاک شغل ہے تجھ کو خمار محض

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز	۱	میں درد اپنا تجکو سنایا نہیں ہنوز
اس چشم اشکبار سے میری عجب نہ کر	۲	سینے کا داغ تجھ کو دکھایا نہیں ہنوز
تجھ لطف سے زلال نے اے مایۂ حیات	۳	سینے کا آب میرے بجھایا نہیں ہنوز
ہوں گرچہ خاکسار و لے از رہِ ادب	۴	دامن کو تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز
آزاد اپنے عشق سے مت کر ولی کو اب	۵	تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں ہنوز
لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز	۶	ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
عجب چھب سے کھڑا ہے وہ پری رو	۷	ہے سر پر چیرہ بر میں پیرہن سبز
اگر اس وضع سے آوے انجمن میں	۸	تو ہووے بخت اہل انجمن سبز
فصاحت کیا کہوں اس خوش زباں کی	۹	کسی کا واں نہیں ہوتا سخن سبز
ولی نے جی دیا اس خط کو کر یاد	۱۰	بجا ہے گر کریں اس کا کفن سبز
ہوا ہے چشم سے بستان غم سبز	۱۱	ہوا تجھ جور سے بخت الم سبز
ہوا قد سروؔ کے مانند اس کا	۱۲	لباس سبز میں سر تا قدم سبز
کہیں جو ہر شناس حسن تجھ کو	۱۳	زمرد کا تراشا ہے صنم سبز
ثنا لکھی ہے اس آہو نین کی	۱۴	ہوا جوں شاخ نرگس اب قلم سبز
ولی نے جب لکھی اس خط کی تعریف	۱۵	ہوا جوں برگ ریحاں ہر رقم سبز
ہوا نہیں ہے صنم صاحب اختیار ہنوز	۱۶	بجائے خود ہے رقیبوں کا اعتبار ہنوز
پری رخوں کے جو دندان کا آگیا ہے خیال	۱۷	برنگ برق میرا دل ہے بیقرار ہنوز
دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے	۱۸	و لے نہیں وہ دو رنگی ہوا دو چار ہنوز

۱ تیرے پاؤں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
ابھی آوے قدم بوسی کو مخمل خواب سے اٹھکر

۲ گرے گر آرسی گھر میں رخ روشن کی مہتابی
وہلاوے ہاتھ کو تیرے اپس کے آب سے اٹھکر

۳ ترے ابرو کی پہونچے گر خبر مسجد میں زاہد کو
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اٹھکر

۴ ولی اس زلف کی جو سحر سازی کا بیان کہوئے
چلے پتال سے پانی یہ پیچ و تاب سے اٹھکر

۵ تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
تجکو ہے خوبوں میں سلطانی ہنوز

۶ شرم سے رخ کی تیری دریائے حسن
چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

۷ ہر جھلک دیتی ہے اس رخسار کی
آرسی کو درس حیرانی ہنوز

۸ حلقہ زن ہے اس دہن کی یاد میں
خاتم دست سلیمانی ہنوز

۹ رات کو دیکھا تہا تیری زلف کو
دل میں باقی ہے پریشانی ہنوز

۱۰ روز اول سے چمن میں حسن کے
نیں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز

۱۱ جان جاتی ہے ولی آتا نہیں
کیا سبب وہ دلبر جانی ہنوز

۱۲ داغ سے دل قرص زر اندوز رکہتا ہے ہنوز
مثل خورشید آتش بے دود رکہتا ہے ہنوز

۱۳ بسکہ گاتا ہوں سرود عشق تیری یاد میں
دل میرا یہ لہجۂ داؤد رکہتا ہے ہنوز

۱۴ اس دہان کا لعدم سے ہے عجب مجکو کہ حق
طالبوں کو اس کے کیوں موجود رکہتا ہے ہنوز

۱۵ باغ میں دیکھا ہے اسے یاقوت لب یجانکو جب
شوق لب تیرا غبار آلود رکہتا ہے ہنوز

۱۶ شوق اس رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر
مجمر دل آتش نمرود رکہتا ہے ہنوز

۱۷ گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
لیک دل لب سے ترے مقصود رکہتا ہے ہنوز

۱۸ یہ ولی تجھ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو
ہاتھ میں دل کو بجائے عود رکہتا ہے ہنوز

رام تجھ امر کا ہوا ہے ولی گر ہے انصاف اس کو رم مت کر	۱	
جو آیا مست ساقی جام لے کر	۲	گیا یکبارگی آرام لے کر
نگہ تیری سدا آتی ہے جوں تیر	۳	دل زخمی طرف پیغام لے کر
نکالوں خط ترا اس بے خطا پر	۴	چلا ہے آج فوج شام لے کر
بنایا ہے جہان میں لیلۃ القدر	۵	سیاہی زلف سے وہ دام لے کر
اوڑتے آہوئے دل سے رنگ وحشت	۶	جو آوے زلف تیری دام لے کر
تیری زلفوں سے باندھا جس نے دلکو	۷	گنوایا کفر میں اسلام لے کر
تیرے لب اور تیری آنکھوں کا ہدیہ	۸	چلا ہوں پستہ و بادام لے کر
تری ساقی گری کو لالۂ باغ	۹	کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر
میں اس کو جبن نگیں کرتا ہوں سجدہ	۱۰	جو کوئی آتا ہے تیرا نام لے کر
ولی تیرے لبوں سے اے تنک طبع چلا ہے لذت دشنام لے کر	۱۱	
میں تجھے آیا ہوں ایمان جانکر	۱۲	باعث جمعیت جان جان کر
بلبل شیراز کو کرتا ہوں یاد	۱۳	حسن کو تیرے گلستان جان کر
ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق	۱۴	خط کو تیرے خط ریحان جان کر
زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ وتاب	۱۵	حال دل میرا پریشان جان کر
اے صنم آیا ہوں ہو بے اختیار	۱۶	تجکو اپنا راحت جان جان کر
رحم کر اس پر کہ آیا ہے ولی درد دل کا تجھ کو درمان جان کر	۱۷	
چمن میں جب چلے اس حسن عالمتاب سے اٹھکر	۱۸	گرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سے اٹھکر

۱ مجکو سب عالم کہیں باریک بین
ہاتھ لگ جاوے جو وہ نازک کمر

۲ ان لبوں کا اے ولی طالب ہے دل
جس کے غم سے لعل ہے خونیٔ جگر

۳ شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کو مہمیز کر

۴ یک بیک آیا ادا سے مجھ طرف
ہر پلک کو دشنۂ خون ریز کر

۵ میں نے کی یہ عرض از روئے نیاز
مہربانی اس کی دست آویز کر

۶ کہہ الس سے نرگسِ بیمار کو
عاشقوں کے خون سے پرہیز کر

۷ اے ولی آتا ہے وہ مقصودِ دل
خانۂ خود خون سے رنگ آمیز کر

۸ اے سروِ خرامان تو نہ جا باغ میں چلکر
مت قمری و شمشاد کے سودمیں خلل کر

۹ کر چاک گریبان کو گل اب صحن چمن میں
آئے ہیں ترے شوق میں پردیسے نکل کر

۱۰ صنعت سے کے مصور نے صباحت کے ورق پر
تصویر بنائی ہے تری نور سے حل کر

۱۱ اے نور نظر شمع کو دیکھا ہے سراپا
تجھ عشق کی آتش سے وہ کاجل ہوئی جلکر

۱۲ بے آب لگے آب حیات اس کی نظر میں
پانی ہوا اس گال کے جو عشق میں گل کر

۱۳ اس ابروئے خمدار سے ہرگز نہ پھرے دل
کیوں جائے سپاہی دم شمشیر سے ٹل کر

۱۴ اے جان ولی لطف سے آ بر میں مرے آج
مجھ عاشق بے کل سے نہ تو وعدۂ کل کر

۱۵ عاجزوں پر تو اب ستم مت کر
اس قدر سختی اے صنم مت کر

۱۶ اب ترقی کے وقت میں اے شوخ
مہربانی الس کی کم مت کر

۱۷ رحم بے جا ستم برابر ہے
تو رقیبوں پہ یوں کرم مت کر

۱۸ اب نصیحت کو گوش جان سے سن
دل کو اپنے مکان غم مت کر

۱ مت طرز تغافل کو میرے حق میں روا رکھ — اے شوخ میری آہ بُری ہے تو حذر کر

۲ ہر وقت لگا انکھ میں مت کحل تغافل — ٹک مہر سے اس رخ بھی تو بے مہر نظر کر

۳
اس صاحب دانش سے ولی ہے یہ عجب تعجب
یکبارگی کیون مجکو گیا دل سے بسر کر

۴ ہشیار زمانے کے تیرے منہ پہ نظر کر — کوچے میں پڑے ہیں ترے سب ہوش بسر کر

۵ عالم میں وہ ہے تیر ملامت کا نشانہ — جس دل میں گیا تیر تیرے غم کا گزر کر

۶ تیرے رُخ پُر نور سے کیا بدر کو نسبت — جو کوئی کہے بد ہے تجھے اس کو بدر کر

۷ اُس ظالم خونخوار کے جی پیش کیا ہے — جس عشق نے عالم کو دیا زیر و زبر کر

۸
فارغ ہو ولی رونے سے دلدار کو دیکھا
کعبہ کی زیارت کیا دریا سے اتر کر

۹ ہوا ہوں بے خبر ان مست آنکھوں کی خبر سنکر — ہوا ہوں ناتوان جون مو تری نازک کمر سنکر

۱۰ نہیں ہے لعل شیریں پر خط سبز اے گلستان رو — یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سنکر

۱۱ سراپا ہو کے سودائی پڑا ہے غم کے حلقے میں — تیرے زلفوں کے سنبل نے حکایت سر بسر سنکر

۱۲ نہ سر کا راہ الفت سے قدم زنہار اے دل تو — ہٹا تا ہے قدم نامرد اس رہ کا خطر سنکر

۱۳ بگولے کی نمط آتا ہے مجنون بے سر و بے پا — مری دیوانہ دل کو اپس کا راہبر سنکر

۱۴ صبا کے ہاتھ سے جون ہی ہر اک غنچہ پریشان دل — یونہی ہر دل پریشان ہے مری آہ سحر سنکر

۱۵
ولی تیری گلی کو سنکے یون مشتاق ہے ہر دم
کہ جون مشتاق عاشق ہو وے وصف سیمبر سنکر

۱۶ مجکو پہونچی اس شکر لب کی خبر — حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر

۱۷ بو علی سینا وہ سینہ دیکھکر — قاعدے حکمت کے سب جاوے بسر

۱۸ سات پردوں میں رکھوں اس کو چھپا — آوے گر آنکھوں میں وہ نورِ نظر

۱ بجز تجھ جام لب کے ای پری پیکر نہ لوں ہرگز — اگر دیوے مجھے ہاتھوں سے اپنے جام جم آکر

۲ نظارہ جب کیا میں نے مبارک حسن دلبر کا — اگر امجھ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر

۳ ولی تجھ حسن کی تعریف میں جب ریختہ کہوے
سنے تب اس کو جان و دل سے حسّان عجم آکر

۴ اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو ناز نین آکر — کرے نظارہ اس کا حور فردوس بریں آکر

۵ اگر ہووے صنم خانہ پہ اس بت کا گذر یکبارگی — تصدق اس پہ ہوویں سب نگارستان چین آکر

۶ کرے بے اختیارانہ بندی دل کی خواہش منہ دیکھو — پریشاں گر وہ دیکھے تیری زلف عنبریں آکر

۷ عجب اس شوخ چنچل کی ہیں انکھیں شوخ اور چنچل — ہوئے قرباں جسے آہوئے صحرا نشیں آکر

۸ عجب کیا دام میں اس کے اگر آوے ولی کا دل
کہ اس کی جال میں کتنے پھنسے ہیں اہل دین آکر

۹ پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل ناشاد سے جاکر — دعا کہدو میری جانب سے اب فرہاد سے جاکر

۱۰ کیا ہے خون سودا نے ہمارے تن میں اب غلبہ — کہ نیشتر کو لا کہو فصاد سے جاکر

۱۱ گرفتاروں کی غمخواری یہی لازم ہوئی تجھ پر — حقیقت مرغ دل کی یوں کہی صیاد سے جاکر

۱۲ برہ کے ہاتھ سے گرداب غم میں جا پڑا ہی دل — کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سے جاکر

۱۳ ولی اس قد کا طالب ہے مبارکباد تو کہدو
کہو سمجھائے گلشن میں ہر اک شمشاد سے جاکر

۱۴ اے باد صبا باغ میں اس گل کے گذر کر — مجھ داغ کی اس لالۂ خوبی کو خبر کر

۱۵ کیا درد کسی کو کہ کہے درد میرا جا — اے آہ میرے درد کی تو جا کے خبر کر

۱۶ کون اس سے کہے تیرے سوا دل کی حقیقت — اے درد تو ہی دل میں کچھ اب اس کے اثر کر

۱۷ کیا غم ہے اسے تیر حوادث سے جہاں میں — سمجھا جو کوئی گردش ساغر کو سپر کر

۱۸ اس گل کو کئی نامے لکھے ہم نے کئی بار — اشکوں نے کیا محو ہر اک نامے کو تر کر

نام شاعر ۱۲

۱	آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور	خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر
۲	راست کیشوں سے اے کمان ابرو	کج ادائی نہ کر خدا سے ڈر
۳	اس سے جو آشنائے درد نہیں	آشنائی نہ کر خدا سے ڈر
۴	اے ولی غیر آستانۂ یار	جبہ سائی نہ کر خدا سے ڈر
۵	دل میرا ہے وہ آتشیں پیکر	راکھ ہو جاتے جس کو دیکھ شرر
۶	کیا کہوں نبض دل کی بے تابی	قوت جس کا ہے آتشیں نشتر
۷	عشق بازوں میں اس کو ہے راحت	جس کو الماس کا ملا بستر
۸	اس نے پایا ہے منزل مقصود	عشق جس کا ہے ہادی و رہبر
۹	ترک لذت کی جس کو ہے لذت	شکر اس کو ہے زہر نہ ہر شکر
۱۰	آشناؤں کو موج آب وفا	ہے محبت کی تیغ کا جوہر
۱۱	بزم دلبر میں اے ولی جا تو	شوخ کا آج ہاتھ لے ساغر
۱۲	آیا تو کمر باندھ کے جب جور و جفا پر	جی صدقے کیا میں نے تری بانکی ادا پر
۱۳	اس دیدۂ خونبار میں یکبار قدم رکھ	اے شوخ ترا جی ہے اگر رنگ حنا پر
۱۴	آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں	بوٹے نہیں نرگس کے صنم تری قبا پر
۱۵	تشبیہ ترے خط کو جو دی مشک ختن سے	عالم کو وہ آگاہ کرے اپنی خطا پر
۱۶	دشوار ہے حیرت سے ولی اس کا نکلنا	باندھا ہے جو دل اس رخ آئینہ نما پر
۱۷	سنائی جب خبر شادی کی اُس نے صبحدم آکر	ہوا رخصت طلب نزدیک میرے جب غم آکر
۱۸	ترے ملنے سے تا روشن کرے دل کی مجالس کو	ہوئی ہے شانہ زن سینہ میں خواہش دمبدم آکر

جون ہے دنیا دار کو فکر سر و سامان لذیذ

۱ عجب نہیں جو کرے دلمیں شیخ کے تاثیر — اگر مقدمۂ عشق کو کرون تحریر

۲ جنون عشق ہوا اس قدر زمین پہ محیط — کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

۳ زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن — زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر

۴ ورق پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق — جگر کے خون سے لکھ طفل اشک کی تصویر

۵ گلی سے یار کے کیون جا سکے ولی باہر
ہوئی ہے خاک پہ پرو کی رہ کی دامنگیر

۶ گر چمن میں چلے وہ رشک بہار — گل کرین نقد آب و رنگ نثار

۷ یاد تجھ خط سبز کی اے شوخ — زخم دل پر ہے مرہم زنگار

۸ حق نے آنکھوں کو تیری بخشتا ہے — مئی وحشت سے ساغر سرشار

۹ اس پری رو کو جس نے دیکھا ہے — صورت ہوش سے ہوا بیزار

۱۰ دھیان میں تیری دید کے دایم — مثل مینا ہے چشم گوہر بار

۱۱ ہیں بہائے مشتری طلعت — آب حیوان کا سرد ہے بازار

۱۲ بسکہ پایا تیری جفا سے شکست — خانۂ دل ہے اپنا آئینہ وار

۱۳ بلبلین ہر طرف سے اُٹھ دوڑیں — دیکھنے کو اسے ہزار ھزار

۱۴ اے ولی اس کو حرف ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

۱۵ اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر — بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر

۱۶ مت تغافل کو راہ دے ای شوخ — جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر

۱۷ ہے جدائی میں زندگی مشکل — تو جدائی نہ کر خدا سے ڈر

۱۸ عاشقوں کو شہید کر کے صنم — کف حنائی نہ کر خدا سے ڈر

طاقت نہیں کسی کو تا اس صنم کو دیکھے	۱	عالم کی ہے نظر سے پنہاں پری کے مانند
یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سنا دو رکھتا ہے فکر روشن جو الوری کے مانند	۲	
تجھ گلبدن کی بو سے ہوئے گلعذار بند	۳	گلشن میں تجھ بہار کے ہیں نوبہار بند
گلزار میں لٹک سے چلے گر تو اک قدم	۴	مانند آب آئینہ ہو جویبار بند
مالی نے تجھ جمال کے گلشن کو دیکھ کر	۵	بیچا ہے جا کے شہر میں پھولوں کے ہار بند
انکھو نیہ تیری دیکھ میں آہو کو مبتلا	۶	بوجھا تیری نگہ میں ہے وحشت شعار بند
اس قد کو دیکھ سرو ہی گلشن میں پابگل	۷	آزاد یہاں ہوا ہے جو بے اختیار بند
امید مجکو یوں ہے ولی کیا عجب اگر اس ریختہ کو سن کے ہو معنی نگار بند	۸	
سخن شناس کے نزدیک کب ہی کم زر بزید	۹	کسی کے مطلب رنگین کو جو کرے ہے تمہید
ہوا ہے مشتری اس رنگ مشتری کا دل	۱۰	گیا جو اہل خرد کے ہزار دل کو شہید
یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہی جگ کو فریب	۱۱	دغا کے دینے میں یکرنگ ہیں یہ پیر و مرید
کھلا ہے عقدۂ دل اس نگہ کی سوزن سے	۱۲	تیری زبن کا اشارہ ہی قفل دل کی کلید
ہوا ہے حق کی توجہ سے اے ہلال ابرو تیرا جمال منور ولی کے دل کی عید	۱۳	
اے شکر لب قند سے تجھ لب کی ہیں باتاں لذیذ	۱۴	حرف تیز اس کے ہیں جیسے حلوۂ سوہان لذیذ
دل کو فرحت بخش ہے دایم ترے غم کا ہجوم	۱۵	صاحب ہمت کو ہے نت کثرت مہمان لذیذ
مت ہر اک نا اہل سے ملنے کو راضی ہو صنم	۱۶	ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہان لذیذ
لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر سے کم	۱۷	حرف بامعنی ہے جیسے بوسۂ خوبان لذیذ
اے ولی ترک علایق دل کو لذت بخش ہے	۱۸	

۱ میں عاشقوں کی فوج میں سردار ہوں ولی
ہے آہ کا علم مری اب تا سما بلند

۲ ہوا ہے گرم جو تو آفتاب کے مانند
کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند

۳ زمیں پہ کیوں نہ گریں اہل بزم جرعہ نمط
تری نگہ میں ہے مستی شراب کے مانند

۴ نگاہ گرم کرے گر فلک سے گلشن میں
گل ستارہ گریں گل گلاب کے مانند

۵ برنگ برق اگر جلوہ گر ہو وہ گلرو
غبار سینہ ہو پانی گلاب کے مانند

۶ لکھی ہے بسکہ پریرو کے زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہے کتاب کے مانند

۷ تیرے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر
ہوئے ہیں آب سراپا حباب کے مانند

۸ تیرے فراق میں ہر آہ اے کمان ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند

۹ کیا ہے طرز تغافل نے شوخ کی جگ میں
ہر ایک چشم کو تسخیر خواب کے مانند

۱۰ سجن کے غم سے نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

۱۱ نہ بھول گرم نگاہ پہ شوخ چشموں کی
محبت ان کی ہے دہر کا سراب کے مانند

۱۲ توقع قدم شہسوار رکھ دل میں
ہوا ہوں خالی اپس سے رکاب کے مانند

۱۳ نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ ہے زباں پہ حاضر جواب کے مانند

۱۴ گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

۱۵ نہ ہو تو فکر سے دنیا کے مثل ہو باریک
سیاہ دل کو کرے گی خضاب کے مانند

۱۶ نگاہ گرم سے اس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

۱۷ تیری نگہ کی سختی ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند

۱۸ ظاہر نہیں حقیقت اس لعل کی کسی پر
واقف ہوا ہوں اس سے میں جوہری کے مانند

۱۹ ہر چند زرد رنگت حاصل ہے عاشقوں کو
لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند

۱ مژہ بتوں کی ہے تجھ غم میں خوابِ مخمل سُرخ — لگے ہیں ترک ہے بھالیکو یا مسلسل سُرخ
۲ پریکی دیکھ کے میں چشم سُرخ خواب آلود — ان انکھڑیوں کو کیا خواب گاہ مخمل سُرخ
۳ کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونی سے — نگہ کی کریکے قلم کھینچتا ہوں جدول سُرخ
۴ کیا ہے دفع میرے درد سر کو رونے نے — ہوا ہے حق میں میرے خون دیدہ صندل سُرخ

۵ شفق نہیں ہے میری آہ آتشین سے ولی
فلک کو جا کے کیا ہے برنگ منقل سُرخ

۶ ہمیشہ ہے بہار سروِ آزاد — سنجا وے دولتِ حسن خداداد
۷ تیرا رخسار دایم بے خزان ہے — ہوا ہے زیب در گلزار ایجاد
۸ ہوا مانند مجنوں کے پریشان — تیرا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد
۹ کیا ہے سہو راہ کوچہ غم — ہوا ہے بسکہ تیرے لطف سے شاد
۱۰ خلاصی کیونکہ پاوے بلبل دل — نگاہ گلرخان ہے دام صیاد
۱۱ وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل — محبت ہے بنا بن سست بنیاد
۱۲ نہیں ہے بے قراری اس کی بے جا — ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

ولہ

۱۳ جب سے ہوا تیرا یہ قد دلربا بلند — سنتا ہوں ہر طرف سے صدائے بلا بلند
۱۴ مت پست نظروں سے بل اے سرو باغ ناز — تجھ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند
۱۵ بیمار گر نہیں یہ تیری چشم غمزہ زن — کیوں ہاتھ میں لئے ہے نگہ کا عصا بلند
۱۶ ان ابروؤں کو دیکھ کے اپنے سے کئے شتاب — حق میں تیرے ہلال نے دست دعا بلند
۱۷ گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد — عشاق کو نہیں ہے دگر مدعا بلند
۱۸ اس بات کو لکھا ہوں سفینہ میں عقل کے — ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند
۱۸ تیری بھوؤں میں ناز کو رتبہ ہے اس قدر — کشتی میں جو ہے مرتبۂ ناخدا بلند

تنے دست اختیار میں ہے اب عنان آج

۱ تیری جبین سے ہے یہ سراسر ظہور صبح — عالم میں دیکھنے کو ترے ہے عبور صبح
۲ بیتاب آفتاب ہے تب سے جہانئیں — دیکھا ہے جب سے رخ تیرا اے رشک نور صبح
۳ اس رخ کی آرسی میں ہے نور خدا عیان — روشن ہے اس جمال سے ہی کوہ طور صبح
۴ ظاہر تیری بہار میں اسباب عیش ہیں — ہے جلوہ گر ترے سے یہ دار السرور صبح
۵ جب سے ولی نے دیکھا ہے تیرا رخ صبح — آنکھوں میں اس کی ذرہ ہے مہر حضور صبح

وله
برنگ صافی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح — کہ دست آئینہ رو ہے مدام جائے قدح
۷ ہر اک طرف کو ہوئی بزم عیش میں بنیاد — صنم کے لعل سے یاقوت کی بہائے قدح
۸ کیا ہے ساقی عشرت نے پیار الفت سے — حنائے پنجہ رنگین نگار پائے قدح
۹ اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام — ہلال عید ہے چرخ زن بجائے قدح
۱۰ خمار حشر سے کیا غم ہے مے پرستوں کو — لکھی ہے قبر کے تعویذ پہ دعائے قدح
۱۱ صدا یہ آتی ہے بے کیف و کم سدا خم سے — کہ نقد ہوش فلاطون ہے رونمائے قدح
۱۲ ہوا ہے قلقل مینائے مجھ پہ یہ ظاہر — کہ مے پرست کے سینے میں ہی تمنائے قدح
۱۳ ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر — عیاں ہے جس کے اوپر جلوہ ضیائے قدح

۱۴ ولی کے دل سے تو اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمن گلرخان ہے جائے قدح

۱۵ صنم زمانۂ اول میں یوں نہ تھا گستاخ — انہیں دنوں میں ہوا ہے یہ کیا بلا گستاخ
۱۶ تیرے یہ لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھا سی — شکر اوپر ہے یہ طوطی خوش ادا گستاخ
۱۷ یہ رنگ زرد او ڈرا مجھ ضعیف کرنے کر — ہوا ہے کاہ لجانے کو کہربا گستاخ

۱۸ ولی کے دل میں ہے شوخی تیری ہر اک یہی
کہ تیری زلف پہ ہو جس قدر ہوا گستاخ

۱ گلزار تجھ جمال کے گلشن میں دیکھ کر — قربان ہے عندلیب ہزاران ہزار آج

۲ سینے کے رکھ طبق میں دل چاک چاک سے — کرتا ہوں میں نثار بجائے انار آج

۳ اے آتشین بہار ترے رخ کی آب دیکھ — پیدا کیا ہے میں نے دل خاکسار آج

۴ ہے بیشمار دل میں میرے خار خار شوق — چہرے کو دیکھ سر پہ تیرے لوگدار آج

۵ گردش تمہاری انکھون کی جون دور جام ہے — دیکھنے سے اس کے دل کا گیا ہے خمار آج

۶ اطراف آسمان کے ہجوم شفق نہیں — اس رنگ نے ہوا کو کیا لالہ زار آج

۷ انکھون نے تیری اک نگہ التفات سے — عالم کے وحشیوں کو کیا ہے شکار آج

۸ ہر جا ہے آسمان سے تواضع کرے طلب — پایا تیرے کرم سے ولی اقتدار آج

۹ تیرے لبوں پہ دیکھ صنم رنگ پان آج — چہ تاہوئی ہے لالہ غداروں کی جان آج

۱۰ نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف — ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج

۱۱ انکھوں کی تیغ سے تری ظاہر ہے رنگ خون — کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پٹھان آج

۱۲ آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے — تیری گلی میں جا کے کیا ہے مکان آج

۱۳ اعجاز عشق دیکھ کہ مجھ ناتوان پہ — اس سخت دل کے دل کو کیا مہربان آج

۱۴ کل خود زبان حال سے آکر کرے گا عذر — عاشق سے کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج

۱۵ البتہ گل پیادہ ہو دوڑے رکاب میں — اس نو بہار حسن کی دیکھے جو شان آج

۱۶ تیری بھوؤں کو دیکھ کے کہتے ہیں عاشقان — ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج

۱۷ اے عقل موشگاف تامل سے کر نگاہ — آتا ہے کس ادا سے وہ نازک میان آج

۱۸ کیا دائرے سے زہرہ جبیں کے نکل سکون — بکتان میں لیا ہے مرے دل کو تان آج

۱۹ میرے سخن کو گلشن معنی کا بوجھ گل — عاشق ہوئی ہے بلبل رنگین بیان آج

۲۰ کیوں کر رکھوں میں دل کو دکی اپنے کھینچ کر

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج	۱	لیتا ہوں اسکے نازو ادا کا حساب آج
عالم کا ہوش کیونکہ رہیگا عجب ہو نہیں	۲	ٹپکے ہے اسکی چشم سے رنگ شراب آج
کیا ناز و کیا غرور ہے اس نو بہار میں	۳	دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج
کیوں مثل مو ضعیف نہوں غم سے ای صنم	۴	تیری کمر نے مجھکو دیا پیچ و تاب آج
آگے ترے لبوں کے جو ہی چشمۂ حیات	۵	لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج
اوسکی نگاہ مست سے معلوم یوں ہوا	۶	آکر کرے گی خانۂ عاشق خراب آج
اعجاز حسن دیکھ کہ وہ روئے باعرق	۷	پیدا کرے ہی چشمۂ آتش سے آب آج
کیا بیخبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ	۸	مکتب میں اسنے بھول گیا ہی کتاب آج
معلوم کیا کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم	۹	آتا ہے کسکے قتل کو ایسا شتاب آج

۱۰
کیوں آرزوئے وصل کروں اس سے ای ولی
دیتا نہیں ہے ناز سے سیدہا جواب آج

ہے ملک حسن کا تجھے اے جان راج آج	۱۱	سب دلبروں نے تجکو دیا تخت و تاج آج
اوس ناز اور ادا کے تجمل کو دیکھکر	۱۲	سب دلبروں نے تجکو دیا آکے باج آج
پروانہ ہوکے کیوں نہ گرے چاند چرخ سے	۱۳	فانوس دل میں شوق ترا ہے سراج آج
مقصود دو جہاں میں میرا ہی سو تو ہی ہے	۱۴	جگمیں نہیں کسی سے مجھے کام کاج آج
لب میں ترے مفرح یاقوت ہی صنم	۱۵	بیمار دل کو میرے وہی ہے علاج آج

۱۶
وہ شوخ مجھ سے آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اسکی صرف کیا میں نے راج آج

جولانگری میں گرم ہے وہ شہسوار آج	۱۷	سینے میں عاشقوں کے اوٹھا ہی غبار آج
تجھ اسپ ترک تاز کے جولانی دیکھکر	۱۸	مانند برق کے میں ہوا بیقرار آج
بیشک گریگا خاطر عشاق باغ باغ	۱۹	آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج

۱
ترا خط خوف میں ہی ہاتھ سو مقراض لیے دایم
کہ جوں کہتا ہی کودک دہشت اُستاد ہر ساعت

۲
ولی مجھ دلمیں بستا ہے خیال اوس سرو قامت کا
کہ جسکے شوق سے جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

۳
سبز چہرے نے تیری اے سبز بخت
زہر قاتل کو کیا ہے لخت لخت

۴
اس دل مجروح کے حق میں صنم
مت ہو جوں الماس ہرگز سینہ سخت

۵
حسن کے کشور کا ہے تو بادشاہ
ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت

۶
منہہ پہ تیرے اسطرح کا ہی جلال
دیکھ جسکو ہوش نے باندھا ہی رخت

۷
کر ولی پر ٹک عنایت کی نظر
سن میرا یہ حرف اے فرخندہ بخت

۸
سینے میں ہے اُس ابرو کے پیوست کی نششت
جو تیرے دلمیں ہے نگہ مست کی نشست

۹
مجھ زلف کج کا دلمنے بیٹھا ہی یوں خیال
ماہی کے جوں گلے منے ہی شست کی نشست

۱۰
تیری دو آنکھیں دلمیں میری فتنہ خیز ہیں
مشکل ہے ایک جا دو بد مست کی نشست

۱۱
تیری نگہ کے باز سی ہی مرغ دل کا حال
جوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست

۱۲ ردیف ثا
تا سرخ رنگ زرد کرے اس سبب یہ غم
دلمیں ولی کے مس میں ہو جوں جست کی نشست
ردیف ثا

۱۳
ملتا نہیں ہے مجھ سے وہ دلدار الغیاث
اس بیوفا کے جور سے سو بار الغیاث

۱۴
اس دل کا دیکھ حال پریشان آپ سے
کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیاث

۱۵
دیکھے ہے باغ میں کہاں نرگس کو اے صنم
آنکھوں کا تیری آج طلبگار الغیاث

۱۶
آنکھونکا تیری دیکھ کے گلشن میں گلبدن
نرگس ہوا ہے شوق سے بیمار الغیاث

۱۷
بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

۱	ولی اوس خوش ادا کی بات سُن تو	کہ اوس کی بات ہی عشاق کا قوت
۲	لب پہ تیرے کہ روح کا ہی قوت	کاتب ناز نے لکھا ہے سکوت
۳	لاکھ درجے ہی مے کے نشہ سی خوب	تیرے لب کی مفرح یاقوت
۴	اوسکو دیکھے سے کیوں رہی طاقت	جسکی باتوں سے دل ہوا مبہوت
۵	جو ہوا درد داغ سے اوس کو	تختۂ لالہ سے کرو تابوت
۶	اے ولی سبزۂ لب دلبر	خوشنمائی میں ہے خط یاقوت
۷	صنم ہی بسکہ تیری حسن عالمگیر کی شہرت	سکندر کو ہوئی حاصل مثال آئینہ حیرت
۸	چلا دہشت سے ڈرتا کانپتا مشرق ہی مغرب کو	فلک پر مہر نے جب سے سنی اُس حسن کی شہرت
۹	نہووے مرگ کی تلخی سے ہرگز آشنا جگمیں	تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کو گر شہرت
۱۰	جہاں کے دلربایوں کو ہوا تجھ میں ظہور اکثر	کہ زلفیں کیں فرخ بدری و لب مصری نین امرت
۱۱	تیرے انکھیوں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں	تیرے زلفوں کے حلقے نے دیا گرداب کو چکرت
۱۲	ڈہونڈ ہو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹہکانا تم	کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھی تربت
۱۳	ولی کو اے صنم کرنا عنایت بھیک درسنکی	کہ دی ہے لطف سی تجکو خدا نے حسن کی دولت
۱۴	زبان حال سے کہتا ہی یوں شمشاد ہر ساعت	پڑینگے قید میں اس قد کو دیکھ آزاد ہر ساعت
۱۵	نہیں اک عاشق و معشوق اوسکے در سے خالی	گل و بلبل سے سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت
۱۶	بچے گا کب تلک اے طایر دل ور وحشت سے	نگہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت
۱۷	ہوا ہے جب سے پروانہ یہ دل ایشمع رو تیرا	ہے روشن نور کے چہرے پہ جب سے صاد ہر ساعت
۱۸	اسکی چشم میگوں کا دکھا کر ساغر گردش	صنم کرتا ہی میرے ہوش کو برباد ہر ساعت

۱ ظلمات سے نکلکے جہاں میں عیاں ہے وہ — گر حکم پائے لب سے ترے چشمۂ حیات

۲ تب سے اُٹھا ہے دل سے میرے غیر کا خیال — تیرا جمال جب سے ہوا ہے مرے سنگات

۳ نازواداسے تیرے مجھے ہے سدا غرض — یا عین التفات ہو یا کم ہو التفات

۴ اس وقت مجھکو عیش دو عالم ملے ولی
جسوقت بیحجاب کروں اوسکے ساتھ بات

۵ گمرہ ہیں تیری زلف میں کیا اہل ہدایت — یہہ بات ہے ظلمت کی نہیں جسکو نہایت

۶ غمزے نے کیا ظلم میرے دل پہ ہی تیپر — کرتی ہے تری چشم وہ ظالم کی حمایت

۷ عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں — اس چشم کے مفتی سے سنی ہے یہ روایت

۸ یہ رخ ہے ترا مورد انوار الٰہی — نازل ہی ترے حسن پہ سب حق کی عنایت

۹ ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
لازم نہیں عاشق کو کرے شکوہ شکایت

۱۰ خوبوں کی ہر ادا سے نازک ادا نپٹ — معنی سے وہ بنا ہی نقاب حیا نپٹ

۱۱ مت شعر پر تو چشم حقارت سے کر نظر — مانند ابروانکے ہے آنکھوں پہ جا نپٹ

۱۲ معنی کی صورت اسمیں ہی ہوتی ہی جلوہ گر — روشن ہے آرسی سی رخ باصفا نپٹ

۱۳ وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہربان — لیتا ہے چین بھوؤں میں جو ظاہر پڑا نپٹ

۱۴ اسکی سواد زلف سے عالم میں اے ولی
کعبہ نمط سیہ ہے سراپا ردا نپٹ

۱۵ کیا اس بات نے اب دلکو مبہوت — کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت

۱۶ بجا ہے گر شہید سرو قامت — بناوے چوب سے طوبیٰ کے تابوت

۱۷ روایت خضر سے پہنچی ہے مجکو — کہ اوسکا خط ہے موج آب یاقوت

۱۸ نظر آتی ہی اُن آنکھوں کی یوں دھج — کہ جوں برچھی پکڑ نکلے ہے رجپوت

۱ ہوا ہے مست اوسکے جام لب سے ہر گل لالہ
کہ جسکے منہہ کی رنگت سی کھلا گلزار ہر جانب

۲ تمسک مہر سے اسکی رکھا ہی مُہر کر دلمیں
کہ جسکے خال و خط کی جگمیں ہے گفتار ہر جانب

۳ محبت کے اثر سے تیری ہی لبریز ہر اک خُم
ہر اک ساغر تری آنکھوں سے ہے سرشار ہر جانب

۴ تفحص کرکے دیکھا ہی ہر ایک کے مدرسے میں جا
اسیکے حسن کے مطلب کی ہی تکرار ہر جانب

۵ ولی تجھ طبع کے گلشن میں جو کوئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ لیکے جاتے ہیں تری گفتار ہر جانب

۶ ملا وہ گلبدن جسکو اُسے گلشن سے کیا مطلب
جو پایا وصل یوسف اوسکو پیراہن سے کیا مطلب

۷ مجھے اسباب خود بینی سے دایم عکس ہے دلمیں
کیا جو ترک زینت کو اوسے درپن سے کیا مطلب

۸ سخن صاحب سخن کا سنکے ملنے کی ہوس مت کر
جواہر جب ہوئے حاصل تو پھر معدن سے کیا مطلب

۹ عزیزو باغ میں جانا پٹے دشوار ہے مجکو
لگی گلرو کی پائی ہی مجھے گلشن سو کیا مطلب

۱۰ ولی جنت سے کچھہ رہتی نہیں در کار عاشق کو
جو طالب لامکاں کا ہی اُسے مسکن سے کیا مطلب

۱۱ اوس نازنیں کی دیکھی ہے جبسے کہ چھب عجب
دلمیں مرے خیال ہے تب سے عجب عجب

۱۲ جاتا ہے دن تمام ترے رخ کے یاد میں
ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

۱۳ بیتاب ہوکے مثل گدایان قرین گیا
بے باک ہوکے تب یہ کیا میں طلب عجب

۱۴ بولا مری نگاہ یہ ہے قیمت جہاں
جس دیکھنے سے دلمیں پڑی ہی طرب عجب

۱۵ اس دولت عظیم کو ہے مفت مانگتا
لگتی ہے بات تیری مجھے بے ادب عجب

۱۶ اس شعر کی یہہ طرح نکالی جو اے ولی
یہہ اختراع سنکے رہے دلمیں سب عجب

۱۷ مدت کے بعد آج کہی جو ادا سے بات
کھلتے ہی اون لبوں کے ہوا حل مشکلات

۱۸ میٹھی تیری یہ بات سدا ہے نبات ریز
گویا رکھے ہے لب میں ترے مایہ نبات

۱	ادا فہم کی دل کے تسخیر کو	تیرا قد ہے جوں مصرع انتخاب
۲	بجا ہے ترے حسن کی تاب سے	تیری زلف کھایا کرے پیچ و تاب
۳	ترے منہہ کی صافی پہ کرکے نظر	ہوئی شرم سے آرسی غرقِ آب
۴	ترے عکس پڑنے سے اے گلبدن	عجب نیں اگر آب ہووے گلاب
۵	ترے وصل میں اسقدر ہے نشاط	کہ مخمل کو آوے ہے راحت سے خواب
۶	کریں بخت میرے اگر ٹک مدد	ولی اُس سجن سے ملوں بیحجاب
۷	کیوں ہو سکے جہانیں ترا ہمسر آفتاب	ہے نارِ حسن کا ترے اک اخگر آفتاب
۸	دیکھا ہے تجکو آپسے روشن جہانیں	زریں نقابِ شرم نے لے منہہ پر آفتاب
۹	روئے کتابی کی ترے آیا ہے نقل کو	تارِ خطوط سا ہے بنا مسطر آفتاب
۱۰	گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول	تجھ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب
۱۱	سورج کو ہندو دوڑ کے نت پوجتے ولے	ہندوئے زلف کے ہو بغل میں گر آفتاب
۱۲	جنے ترے جمال مبارک پہ کی نظر	دیکھا کبھی نہ اُسنے نظر بھر کر آفتاب
۱۳	خورشید روئے یار پہ ذرہ نظر جو کی	پنہاں نظر سے ہو گیا جوں اخگر آفتاب
۱۴	پوجا کو تجھ درس کے ہو جوگی فلک پہ آ	نکلا ہے کر کے جامۂ خاکستر آفتاب
۱۵	جگ میں ولی یہہ کسکو برابر کہے ترے	نزدیک تیرے ذرہ سے ہے کمتر آفتاب
۱۶	ہوا اب غم سی جاری شوق کا طومار ہر جانب	ہوا ہے گرم تیری عشق کا بازار ہر جانب
۱۷	تماشا دیکھ ای لیلی کہ تیری غم کی گردش میں	بگولے کی نمط پھرتا ہی مجنوں خوار ہر جانب
۱۸	برہ میں دیکھ کر فرہاد کی شیریں کو سنگیں دل	اسی فریاد میں ہے رات دن کہسار ہر جانب
۱۹	زبان حال سے مجکو کہا نرگس نے سمجھا کر	کہ ان انکھوں سے ہر گلشن میں ہی بیمار ہر جانب

١ کچھہ نقد دل کا کھونا تخصیص نین ولی کا
دل کون اوس گلی میں ہے بھول کر نہ آیا

٢ فریاد ہے فریاد کہ وہ یار نہ آیا | بیداد ہے بیداد کہ غمخوار نہ آیا
٣ صد حیف ہے صد حیف ہے انداز و ادا سے | یکبار مرے بر میں وہ دلدار نہ آیا
٤ اغماز کیا چھپتا رہا مجکو نہ پوچھا | کیا تجکو میرے حال پہ کچھہ پیار نہ آیا
٥ میں جی کو رکھا عشق کے بازار میں لیکن | ہیہات مرے جی کا خریدار نہ آیا

٦ ہے کیا سبب اوس وقت ولی جان کو لینے
لے ہاتھہ میں وہ خنجر خونخوار نہ آیا

٧ دلربا آیا نظر میں آج میرے خوش ادا | خوش ادا دیکھا نہیں ایسا جہانمیں دلربا
٨ بیوفا تجھہ کو کہوں گر ہے بجاے نازنیں | نازنیں ہوتے ہیں اکثر عاشقوں سے بیوفا
٩ کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہِ نو | ماہ نو ہوتا ہے اکثر ای عزیز و کم نما
١٠ مدعاے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار | یار کے دیدار بن دیگر عبث ہے مدعا

ردیف با

١١ کیمیا ہے عاشقوں کی بس نگاہِ گلرخاں
گلرخوں سے خلق میں پایا ولی یہہ کیمیا

١٢ تیرے جلوے سوں اے ماہِ جہاں تاب | ہوا دل سر بسر دریاے سیماب
١٣ تیرے خورشید رخ کو دیکھہ جوں برف | ہوئے ہیں عاشقاں سر تا قدم آب
١٤ رکھوں جس خواب میں لب پر تیری لب | مجھے شکر سے شیریں تر ہو وہ خواب
١٥ تیری آنکھیں وہ قاتل ہیں کہ جس پاس | دو ابرو کے ہیں دو تیغِ سیہ تاب

١٦ ولی تجھہ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے برنگِ شعلہ بیتاب

١٧ ترے رخ پہ اے نازنیں یہہ نقاب | چمکتا ہے جوں مطلعِ آفتاب

۱	وہ قاتل ستمگر آتا ہے یوں وؔلی پر جلدی سے صید اوپر آتا ہے باز گویا	
۲	پھر میری خبر لینے کو صیاد نہ آیا	شاید کہ میرا حال اوسے یاد نہ آیا
۳	موزوں جو کیا غم میں ترے آہ کا مصرع	وہ مصرعِ دلچسپ مجھے یاد نہ آیا
۴	مدت ہوئی مشتاق ہیں عشاق لقا کے	بیداد کہ وہ ظالمِ بیداد نہ آیا
۵	جاری ہوئی ہے جوئے رواں اشک سے واں	افسوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا
۶	پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد وؔلی کی لیکن وہ صنم سُننے کو فریاد نہ آیا	
۷	صد حیف کہ وہ یار میرے پاس نہ آیا	میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا
۸	بیگانہ کرے طرز یگانہ کی عجب ہے	آخر کو اوسے غیر سے وسواس نہ آیا
۹	میں آنبہ نمط تن کو گلایا ہوں اپکے	وہ باغ محبت کا اناناس نہ آیا
۱۰	بلبل کی طرح نالہ و زاری میں ہوں ہر روز	یکبار وہ گلدستۂ خوش پاس نہ آیا
۱۱	آنکھوں کی سیاہی سے وؔلی نے یہ لکھا ہے وہ نور نظر حیف میرے پاس نہ آیا	
۱۲	افسوس العزیز وہ سیمبر نہ آیا	مجھ درد کی خبر سُن وہ بیخبر نہ آیا
۱۳	بیمار عشق پر تو کوئی نہ مہربان ہو	دکھ پوچھنے کو میرے جز درد سر نہ آیا
۱۴	صحرا میں مدتوں تک دیوانہ میں پھرا ہوں	آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا
۱۵	آزاد سے سنا ہے یہ مصرع مناسب	جس فن سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا
۱۶	کیوں عاشقوں کی صف میں پاوے وہ سرخروئی	مژگاں پہ جسکی یارو خون جگر نہ آیا
۱۷	میں غم سے گھل سراپا جوں مو ہوا ہوں لیکن	مجھ ناتواں کی جانب وہ مو کمر نہ آیا
۱۸	عشاق متفق ہو کہتے ہیں جان و دل سے	ہرگز زمیں کے اوپر ویسا بشر نہ آیا

۱	اے ولی وہ سخن میرا بوجھے حق نے بخشی ہے جسکو فکر رسا	
زرد وہ ہے جسنے کی ہے فکر تسخیر طلا	۲	مت ہو تو وحشی صفت نہار نخچیر طلا
کیوں کرے آلودہ زر خلق میں صید مراد	۳	ہے علم اوپر معطل صورت شمشیر طلا
گر صفائی کی غرض ہے باز رکھہ دنیا سے دل	۴	جز سیاہی نین ہے ای نادان تاثیر طلا
نین ہے حاصل غیر گردش اسکو جگمیں یا تمدن	۵	جس کسی کے دلمیں جوں سورج ہے تدبیر طلا
پرتو رخسار تیرا دیکھ کر اے آفتاب	۶	موج کے پانی نے ڈالی پا میں زنجیر طلا
شکل تیرے تن کی مجھ دلمیں ہوئی ہے منتقش	۷	ہے سمندر کی نمط آتش میں تصویر طلا
جب سناکہتے ہیں وے دعوی حسن پر اختر تیرے	۸	گرم ہو کر مہر نکالے کے شمشیر طلا
شمع تیری بزم میں جسوقت ہووے جلوہ گر	۹	ماہ نو لاوے اپسکو کرکے گلگیر طلا
بوالہوس رکھتے ہیں دایم فکر رنگ عاشقاں	۱۰	ہے جہوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا
زندگی زریں لباسوں کی ہے یاری میں گئی	۱۱	ہے یہ جگ کے گنجنے میں صورت ہمیر طلا
یوں زمین عشق میں دایم ہے عاشق نامراد	۱۲	جسطرح ہوتا ہے نام شر گلوگیر طلا
آہ سے عاشق کی عارف بوجھتے ہیں حال دل	۱۳	سمجھے ہے صورت سے جوں صراف تقریر طلا
۱۴	اے ولی یہہ شعر ہیں لبریز معنی سربسر ہے بجا اطراف او سکے گر ہو تحریر طلا	
ہے قد ترا سراپا معنی ناز گویا	۱۵	پوشیدہ دلمیں میری آتا ہے راز گویا
معنی طرف چلا ہے صورت سوں اب مرا دل	۱۶	سورت سے پھر چلا ہے کعبے جہاز گویا
ہر اک نگہ میں بیشک ہے نغمۂ محبت	۱۷	تار نظر تمہارا ہے تار ساز گویا
اے قبلہ رو ہمیشہ محراب میں بہووں کی	۱۸	پڑتی ہیں تیری پلکیں ملکر نماز گویا
زلفوں کا جو کہا ہے ہمدوش مصرع قد	۱۹	رکھتا ہے وہ بھی مجھہ سی فکر دراز گویا

مت آتش غفلت سے میرے دلکو جلا جا	۱	مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھا جا
بیرحمی نکر غصہ نکر بات میری سُن	۲	ڈرتا نہیں اک بات کی سو بات سنا جانا
جلتا ہوں میں مدت ہوئی اے حسن کے دریا	۳	ٹک منہہ کو دکھا آگ مرے دلکی بجھا جا
خواہش ہے مجھے درد کے پڑہنے کی ہمیشہ	۴	اِکبار کسی طرز سے اِک اسم بتا جا
جب اُسکی طرف جاتا ہوں کر قصد تماشا	۵	کہتا ہے مجھے خوف رقیبان سے کہ جا جا
بوسے جو طلب لب کے کئے بولا پریرو	۶	جا یاں سے چلا جا رے چلا جا رے چلا جا
۷	مدت سے ولی جھانجھ میں ہی ہاتھ سے دل کے تو بھی تو جگر آہ کی نوبت کو بجا جا	
غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا	۸	بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
لکھا ہے صفحۂ ایجاد پہ مصور صُنع	۹	قلم سے موئے کمر کی نگار ناز و ادا
چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سے	۱۰	سہی قدوں کا مکاں جویبار ناز و ادا
سنا ہے خضر سے فلکے یہ حرف تازہ تر	۱۱	بہارِ جلوۂ خط سے ہے بہار ناز و ادا
ولی پڑا ہے نظر جب سے وہ کمال ابرو	۱۲	ہزار دل سے ہوا ہوں شکار ناز و ادا
	ولہ	
دل کو بھاتی ہے دلربا کی ادا	۱۳	جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا
گرچہ سب خوبرو ہیں خوب ولے	۱۴	قتل کرتی ہے میرزا کی ادا
نقش دیوار کیوں نہ ہوں عاشق	۱۵	حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا
گل ہوئے غرق آب شبنم میں	۱۶	دیکھ اُس صاحب حیا کی ادا
اشک رنگین میں غرق ہے ہر دم	۱۷	جنے دیکھی ہے اوس حنا کی ادا
حرف بیجا بجا ہے گر کہہ دوں	۱۸	دشمن ہوش ہے پیا کی ادا
اے ولی درد سر کی دارو ہے	۱۹	مجھہ کو اوس صندلی قبا کی ادا

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا	۱	سحر ہے سروگل جبین کی ادا
گر ہے مطلوب تجکو نقش مراد	۲	دیکھ لے اس لبوں کی چین کی ادا
موج دریا کو دیکھنے مت جا	۳	دیکھ اس زلف عنبریں کی ادا
۴	لے ولی دل کو آب کرتی ہے نگہِ چشم شرمگیں کی ادا	
ترے فراق میں دلکو کیا ہوں بندہ جدا	۵	کیا ہوں خال پہ اب مجھے دل سپند جدا
ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیبو نسے	۶	ہوا ہے دل میرا اب مجھسے دل پسند جدا
نہ دوسروں کیطرح دلمیں بوجھ تو مجکو	۷	کہ اہل عیش جدے ہیں یہ دردمند جدا
میں تجکو شمع کے ہر رنگ کسطرح سے کہوں	۸	کہ نخل موم جدا سرو سربلند جدا
تری یہ رخ کو اور ابرو کو دیکھ اے ظالم	۹	جلا ہے مہر جدا اور گلا ہے چند جدا
تری جھلک جو ذرہ آئینے میں دیکھی ہے	۱۰	ہے تپ سے مہر بھی بیتاب اور سپند جدا
ترے لبوں کی حلاوت سے یوسف مصری	۱۱	شکر گھلی ہے جدا اور گھلا ہے قند جدا
ترے جو قد سے رکھی دلمیں نیشکر نے گرہ	۱۲	تو کھینچ پوست کیا اوسکا بند بند جدا
۱۳	ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا	
اوسکے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا	۱۴	معتبر کب ہے حسن دو رنما
باعثِ نشۂ دوبالا ہے	۱۵	حسن صورت کے ساتھ حسن ادا
لے گل باغ حسن منہہ سے ترے	۱۶	جلوہ پیرا ہے رنگ و بوئے صبا
ماہِ نو اون بھوؤں پہ کرکے نظر	۱۷	سوئے مغرب چلا ہے رولقفا
سرخرویوں میں بس سر آمد ہے	۱۸	اوس قدم کے اثر سے رنگ حنا
نہیں گل اوسکے منہہ سا عالم میں	۱۹	قایل اوس بات کی ہے باد صبا

۱	ہوا تیری جدائی کے سبب اے نورِ عین دل	برنگ مردمک آنکھوں کا پردہ ہے کفن میرا
۲	لگی پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوائی	اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں سخن میرا
۳	اس نازنیں ادا میں اعجاز ہے سراپا	خوبی میں گلرخوں سے ممتاز ہے سراپا
۴	تیغ نگہ کو تیری دیکھا نگاہ کر کر	عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا
۵	جو ہیں ادا شناس اور جنکی ہے عالی فکر	اُس قد کو دیکھ بولے یہ ناز ہے سراپا
۶	اکبار لطف تو کر عیسے نفس کہاں ہے	جاں بخش مجکو تیری آواز ہے سراپا
۷	کب ہو سکیں جہاں کے دلبر ترے برابر	تو حسن اور ادا میں اعجاز ہے سراپا
۸	مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے	ہر چند حسب ظاہر طناز ہے سراپا
۹	اے گلعذار غنچہ دہن اب چمن میں آ	گل سر پہ رکھ کے شمع سا اِس انجمن میں آ
۱۰	جوں طفل اشک بھاگ نہ میری نظر سے تو	اے نور چشم نور سا میری نین میں آ
۱۱	کب تک رکھو گے غنچۂ لب کو تم اپنے بند	اے نوبہار باغ محبت سخن میں آ
۱۲	رخسار گل سے رنگ اوڑے اوس کی نمط	اے آفتاب حسن ذرا تو چمن میں آ
۱۳	تجھ عشق سے کیا ہے ولی دل کو مست غم	سرعت سے اے مغنی بیگانہ من میں آ
۱۴	تن پیس سرمہ کر کے بسا اُس نین میں جا	ہو بوئے گل بسا ہوں تیری پیرہن میں جا
۱۵	ہر تار زلف میں تیرے اب سیر جا کروں	یاد صبا کا سات لیا ہوں چمن میں جا
۱۶	آتش نے تجھ جمال کے جلوہ کو دیکھ کر	کی نسبت خاکساری سے اپنی کفن میں جا
۱۷	جگ میں جو اعتبار نہ پایا تیرے قریں	کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن میں جا
۱۸	مانند خوں عقیق ولی گلگے بہہ چلیں	شہرت پڑی جو اشک کی میرے یمن میں جا

۱	بے قصد اب پہ اپنے آتا ہے لفظ تمکین	دیکھا ہے جب سے تیری رفتار کا تماشا
۲	بس رشتۂ بلا کو ڈالا گلے میں اپنے	دیکھا جو اس صنم کے زنار کا تماشا
۳	تب سے ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑا ہے	دیکھا ہی جب سے تیری دستار کا تماشا
۴	موسے اگرچہ دیکھے تجھ نور کا تماشا	اسکو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا
۵	اے رشک باغ جنت تجھ پر نظر کرے تو	رضواں کو ہوئے دوزخ پھر حور کا تماشا
۶	روز سیاہ اسکے مو مو سے جلوہ گر ہے	زلفوں میں جب کہ دیکھا دیجور کا تماشا
۷	کثرت کے بھولنے میں خالی نہیں ہیں عارف	بس ہے موحدونکو منصور کا تماشا
۸	ہے جس سے یادگاری وہ جلوہ کر رہا ہے	چینی میں دیکھ آکر فغفور کا تماشا
۹	وہ سر بلند عالم از بسکہ ہے نظر میں	ہے آسمان سے ظاہر جوں دور کا تماشا
۱۰	اب عشق میں ولی کے آنسو امنڈ چلے ہیں	اے بحر حسن آ دیکھ اس پور کا تماشا
۱۱	ہے فیض سے جہاں کے دل بافراغ میرا	مرہم کا اب نہیں ہے محتاج داغ میرا
۱۲	اسباب سے جہاں کے ہوں بےغرض سدا ہی	بن تیل اور بتی روشن چراغ میرا
۱۳	اس مہ نے جلوہ گر ہو دلکو کیا منور	ہے آج آسماں کے اوپر دماغ میرا
۱۴	اب دل کے آ چمن میں کر اک نظر تماشا	داغوں کے ہیں گلوں سے روشن یہ باغ میرا
۱۵	از بسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں	مشکل ہوا اجل کو ملنا سراغ میرا
۱۶	ہوا ہے سیر کا مشتاق بیتابی سے من میرا	چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا
۱۷	میرے دلکی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں	ضعیفی سی ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا
۱۸	نہیں ہے شوق مجکو باغ کی گلگشت کا ہرگز	ہوا ہے جلوہ گر داغوں سی سینے کا چمن میرا

تیری غم میں اشک ای رنگیں ادا گلگوں ہوا	۱	غیرتِ گلزارِ جنت دامنِ پرخوں ہوا
ہے پسندِ طبعِ عالی مصرعِ سروِ بلند	۲	جب سے گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
راتدن اشکوں سے اپنا شاستر کرتا ہے تر	۳	اے برہمن دیکھ تجھ کو بید خواں مجنوں ہُوا
گر نہیں ہے خنجرِ مژگانِ خوباں کا شہید	۴	دامنِ صد چاک گل کس واسطے پرخوں ہوا
۵	ہر غزل میں وصف لکھتا ہی تیرے بے اختیار اُس نگاہِ با ادا سے جب وَلی ممنوں ہوا	
میٹھے لبوں سے پھیکا تیری انگبیں ہوا	۶	چینِ جبین کو دیکھ خجل نقشِ چیں ہوا
اب دل کے دایرہ میں سویدا ہی بوجھ تو	۷	تیرا خیالِ خال مجھے دلنشیں ہوا
رہتا ہے تو جہاں تجھے واں دیکھتا ہوں میں	۸	دل یاد میں تیری یہہ میرا دوربیں ہوا
اس یار کی گلی کو سمجھہ کر عجب مکاں	۹	آس لا شہرِ لامکان میں یہ دل جا مکیں ہوا
تیرا خیالِ زلف کہ وہ رشکِ مشک ہے	۱۰	عنبر سے موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا
۱۱	بیشک ہے آج مجکو ولی دستگاہِ جسم اس کا خیال دل میں ہی نقش و نگیں ہوا	
تخت جن نے خانمانکا دشت ویرانی ہوا	۱۲	فرق پر اوسکے بگولا تاجِ سلطانی ہوا
کیوں نہ صافی اُسکو حاصل ہووے مثلِ آئینہ	۱۳	اپنے جوہر کی حیا سے سر بسر پانی ہوا
زندگی ہے جسکو دایم عالمِ باقی میں یار	۱۴	جلوہ گر کب اوسکے آگے عالمِ فانی ہوا
بیکسی کے حال میں اک آن میں تنہا نہیں	۱۵	غم ترا سینے میں میرے ہمدمِ جانی ہوا
۱۶	اے وَلی غیرت سے سورج کیوں جلے ہی راتدن خلق میں وہ ماہ رشکِ ماہِ کنعانی ہوا	
دیکھا ہے جنے تیرے رخسار کا تماشا	۱۷	دیکھے نہ مہر کے وہ انوار کا تماشا
ای رشکِ باغِ جنت جب سے جدا ہوا ہوں	۱۸	دوزخ ہے مجکو تب سے گلزار کا تماشا

۱	عــزلِ مجنون کے بعد مجھکو ولی	صوبۂ عاشقی بحال ہوا
۲	جب تجھ عرق کے وصف مین جاری قلم ہوا	عالم میں اسکا نام جواہر رقم ہوا
۳	نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ہی جسنے دل	وہ دائرۂ عشق کے ثابت قدم ہوا
۴	تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھہ قلم	مشہور خلق میں وہ عطارد رقم ہوا
۵	طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ دادخواہ	جس بیگنہ پہ تیری نگہ سے ستم ہوا
۶	بے منت شراب ہوں سرشار انبساط	تیرا خیال چشم مجھے جام جم ہوا
۷	جسنے بیان لکھا ہی میرے رنگ زرد کا	اسکو خطاب غیب سی زرین رقم ہوا
۸	شہرت ہوئی ہے جبسے تیرے شعر کی ولی	شایق تیرے سخن کا عرب تا عجم ہوا
۹	تصویر تیری دیکھکر سارا جہاں حیراں ہوا	کوچے میں جاکر زلف کے دل اپنا سرگرداں ہوا
۱۰	ابرو کی کشتی مت چھپا اسوقت ای بیدادگر	گردش سی تیری چشم کے عالم میں سب طوفاں ہوا
۱۱	یہ تل نہیں رخ پر تیری یہ دل ہی اوسکا اے صنم	زلفونکو تیری دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا
۱۲	سنبل پھنسا ہی دام میں زلفونکو تیری گلبدن	تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قرباں نافرماں ہوا
۱۳	وہ عاشقی کے کیش میں ثابت قدم ہے اے ولی	تجھ سے کماں ابرو پہ جو دل جان سی قرباں ہوا
۱۴	وہ میرا مقصود جان و تن ہوا	ذکر جس کا گردش سمرن ہوا
۱۵	مثل مینائے شراب بزم حسن	حوض دل کا عکس سے روشن ہوا
۱۶	نور کا ہے گنج یہ تیرا جمال	حسن کے گوہر کا دل معدن ہوا
۱۷	بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے	دل میرا صافی میں جوں درپن ہوا
۱۸	یہہ ولی ہے مرجع ہر جزو و کل	وہ میرا مقصود جان و تن ہوا

گلزارِ مجلس میں صبا تھی راستی کی گفتگو	۱	شمشاد پر اوس سرو کا آکر سخن بالا ہوا
آنکھوں کا سرمہ دیکھکر کہتے ہیں سب جادوگراں	۲	عشاق کی تسخیر کو یہ سحر بنگالا ہوا
مستی میں روزِ حشر تک کونین کو بھولا ہے وہ	۳	جو جامِ چشمِ یار سے مے پیکے متوالا ہوا
کرتے ہیں زخمی خلق کو مردم تری آنکھوں کے اب	۴	ہر موئے مژگاں ہاتھ میں ہر ایک کے بھالا ہوا
جلتی ہے دوزخ رات دن تیرے گلی کے رشک سے	۵	مشتاق اسکی دید کا جنت سے بھی بالا ہوا

۶
لے چشم کی شمشیر کو اور چتر ولی کے دل پہ آ
تیرے شکارستان کا یہ نخچیر ہے پالا ہوا

جب صنم کو خیالِ باغ ہوا	۷	طالبِ نشۂ فراغ ہوا
فوجِ عشاق دیکھ ہر جانب	۸	نازنیں صاحبِ دماغ ہوا
سرخیِ لب کے رشک سے گل رو	۹	جگر لالہ داغ داغ ہوا
دل عشاق کیوں نہ ہو روشن	۱۰	جب خیال صنم چراغ ہوا

۱۱
اے ولی گلبدن کو باغ میں دیکھ
دل صد چاک باغ باغ ہوا

جلوہ گر اُس کا جب جمال ہوا	۱۲	نورِ خورشید پایمال ہُوا۔
فیضِ تشبیہِ قدِ دلبر سے	۱۳	سرو گلزار میں نہال ہُوا
نشۂ سبزۂ خطِ خوباں سے	۱۴	والیِ عالمِ خیال ہُوا۔
یاد کر ابرووں کی بیت بلند	۱۵	ماہِ نو صاحبِ کمال ہُوا۔
دیکھ تیری نگاہ کی شوخی	۱۶	ہوشِ عاشق رمِ غزال ہُوا
حسن اُس دلربا کا مدت سے	۱۷	عکسِ آئینۂ خیال ہُوا
جسنے دیکھی تیرے بھوؤں کی تیغ	۱۸	پھر کے جینا اُسے محال ہُوا
وصف میں تجھ بھوؤں کے یک مصرع	۱۹	مصرعِ ثانی ھلال ہُوا

۱ تجھ زلف کے مشتاق کو عنبر عطر سے کام کیا — طالب جو تیرے لب کے ہیں ان کو شکر سے کام کیا

۲ بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر — اس عاشق جانباز کو نفع و ضرر سے کام کیا

۳ جو بھید سے واقف نہیں اور طعن عاشق پر کہیں — اس عاشق جانباز کو اس بیخبر سے کام کیا

۴ غافل قیامت میں ولا اپنے کیے کو پائیں گے — جو کام میں ہیں یاں درست ان کو ضرر سے کام کیا

۵
یہ شعر سن اور دل سے تو حرص و ہوا کو دور کر
میرا سخن جس پاس ہو اس کو گہر سے کام کیا

۶ اس مہر عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ہوا — ہر خوبرو کے حسن کے جلوے سے بے پروا ہوا

۷ دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے ایک نظر — وہ نقطۂ خال سیہ سا بے سر و بے پا ہوا

۸ جس وقت تیرے قد کتیں تولا ہے شاعر فکر میں — اس وقت سے عالم میں بس نرخ سخن بالا ہوا

۹ ہیں صلح کل سے گوہر اب میرے سخن سے جلوہ گر — از بسکہ وسعت دل میں ہے سو دل میرا دریا ہوا

۱۰
پایا ہے جگ میں اے ولی وہ لیلی مقصود کو
جو عشق کے بازار میں مجنوں صفت رسوا ہوا

۱۱ آتش الفت میں اب دل جل کے انگارا ہوا — اس کے اوپر جلنے کو دل جوں عنبر سارا ہوا

۱۲ دیکھی جو آیت کی مہر جب مصحف رو میں تیرے — ہیبت سے جی زیر و زبر ہمشکل سیپارا ہوا

فرہاد کے تیشے سے بھی مجکو سوا ہے غم ترا — پر آہ دل کے چیرنے کو سینے پر آرا ہوا

۱۳ گلشن میں ہے اس خلق کی وہ رخ ترا اے رشک گل — شبنم عرق کا جب اوڑا افلاک کا تارا ہوا

۱۴ مجھ چشم کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی — یوسف کے دیکھے پر جوان پھر آنخ نظارا ہوا

۱۵ مارا ہے جس کو اے صنم وہ رات دن تجھ پاس ہے — دامن کو لپٹا گرد ہو تجھ راہ کا مارا ہوا

۱۶
غافل نہ رہ اے سنگدل ہرگز ولی کے حال سے
جس آہ کی آتش کو سن خارہ کا دل پارا ہوا

۱۷ رخ پر ترے تل دیکھ یہ لالہ کا دل کالا ہوا — تجھ دور خط سے طوق جوں مہتاب پر ہالا ہوا

۱ دیکھا ہے اک نگہ میں حقیقت کے ملگ کو — جب بیخودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

۲
تیرا یہ شعر جگ میں موثر ہے اے ولی
دل میں ہر اک کے تیرے سخن نے اثر کیا

۳ خدا نے سخ پہ تیرے باب حسن باز کیا — قدِ بلند کو تیرے تمام ناز کیا

۴ یہ منہ تیرا ہی جون مسجد بھنوین ہیں جون محراب — ادا میں انکھوں سے وان عشق کی نماز کیا

۵ گھلا ہون شمع نمط اِس نگہ کی یہ تو سے — کہ جس کی یاد کی آتش نے تن گداز کیا

۶ فدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل و جان کو — کہ مجکو شورِ قیامت سے بے نیاز کیا

۷ کمند شوق میں کھینچا ہے خوبرویون کو — تیری حکایتِ گیسو کو جب دراز کیا

۸
ولی اپس کے قدمبوسی کے شرف سے مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

۹ صحن گلشن میں جب خرام کیا — سروِ آزاد کو غلام کیا

۱۰ حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ — کہ تجھے حافظ کلام کیا

۱۱ کاملیت کا تجھ کو تھا دعوے — حق نے دعوے اتر اتمام کیا

۱۲ گلرخاں خوف سے ہوئے اک سو — تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا

۱۳ وہ بھنویں کیوں نہ ہم سے ہون بانکی — ماہ نو نے جسے سلام کیا

۱۴ غمزۂ شوخ نے یہ نیم نگاہ — کام عشاق کا تمام کیا

۱۵ حق نے تجھ قد کو دیکھ مثل الف — خوش خطوں کا تجھے امام کیا

۱۶ کافِ کوفی ہے اُس کمر کا پیچ — سب نے اس کو سر کلام کیا

۱۷ تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے — دل سیماب میں مقام کیا

۱۸ تا کہیں خلق تجکو ماہ تمام — زلف کو تیرے حق نے لام کیا

۱۹ نام تیرا ولی نے اے اکمل — شوق سے ورد صبح و شام کیا

۱	سبز بختوں میں مجھے کہتے ہیں	وصف تجھ خط کا جو تحریر کیا
۲	جز الم ہمکو ہوا کیا حاصل	عشق نے پیر کو جب پیر کیا
۳	شمع کی طرح جلی اس کی زبان	جس نے تجھ سوز کو تقریر کیا
۴	گریہ و گرد ملامت سے دلی خانۂ عشق کو تعمیر کیا	
۵	کشور دل کو تیرے ناز نے تسخیر کیا	فوج مجنوں کو تری زلف نے زنجیر کیا
۶	پیچ سے نقد دل عاشق بیتاب کو لے	زلف کو کھول پر پر و نے گرہگیر کیا
۷	عاشقی راز سمجھ مجھ سے ہوا ہے بیزار	نقد دل دے کے میں دلدار کو دلگیر کیا
۸	نالۂ شوق نے شعلہ کی زباں سے جوں برق	ورد میں شوق کی جا عشق کی تقریر کیا
۹	کیونکہ ذرات جہاں تجھکو پرستش نہ کریں	حق نے تجھ حسن کو خورشید جہانگیر کیا
۱۰	گرد غم آب نین درد کے معمار نے سے	خانۂ عشق جگر سوز کو تعمیر کیا
۱۱	اے نہ آئی شوخ کی زلفوں کی سیاہی لیکر قصۂ حال پریشان کو تحریر کیا	
۱۲	مستی نے تجھ نگہ کی مجھے بے خبر کیا	دل کو میرے بھوؤں نے تری جوں بھنور کیا
۱۳	تجھ قد نے اہل دید کو عالی نظر کیا	اس رخ نے شوق بدر کا دل سے بدر کیا
۱۴	تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کو دل میں رکھ	سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا
۱۵	تجھ مہر کا ہوا ہے دل وجان سے مشتری	جب سے ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا
۱۶	تبسے ہوا ہے محمل لیلیٰ کی شکل دل	جب سے ترے خیال نے دلمیں گزر کیا
۱۷	جوں سرو بیخزاں ہے جہاں میں وہ سبزبخت	تیرے قد بلند پہ جس نے نظر کیا
۱۸	ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تھی	تیرے دہن کو دیکھ سخن مختصر کیا
۱۹	تیرا عذار دیکھ اوڑا رنگ برگ گل	پید البوں سے تیرے تو شہد و شکر کیا

۱ اے ولی جب سے کیا عشق میں تحصیل جنون
روح مجنوں نے اپس کا مجھے استاد کیا

۲ جس وقت اے پریرو تو بے حجاب ہوگا — ذرہ ہر اک چمک سے جوں آفتاب ہوگا
۳ مت جا چمن میں لالہ بلبل پہ مت ستم کر — گرمی رخ سے تیری گل گل گلاب ہوگا
۴ نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کو لے کر — سینے کا عاشقوں کے اب فتح باب ہوگا
۵ مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن — وہ دیکھ تاب رخ کی بس آب آب ہوگا
۶ رکھتا ہے کیوں جفا کو مجھ پر روا اے ظالم — محشر کے روز تجھ سے میرا حساب ہوگا
۷ مجکو ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی — انکھوں کو دیکھ تیری عالم خراب ہوگا

۸ ہاتف نے یوں دیا ہے مجکو ولی بشارت
اس کی گلی میں حاصل مقصد شتاب ہوگا

۹ اس قد سے جس چمن میں وہ نونہال ہوگا — کیا سرو کیا صنوبر ہر اک نہال ہوگا
۱۰ آویگا جب سخن میں وہ مایۂ لطافت — شرمندہ اس کے آگے آب زلال ہوگا
۱۱ عالم میں جو ہوا ہے طالب تری بھوؤں کا — اس کے نگین دل پر نقش ہلال ہوگا
۱۲ ہے اس کے حق میں ہر شب مانند روز محشر — جس کو وصال جاناں خواب و خیال ہوگا
۱۳ معنی کی ہے چمن کا جو بلبل معانی — اس گلبدن کا دیکھیں رنگ خیال ہوگا
۱۴ جوں شمع گر پڑیں گے شرمندگی سے گل رو — جس انجمن میں یار وہ مہ جمال ہوگا

۱۵ البتہ وصف تیرے لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہوگا

۱۶ دل میں جب عشق نے تاثیر کیا — فرد باطل خط تقدیر کیا
۱۷ بند کرنے کو دل وحشی کے — دام رہ زلف گرہ گیر کیا
۱۸ موج رفتار نے تجھ قد کی صنم — سرو آزاد کو زنجیر کیا

۱ تک ولی کی طرف نگاہ کرو
منتظر ہے جمال روشن کا

۲ ہر طرف ہے جگمیں روشن نام شمس الدین کا
چین میں ہے شور جس کی ابروئے پرچین کا

۳ منہ پہ سے رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سنکر سخن تیرے لب رنگین کا

۴ ہے ترے ہر مو سے روشن جلوہ گر رنگ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیویں درس سب تمکین کا

۵ دیکھ ان پلکوں کو بولے عاشق جانباز یون
مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یہ شاہین کا

۶ صورت تسکین نہیں رہتی مگر اس حال میں
اے ولی جب یار پوچھے حال مجھ مسکین کا

۷ بدخشاں میں پڑا ہے شور تیرے لعل رنگین کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچین کا

۸ عجب کیا ہے اگر ساقی فلک کا اے کمان ابرو
تری مجلس میں لا دے جام روشن ماہ سیمین کا

۹ لکھا اے ظالم خونخوار و صیاد دل عاشق
تری مژگان نے میرے دل پہ اب مضمون شاہین کا

۱۰ اٹھے شیریں ادب سے ہی یقین تعظیم کو اس کی
جو کوئی کوہکن کھولے سخن اس اہل تمکیں کا

۱۱ ولی اس طبع کا گلشن گل معنی سے ہو روشن
جو کوئی دل میں کرے مسکن مرے اشعار رنگین کا

۱۲ اہل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
سرو کو بند غلامی سے لبس آزاد کیا

۱۳ اس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پہ لازم
بلبل باغ نے ہے مصحف گل یاد کیا

۱۴ روز ایجاد تری چشم سے اے نور نظر
حسن کے فرد پہ دیوان ازل صاد کیا

۱۵ جس نے عشاق کے چہرے کو دیا رنگ نیاز
معنیٔ ناز کو قد سے تیرے ایجاد کیا

۱۶ سب سے ممتاز ہوا سلسلۂ معنی میں
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا

۱۷ سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

۱۸ یاد نے آج تیری دلبر شیریں حرکات
آہ کو دل پہ میرے تیشۂ فرہاد کیا

۱ کرتا ہے اس کے زلف کی تعریف اے وؔلی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

۲ کیا ہے جب سے دعویٰ شاہِ خوباں کی غلامی کا
علم بر پا ہوا ہے تب سے میری نیکنامی کا

۳ اسے دشوار ہے جگمیں نکلنا غم کے پھندے سے
ہے دیکھا جس نے بر میں تیرے جامہ بسؔ و دامی کا

۴ اگرچہ خواجۂ بستان سر اریحان تھا لیکن
ہوا خط کو تیرے یاقوت لب سر خط غلامی کا

۵ ہوا جوہر شناسِ تیغ معنی اے ہلال ابرو
کہ جس نے درس پایا ہے اس ابرو سے حسامی کا

۶ پریرویوں کے کوچہ میں خبرداری سے جا اے دل
کہ اطرافِ حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا

۷ لیے فرہاد کے مانند کوہِ بیستوں میں جا
اگر قصہ سُنے خسرو تری شیریں کلامی کا

۸ لگے جوں نخل ماتم سرو گلشن اسکی انکھوں میں
تماشا جس نے دیکھا ہے صنم کی خوش خرامی کا

۹ سخن سنج آپ کے گر حسن عالمگیر کو دیکھیں
نلاویں پھر زبان پر ذکر وہ خوبان نامی کا

۱۰ حقیقت سے تیری واقف ہوں کہ مدت سے اے زاہد
عبث انسوں کو پیکر تو نہ کر اظہار خامی کا

۱۱ ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیں دیکھ ایساؔ تی
بیاضِ گردنِ مینا یہ اب دیوان جامی کا

۱۲ باغ ہے نام اس کے جوبن کا
دل بنا بلبل اس کے گلشن کا

۱۳ جامہ زیبوں کا قُرب ترک ہو کیوں
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

۱۴ اے زبان کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیانِ روشن کا

۱۵ حکمتِ عشق بوعلی سے پوچھ
ہے وہ قانون شناس اس فن کا

۱۶ آئینہ تجھ سے ہو کے ہمزانو
حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا

۱۷ یار تیری نگہ سے امن میں ہیں
خوف کیا مفلسوں کو رہزن کا

۱۸ دل صدپارہ باندہ پلکوں سے
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

۱۹ ہے نگہ سے تیری بسانِ علل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا

۱ مثلِ یاقوت خط میں ہے شاگرد — ساغرِ مے مدام اس لب کا
۲ سبزۂ و برگِ لالہ رکھتے ہیں — شوق دل میں ودام اس لب کا
۳ غرقِ شکر ہوئے ہیں کام و زبان — جب لیا میں نے نام اس لب کا

۴ ہے ولی کو زبان کی لذت
ذکر ہر صبح و شام اس لب کا

۵ تری زلفوں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا — ہوا ہے اس کے جلوے سے پریشان حال عاشق کا
۶ نہیں حاجت بیاں کی تا کہے اپنی زبان سے وہ — عیاں ہے اشک کے طومار سے احوال عاشق کا
۷ نجاوے ملکِ بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر — زمینِ بیقراری میں گڑا ہے نال عاشق کا
۸ تیرا دل اے پری رو گر نہیں ہے طالبِ شہرت — تو اپنا منہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا
۹ طرف دلدار کے جاوے اگر بخت آزمائی کو — کرے اس کا تغافل آ کے استقبال عاشق کا
۱۰ صنم کی ابروئے کج نے کیا ہے دل کو سرگردان — کرو معلوم ابن چوگان و گو سے حال عاشق کا
۱۱ جہاں جاتا ہوں واں آتا ہے سائی کی طرح پیچھے — تیری الفت نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا
۱۲ نہو دے چرخ کی گردش سے اس کے حال پر گردش — بجا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا
۱۳ نہیں دام محبت سے نکلنا اس کو اب ممکن — تیری آنکھوں کے ڈورے دل سے تبہ ہے حال عاشق کا
۱۴ نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت — برنگِ ابرِ دریا بار ہے رومال عاشق کا

۱۵ ولی یہ مصرعِ رنگیں ہوا ہے حرزِ جان و دل
فدا ہے عشق میں دل بر کے جان و مال عاشق کا

۱۶ مجھ درد پر دوانہ کرو تم حکیم کا — بن وصل کیا علاج برہ کے سقیم کا
۱۷ دیکھا ہے قد و زلف و دہن جب سے یار کا — تب سے کیا ہے ورد الف لام میم کا
۱۸ جنت میں کب وہ دیتے ہیں رضوان کو مرتبہ — جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا
۱۹ نزدیک اس کے قدر نہیں میرے اشک کی — عالم میں گرچہ رتبہ ہے درِ یتیم کا

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسنِ بیحجاب اس کا	1	بغیر از دیدۂ حیران نہیں جگ میں نقاب اس کا
ہوا ہے مجھ پہ شمع بزم یکرنگی سے یو روشن	2	کہ ہر ذرہ اوپر تاباں ہے دایم آفتاب اس کا
کرے عشاق کو جوں صورت دیوار حیرت سے	3	اگر پردے سے وا ہووے جمال بیحجاب اس کا
سجن نے اک نظر دیکھا نگاہِ مست سے جسکو	4	خرابات دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا
میرا دل پاک ہے از بس ولی زنگ کدورت سے	5	ہوا جوں جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا
سنا دے مہربانی سے مجھے کوئی سلام اس کا	6	کہاوں آخری دم تک بجان منت غلام اسکا
اگرچہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن	7	تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اسکا
محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجکو	8	لکھا ہے صفحۂ سینہ پہ خون دل سے نام اسکا
برنگ لالہ لیکر جام نکلے اس زمین سے جم	9	اگر بخشے تکلم سے می جان بخش جام اس کا
کفر کو توڑ دل سے ولیں رکھکر نیت خالص	10	ہوا ہے رام بن حیرت سے جا لکھمن سے رام اسکا
ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میری جنوں آگے	11	کہ جوں ہے حسن لیلیٰ بے تکلف تا بنام اس کا
کرے آزادگی اپنی گرفتاری اوپر قربان	12	جو دیکھے اک قدم بھر سرو گلشن میں خرام اسکا
زبان تیشے کی سمجھے وہ زبان فصحائے دیگر کی	13	اگر فرہاد دل جا کر سنے شیریں کلام اس کا
ولی دیکھا جو ساقی کی دو آنکھوں کو دو جام ے	14	ہوا ہے بیخبر لیکن ہے خواہانِ دو جام اس کا
روح بخشی ہے کام اس لب کا	15	دم عیسیٰ ہے نام اس لب کا
منطق و حکمت و معانی پر	16	مشتمل ہے کلام اس لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز	17	آب حیوان سے جام اس لب کا
رنگ یاقوت کے قلم سے لکھو	18	خط پرستو پیام اس لب کا
جنت حسن میں کیا حق نے	19	حوض کوثر مقام اس لب کا

۱ کرے تا اس شکر لب سے طلب اک بوسۂ شیریں — میرے دل نے لیا ہے اس سبب شیوہ گدائی کا

۲ سجن کی انجمن میں طبع روشن تب بنے ہر اک — ولی چرچا ہو مجلس میں طبیعت آزمائی کا

ولہ

۳ زخمی ہے جلاد فلک تجھ غمزۂ خونریز کا — ہے شور دنیا میں سدا تجھ زلف عنبریز کا

۴ تجھ صاحب بیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کو — دل جا پڑے حیرت منے نقاش رنگ آمیز کا

۵ ای عیسوی دم لگنے پایا وہ عمر جاودان — عالم میں جو بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

۶ تب سے ہوا ہے دل میرا کان نمک کی بانمک — جب سے سنا ہے شور میں نے حسن شور انگیز کا

۷ یوں شعر تیرا اے ولی مشہور ہے آفاق میں
مشہور ہے جیسا سخن اس بلبل تبریز کا

۸ گزر ہے اس طرف ہر بوالہوس کا — ہوا او ہاں وا مٹھائی پہ مگس کا

۹ رقیبوں کو ندے گھر جگہ یار — چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

۱۰ نگہ سے تیری ڈرتے ہیں نظر باز — سدا ہے خوف وزدوں کو عسس کا

۱۱ سجن رنگیں ادا ہر اک سے مت مل — اگر مشتاق ہے تو رنگ و رس کا

۱۲ ولی کو ٹک دکھا دے صورت اپنی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

۱۳ چاروں طرف کھلا ہے گلزار رنگ و رس کا — اس سیر جانفزا سے سینہ کھلا ہوس کا

۱۴ رخ دیکھنے سے تیرا اے آفتاب طلعت — مشتاق دل سے میرے شعلہ اٹھا نفس کا

۱۵ سب دلبروں میں تجکو حق نے دیا فضیلت — ہوتا ہے مدرسوں میں چرچا تیرے درس کا

۱۶ یاں ہیم کے بھنور میں اٹکی ہے کشتی عقل — اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

۱۷ پھر پھر ولی تیرے پاس آیا ہے مثل سائل
میٹھے لبوں کا تیرے پایا ہے جب سے جس کا

۱ سرکشی آتش مزاجی ہے سبب — ناصحوں کی گرمی بازار کا

۲ اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
۳ جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

۴ یاد کرنا ہر گھڑی اس یار کا — ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا
۵ آرزوئے چشمۂ کوثر نہیں — تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا
۶ عاقبت ہووے گا کیا معلوم ہے — دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا
۷ کیا کہے تعریف دل ہے بے نظیر — حرف حرف اس مخزن اسرار کا
۸ گر ہوا ہے طالب آزادگی — بند مت ہو سبحہ و زنار کا
۹ مسند گل منزل شبنم ہوئی — دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

۱۰ اے ولی ہونا پری رو پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

۱۱ گر میری طرف ہو گزر اس شوخ سیمبر کا — سب رہ میں کروں فرش ایسی نور نظر کا
۱۲ مقصود کا نثار کروں حلوۂ بے دود — ہاتھ آئے تیرے لب سے اگر تنگ شکر کا
۱۳ اے نور نظر جب سے تو آیا ہے نظر میں — پلکوں کو کیا نشانہ تیری موئے کمر کا
۱۴ شرمندہ ہو دیکھے جو تیرے رخ کو سکندر — بالفرض بنا دے اگر آئینہ قمر کا

۱۵ جوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار
مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

۱۶ کیا ہے جب سے موہن نے طریقہ خود نمائی کا — چڑھا ہے آرسی پر تب سے رنگ حیرت فزائی کا
۱۷ تو اپنی زلف کافر کیش کا لٹکا اسے دکھلا — کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
۱۸ اجازت ہو جو سورج کو تو آوے سر سے وہ چل کر — کہ ہے شوق اسکو تیری آستانپر جبہ سائی کا
۱۹ مرے ولی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم — کہ جوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا

جب سے تیری زلف کو دیکھا ہے زاہد نے صنم	۱	ترک کر تسبیح کو مشتاق ہے زنار کا
دل کو میرے تب سے حاصل ہوگیا ہے پیچ تاب	۲	جب سے دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھ گلی کی خاک رہ جب سے ہوا ہوں اے مسیح	۳	تب سے تیر انقش پا ہی تکیہ مجھ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں تیرے رخ کا چمن	۴	پھر نہ دیکھیں زندگی میں منہ کبھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے میرے اشک سے پایا ہے فیض	۵	ابر نیساں عبد ہے مجھ چشم گوہر بار کا
	۶	ٹک اپس کا رخ دکھا اے راحت جان و جگر ایک مدت سے ولی مشتاق ہے دیدار کا
نیں شوق اس کے دل میں کبھی لالہ زار کا	۷	مشتاق ہے جو اس کے رخ آبدار کا
آتا نظر ہے پنجۂ خورشید رعشہ دار	۸	دیکھا ہے جب سے دست نگاریں نگار کا
ہر ذرہ اس کی چشم میں لبریز نور ہے	۹	دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا
طاقت نہیں کسی کو کہ یک حرف سن سکے	۱۰	احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا
	۱۱	آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز سے اس شوخ کو خیال اگر ہو شکار کا
دیکھنا ہر صبح تجھ دیدار کا	۱۲	ہے مطالع مطلع الانوار کا
بلبل و پروانہ کرنا دل کیتیں	۱۳	کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا
صبح تیرا درس پایا تھا صنم	۱۴	شوق دل محتاج ہے تکرار کا
سینۂ مہتاب پر اے شمع رو	۱۵	داغ ہے تجھ حسن کے انوار کا
دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب	۱۶	پیچ تیرے طرۂ طرار کا
جو سنا تیرے دہن سے اک سخن	۱۷	بھید پایا نسخۂ اسرار کا
چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت	۱۸	جا تماشا دیکھ اس رخسار کا
آرسی کے ہاتھ سے ڈرتا ہے خط	۱۹	چور کو ہے خوف چوکیدار کا

۱ تیرا خط خضر رنگ اے شوخ — سلطان ہے خشکی و تری کا
۲ تو سر سے قدم تلک جھلک میں — گویا ہے قصیدہ انوری کا
۳ خورشید سے ہمسری کرے ہے — چیرا تیرے سر اوپر زری کا
۴ اے غنچہ نہ فخر کر کہ یہ دل — تکمہ ہے پیا کی بکتری کا
۵ پایا ہے جو کوئی دولت فقر — مشتاق نہیں سکندری کا
۶ پھیکی لگی اس کو شان دولت — جو پائے مزا قلندری کا

۷ کہتا ہے ولی پکار یہ بات
بندہ ہوں میں اس کی دلبری کا

۸ نظر آیا مجھے اک شہ جوان اسوار تازی کا — کہ جنے حق سے پایا ہے لقب عاشق نوازی کا
۹ میرے پاس آ کرم کر کر فصاحت سے بلاغت سے — کہا اس سرو قد نے یہ سخن مخلص نوازی کا
۱۰ محبت یار سے پروا کی ہو سینے میں رات اور دن — یہی مطلب ہو رات اور دن نمازی ہو نیازی کا
۱۱ کہا مجھ سے اگر عشق حقیقی سے نہیں واقف — تو بہتر ہے کہ جا دامن پکڑ عشق مجازی کا

۱۲ سنا ہوں جب سے یہ نکتہ ولی شیریں سخن سے میں
لگا ہے تب سے شیوہ مجکو تیری عشق بازی کا

۱۳ شغل بہتر ہے عشقبازی کا — کیا حقیقی و کیا مجازی کا
۱۴ ہر زبان پر ہے مثل شانہ مدام — ذکر اس زلف کی درازی کا
۱۵ آج تیری نگہ نے مسجد میں — ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
۱۶ اگر نہیں راز فقر سے آگاہ — فخر بے جا ہے فخر رازی کا

۱۷ اے ولی سرو قد کو دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

۱۸ حسن میں ہمسر زمیں پر کون ہے اس یار کا — چاند کو ہے آسماں پر رشک اس رخسار کا

۱ ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا
خراباتی اوپر آیا ہے شاید دن خرابی کا

۲ کیا مدہوش مجھ دل کو انیندی پن نے ساقی کے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا

۳ نجاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں ہرگز
بغیر از ماہرو مجکو تماشا ماہتابی کا

۴ نہ پوچھو کیوں ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین
لب تصویر پر ہے رنگ دایم لاجوابی کا

۵ خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سے
کہ جوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا

۶ پریرو خلکو اٹھا تا نیند سے پر جا ہے اے عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا

۷ نجالوں کس پریرخ سے ہوا ہے جا کے بھڑ الو
اگر آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

۸ ولی سے بات کرنا بے حسابی بیحسابی ہے
نہیں ہے آشنا وہ یار ہرگز بے حسابی کا

۹ نہیں سنتا کوئی احوال میری دلفگاری کا
کہوں کس سے گریباں چاک کر دکھ بیقراری کا

۱۰ عجب نین اوڈھ کے بیتابی سے سر ملتے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشک جاری کا

۱۱ تیری غم میں نین سے جو نکلتا اشک ہو باہر
بھلا گوہر کہاں ہے جگ میں ایسی آبداری کا

۱۲ تیری وہ انتظاری ہے جسے حد اور نہایت نین
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا

۱۳ ہوئی ہے آرسی جوگن تیرے مکھ کے تصور میں
بھبوتی منہ کیا دم مارنے میں خاکساری کا

۱۴ کھڑا ہے راستی سے دم میں آ اک اک یہ جوں جوگی
تیرے قد سے لگا ہے دھیان سرو جوئباری کا

۱۵ ولی آنکھوں کی کر دوات پتلی کی سیاہی سے
لکھا تیری صفت کوں سے قلم معنی نگاری کا

۱۶ طالب نہیں ہے سر مشتری کا
دیوانہ ہوا جو اُس پری کا

۱۷ یہ غمزۂ شوخ ساحری ہے
اوستاد ہے سحر سامری کا

۱۸ تجھ تل سے اے آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرہ پروری کا

۱۹ کفار فرنگ کو دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد ۱ طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ
شیخ یہ بات تری پیش نجا دے گی کبھی ۲ عقل کو چھوڑ کے مت مجلس رندان میں آ
پنجۂ عشق نے بیتاب کیا جب سے مجھے ۳ چاک دل تب سے بسا دل کے گریبان میں آ
دردمندوں کو بجز درد نہیں صید مراد ۴ اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ
حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بد خو ۵ دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ
چشمۂ آب بقا جگ میں کیا ہے حاصل ۶ یوسف حسن نے اس چاہ زنخداں میں آ
بلکہ مجھ حال سے ہمسر ہے پریشانی میں ۷ درد کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ

۸
غم سے تیرے ہے ترحم کا محل حالِ ولی
ظلم کو چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

الٰہی رکھ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا ۹ کہ کھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا
کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا ۱۰ لکھوں غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا
کتابت بھیجنی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب ۱۱ پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جانفشانی کا
عزیزو بعد مرنے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ہوں ۱۲ لکھا ہے پردۂ دل پر خیال اس یار جانی کا
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع ہے گریان ۱۳ سنا ہے جب سے آوازہ تری روشن بیانی کا
پری کی بزم میں تا سرخروئی مجکو ہو حاصل ۱۴ نین سے اپنی دے ساغر شراب ارغوانی کا
بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق ۱۵ ہوا ہے شوق موہن کو لباس زعفرانی کا
ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیوں لکھی جاوے ۱۶ قلم ہے جوہر آئینۂ نا صاف مانی کا
رہے وہ مو کمر حیران دیدۂ تصویر حیران ہو ۱۷ لکھے گر خامۂ مو سے بیان مجھ ناتوانی کا
شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع اے زاہد ۱۸ یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا

۹
ولی جس نے نیا ندہا دل کو اپنے نونہالوں سے
نپایا پھل جہاں میں اس نے ہرگز زندگانی کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ رکھتا ہوں تیرے نام کو میں وردِ زبان کا
کرتا ہوں تیرے شکر کو عنوانِ بیان کا

۲ جس گرد او پہ پانوں دھریں تیرے رسولان
اس گرد کو میں کحل کروں دیدۂ جان کا

۳ اس صاو صداقت کی طرف اہل حیا دیکھ
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گمان کا

۴ ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
یوں بوجھ کے بلبل ہو ہر اک غنچہ دہان کا

۵ کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کو
کھایا ہے جو کوئی تیر تجھ ابرو کی کمان کا

۶ جاری ہوئے آنسو میرے وہ سبزۂ خط دیکھ
اے خضر قدم سیر کر اس آبِ روان کا

۷ کہتا ہے ولی دل ستی یہ مصرعِ رنگین
ہے یاد تری مجھ کو سبب راحتِ جان کا

۸ وہ صنم جب سے بسا دیدۂ حیران میں آ
آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

۹ ناز دیتا نہیں گر رخصتِ گلگشت چمن
اے چمن زارِ حیا دل کے گلستان میں آ

۱۰ عیش ہے عیش کہ اس مہ کا خیال روشن
شمع روشن ہوا مجھ دل کے شبستان میں آ

۱۱ یاد آتا ہے مجھے جب وہ گلِ باغِ وفا
اشک کرتے ہیں مکان گوشۂ دامان میں آ

۱۲ نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سے
دفتر درد رہا عشق کے دیوان میں آ

۱۳ دیکھ اے اہلِ نظر سبزۂ خط میں لبِ لعل
رنگ یاقوت چھپا ہے خطِ ریحان میں آ

انت ولی فی الدنیا والآخرۃ

دیوان ولی

مع دیباچہ

حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی

اسے جو دیکھہ لے دیوانہ ہو جائے۔ اسکی ہوا جسے لگے مدہوش ہو جائے۔ اس کا سایہ جس پر پڑ جائے آپے سے گذر جائے۔

صنم کے لعل پر وقت تکلم
۱۹
رگ یاقوت ہے موج تبسم

اللہ رے مصنف کی ہمہ دانی و معلومات۔ اس نزاکت خیال کی کیا تعریف ہو سکتی ہے (رگ یاقوت) جسم جوہر مین ایک جز ایسا ہوتا ہے جسجگہ رنگ شعاعی قرار پاتا ہے۔ آب و لطافت جسم جواہر جس درجہ کی ہوتی ہے اس درجہ اس نقطۂ رنگ کو جسم جواہر کھینچ لیتا ہے۔ جس جس طرف وہ رنگ دوڑتا ہے کشش لطافت جواہر ہے۔ اس سے مراد رگ یاقوت ہے۔ تمام شعر باعتبار اپنے الفاظ کے جو خوبیان رکہتا ہے اسکا تو کیا کہنا۔ لیکن مفہوم اسکا ایسا لطیف ہے جسکی حد نہین۔ مدعا یہ ہے کہ معشوق ایسا ہنس مکھہ ہے کہ جو بات کرتا ہے ہنس کے کرتا ہے۔ اور ہنسی اوسکی بے عیب و بے بہا ہے۔

وفات کسی تذکرہ نے ولی کی وفات کی نسبت ذکر نہین کیا۔ مومن کے شاگرد منشی غلام محمد سجہو تخلص کا قول ہے کہ ولی محمد ولی کا مزار احمد آباد گجرات مین انکی وصیت کے موافق کچا بنا ہوا ہے۔ اور سرہانے چینی کی پچی کاری ہے۔

نیازمند

حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار

ڈکن کالج پونہ

۱۸ رجون سنہ ۱۹۲۱ء

مژہ ہتونکی ہے تجھہ غم مین خواب مخمل سرخ
۱۵ لگے ہین ترک کے بھالے کو یا مسلسل سرخ

خوبرویون کی پلکین اس غم مین کہ ہم ایسے حسین کیون نہ ہوئے۔ یا تو ہم سے مانوس کیون نہین آنکھونکے خون رونے سے ایسی ہوگئین کہ اپر اشتباہ خواب مخمل سرخ کا ہونے لگا۔ یا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکونکے بھالونپر مسلسل سرخ لگے ہوئے ہین (مسلسل) غلاف سنان کو کہتے ہین جو نمدی ہوتا ہے اور چکنا کہ آسیب زنگ سے محفوظ رہے۔

دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے
۱۶ وے نہین وہ دو رنگی ہوا دوچار ہنوز

مصنف نے سادہ بیانی کا عجب رنگ دکھایا ہے۔ کہتا ہے میرے شوق نظارہ چار ابرو چہرہ نے اتنی تاثیر تو دکھادی کہ چلتے پھرتے اُسے دیکھہ تو لیا لیکن ہنوز اس سے ہمنشینی و مکالمت کی نوبت نہین آئی۔ اس صاف گوئی مین بھی الفاظ مناسب کی نہٹتات ہے کہ حد نہین۔ دو چشم چار، چار ابرو، دو رنگی، دوچار قابل ملاحظہ جملے ہین۔

چمن مین دہر کے ہرگز نہین ہوا معلوم
۱۷ کہ کب ہے فصل ربیع اور کہان ہے فصل خریف

اس شعر کی بلاغت کی تو حد و غایت ہی نہین۔ ایک معنی ہون تو بیان کئے جائین۔ کہتا ہے چمن دہر کی دلچسپیون یا مصیبتون نے ہمین ربیع و خریف کی تمیز کی نوبت ہی نہین آنے دی۔ اگر چمن دہر کی بے ثباتی پر نظر ڈالتے ہین تو شعر کی عجیب شان معلوم ہوتی ہے۔

اس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش ہولے
۱۸ بوٹے سے قد پہ پستان ہے نخل سحر کا پھل

کہتا ہے اس سرو قد کو دیکھکر نقاش کے حواس گم دو وجہ سے ہو جاتے ہین۔ ایک تو خوشنمائی قامت دوسرے نمود پستان کی دلکشی۔ جو بمنزلہ نخل سحر کے ہے۔ تاثیر نخل سحر یہ ہے کہ

شعر ۱۲
آتش نے تجھہ جمال کے جلوہ کو دیکھہ کر
کی نیست خاکساری سے اپنے کفن مین جا

آتش نے تیرے جلوۂ جمال کو دیکھہ کر عوض گرمیِ مزاج خاکساری اختیار کی۔ اور اتنا مبالغہ خاکساری مین کیا کہ خاک مین یعنی اپنے کفن تک مین اپنی جا نیست و نابود کرلی۔

شعر ۱۳
جگ مین جو اعتبار نہ پایا ترے حضور مین
کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن مین جا

مہر نے (لفظ مہر قابل لحاظ ہے) جب تیرے پاس رہنے کی اپنے مین قابلیت نپائی تو شرمندہ ہوکر آسمان جو ایک کہنہ مقام ہے وہان اپنا ٹہکانا بنالیا۔ لفظ کہن تو اسلئے برتا ہے کہ معشوق کو نوخیز سمجہا ہے اور آفتاب کے ہم معنی اور الفاظ مین سے لفظ مہر سے غرض اسوجہ سے رکہی کہ معشوق کی صفت بے مہر قرار دی ہے۔ اسکے پاس مہر کا کیا کام۔

شعر ۱۴
ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تہی
تیرے دہن کو دیکھہ سخن مختصر کیا

معشوق کی زلف کی طوالت و تیرگی و طوالت ہر شب معرض بحث مین تہی (لفظ ہر) کو رات کیساتہہ جو مصنف نے برتا ہے کمال دور اندیشی و باریک نظری اس کی ثابت کرتا ہے۔ چار قسم کی راتین مطول سمجہی جاتی ہین عموماً جاڑے کی راتین خصوصاً شب دیجور جو سال بہر مین ایک ہی رات ہوتی ہے۔ اور عاشقونکے واسطے شب ہجر و فرقت اور شب انتظار۔ یعنی کوئی کہتا تہا کہ زلف جاڑونکی راتون سے بڑی ہے یا برابر۔ کوئی کہتا تہا شب دیجور کے برابر ہے عاشق مزاج کہتے تہے شب ہجر سے مثال دو۔ کوئی شب انتظار سے تاویل کرتا تہا۔ یہ بحث ختم ہوتی ہی نہ تہی۔ لیکن جب تیرے دہن کو دیکہا تو مطول کی بحث سے قطع نظر کرکے مختصر بات ہونے لگی۔ کوئی غنچہ کہنے لگا۔ کوئی نقطہ کہنے لگا۔ کوئی کہتا ہے ہے ہی نہین کہان وہ مطول کہان یہ مختصر۔ تناسب الفاظ کا صحیح مصرف ایسا قدما مین کم دیکہا گیا ہے۔

کہ اسکو دیکھہ لینے کے اثر سے ہر تیرہ شے بھی منور نظر آنے لگی۔

جنون عشق ہوا اس قدر زمین کو محیط
۵۸ که پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

تشبیہہ حسین اور نزاکت خیال اسے کہتے ہین۔ بوریا بدن مین چبھنے والی چیز ہے اور بدن پر اسکے نشان پڑجاتے ہین جو ہمشکل زنجیر ہوتے ہین۔ پارسا کو چونکہ درجہ جنون عشق حقیقی حاصل ہوچکا ہے اسلئے وہ اس قید کو گوارا کئے ہوئے ہے اور آزادی بوریا نشینی سے نفور ہے۔

مرے دل کی تجلی کیون رہے پوشیدہ مجلس مین
۵۹ ضعیفی سے ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا

مصنف نے نزاکت خیال کی حد کردی۔ کہتا ہے ناتوانی سے میرا تن پردۂ فانوس بنگیا ہے۔ اس پردہ فانوس سے تجلی دل کا نمایان ہونا لازم آیا وہ مجلس سے کیون پوشیدہ رہیگا۔ لطیف مفہوم یہ ہے کہ میری ناتوانی نے چغلی کہادی، راز عشق آشکارا ہوگیا۔

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
۶۰ جبکہ اس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

اس سرو قد معشوق نے جب سیر گل و شمشاد کی تو فریفتۂ گل بلبل، شیدای شمشاد و سرو یعنی قمری کے سینہ کو محشر درد یعنی اپنے حسن کا والہ و شیدا بنالیا۔

دل مین جب عشق نے تاثیر کیا
۶۱ فرد باطل خط تقدیر کیا

دل مین جب عشق کی تاثیر ہو جائیگی تو عاشق تمام نعمائے مقدرہ سے بے بہرہ ہو جائیگا اس خیال کی ندرت کو دیکھنا چاہئے کہ مصنف نے پایۂ عشق کو اتنا بلند کر دیا ہے جسکے آگے خط تقدیر بھی بے بود و نمود سی شے ہے۔

میرے لب اس صفت سے متصف ہونگے اسوقت تک میری تصویر کے لب میرے نہین سمجھے جائینگے

۵۳ کتابت بھیجی ہے شمع بزمِ دل کو اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھہ جان فشانی کا

اے کاتب تجھے شمع بزم دلکو ایک خط بھیجنا ہے جس مین مضمون میری جانفشانی کا رقم ہونا چاہئے۔ تو پر پروانہ پر اُسے لکھدے کہ اسکی رسائی شمع تک ممکن ہے۔ اسکا وہان پہنچکر جلنا میرے دعوے کی دلیل ہوجائیگی

۵۴ ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیون نہ لکھی جاوے
قلم ہے جوہرِ آئینۂ ناصاف مانی کا

جب خامۂ مانی آئینہ ناصاف کا جوہر ہے تو تیرے رخ کی صفائی کو حیرت افزا کیونکر لکھہ سکتا ہے۔ نزاکت خیال اس مین یہ ہے کہ تیری تصویر باعتبار صفائی کاملہ و غایت تنویر کھینچنی غیر ممکن ہے۔

۵۵ تو سر سے قدم تلک جھلک مین
گویا ہے قصیدہ انوری کا

تخیل مصنف باعتبار تناسب الفاظ قابل داد ہے۔ یعنی تو سرتاپا انوری کا گویا قصیدہ ہے اصل قصیدہ انوری مین قوت نطق نہ تھی۔ مگر تو بمنزلہ ناطق قصیدہ انوری کے ہے۔

۵۶ اے غنچہ نہ فخر کر کہ یہ دل
تکمہ ہے پیا کی بکتری کا

اے غنچہ تیرا فخر کرنا کس کام کا کہان تو کہان میرا دل اسے تو مین اپنے دلبر کے بکتر مین بجائے گھنڈی کے دیکھتا ہون۔ تجکو یہ منزلت کس دن نصیب ہوئی کہ تو بمقابلہ میرے دلکے نازش و فخر کرتا ہے

۵۷ ہر ذرہ اسکی چشم مین لبریز نور ہے
دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

جس نے اسکی حسن تجلی بہار کو دیکھہ لیا ہے اس کی آنکھہ مین ذرہ ذرہ لبریز نور نظر آتا ہے۔ کس قدر خوبصورت مبالغہ کی خوبی دکھائی ہے اور کتنی انوکھی ترکیب حسن تجلی بہار کی برتی ہے

لیکن تدوین دیوان بقول آزاد مرحوم یقیناً اہنی کے اشارہ سے ہوئی ہے۔

عام حالات بقول آزاد مرحوم "ہماری زبان کے مورخ اور ہمارے شعرا کے تذکرہ نویسون نے اسکے (ولی کے) ولی اور خدارسیدہ ثابت کرنے مین تو بڑی عرقریزی کی لیکن ایسے حال نہ لکہے جس سے اسکے ذاتی خصایل وحالات زندگی مثلاً دنیاداری یا گوشہ گیری۔ اقامت یا سیاحی۔ راہ علم وعمل کے نشیب وفراز منزلین یا اوسکی صحبتون کی مزہ مزہ کی کیفیتین معلوم ہون" سید ابوالمعالی کا سراپا جو صفحہ ۱۱۸ مین درج ہے۔ متفرق عاشقانہ اشعار اور مثنوی شہر سورت کے مطالعہ سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ آپ زاہد خشک اور نرے صوفی ہی نہ تہے بلکہ اپنے پہلو مین ایک شوخ چلبلا اور ولولہ انگیز دل بہی رکہتے تہے جو دنیا کی ہر کیفیت سے کم از کم متاثر ضرور ہوتا رہا ہے۔

علمی لیاقت آب حیات مین لکہا ہے کہ "انکی علمی تحصیل کا حال ہماری لاعلمی کے اندہیرے مین ہے"۔ ہم چند اشعار ولی کے پیش کرتے ہین۔ ممکن ہے ان سے انکی علمی لیاقت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

۱
کیا اک بات مین واقف مجہے راز نہانی کا
رکہون غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا

ایک امر مین مجہے راز نہانی کا علم دیا گیا ہے کہ مین غنچہ پر یہ طنز کرون کہ تو کیا نکتہ دان دہن معشوق ہے۔ جب تیرا قاعدہ کہلنا ہی ہے۔ وہ تو نہ محسوس نظر ہے نہ کبہی وا ہوتا ہے۔

۲
نہ پوچہو کیون ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین
لب تصویر پر ہے رنگ دایم لاجوابی کا

اپنے لب تصویر پر رنگ لاجوابی یعنی بمیثالی کا رنگ دیکہکر معشوق نے چاہا کہ میرے لب ہی اس صفت سے موصوف ہوجائین اسوجہ سے بات کرنی کم کردی۔ نزاکت اسمین مصنف نے یہ رکہی ہے کہ جبتک

تجھہ لب کی صفت لعل بدخشان سے کہونگا	جادو ہے تری نین غزالان سے کہونگا
دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی	یہ کشور ایران مین سلیمان سے کہونگا
زخمی کیا ہے مجکو تری پلکون کی انی نے	یہ زخم ترا خنجر بھالان سے کہونگا

بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سے ہرگاہ
جلدی سے ترے درد کی درمان سے کہونگا

صفحہ ۲۲ کی پہلی غزل مین یہ شعر نہین ہے ؎

بوکناری مکھہ پہ تیرے اے زلیخا وش نہین ۔۔۔ سورۂ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا

صفحہ ۱۱۲ کی دوسری غزل مین یہ شعر کم ہے ؎

کھینچین آپس مین انکھیان سنز جون کحل جواہر ۔۔۔ عشاق کے گر ہاتھہ وہ خاک چرن آوے

ایک پوری غزل نہین ہے جس کا مطلع ہے ؎

یہ تل تجھہ مکھہ کے کعبے مین مجھے اسود حجر دستا ۔۔۔ زنخدان مین ترے مجھہ چاہ زمزم کا اثر دستا

علاوہ ازین مثنوی شہر سورت اور رباعیات بھی نا مکمل معلوم ہوتی ہین۔ مثنوی کربلا بھی دیوان سے علیحدہ کردی گئی۔ جسکے تلف ہوجانیکا اندیشہ ہے۔ انشاء اللہ سکنڈ ایڈیشن مین تبصرہ کلام کے ساتھہ اس کمی کو پورا کرنیکی کوشش کیجائیگی۔

تلمذ

اس مسئلہ کی نسبت زیادہ غور خوض کی ضرورت نہین ہے کیونکہ الشعراء تلامیذ الرحمٰن جنکو قدرت نے فکر رسا عطا فرمائی ہے وہ ہر چیز سے سبق حاصل کر لیتے ہین لیکن چونکہ ولی کو فن شاعری کے سوا اور کسی فن سے شوق نہین تھا جیسا کہ انکا شعر ہے ؎ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہین ذوق ؛ سخن کے آشنا کا آشنا ہون
ممکن ہے کہ شاہ سعد اللہ گلشن سے شعر مین اصلاح لی ہو یا کم از کم مشورہ سے مستفید ہوئے ہون۔ جنکی نسبت ولی اپنے رسالہ نور المعرفت مین لکھتے ہین کہ " مین محمد نور الدین صدیقی سہروردی کے مریدون کا خاک پا ہون اور شاہ سعد اللہ گلشن کا شاگرد"

سالِ ورودِ دہلی

جس طرح انکے وطن کا مسئلہ حل نہین ہوا اسیطرح یہ مقدمہ بھی غیر فیصل ہے کہ ولی کس سال دہلی پہنچے۔ آزاد مرحوم آبحیات مین فرماتے ہین "انکا ابتدائی عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا۔ اور وہ معہ اپنے دیوان کے ۲ سنہ محمد شاہی مین دلی پہنچے" حال یہ ہے کہ انکا کلام ناصر علی سرہندی کو اپنا ہمعصر ثابت کر رہا ہے اور ناصر علی نے محمد شاہ کی تخت نشینی سے ۲۲ سال قبل ۱۱۰۹ھ مین انتقال کیا ہے جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ولی ۲ سنہ محمد شاہی سے قبل یعنی عالمگیر کی وفات سے ۱۰-۱۲ سال پہلے دہلی پہنچ چکے ہین اور کم از کم ۳۰-۴۰ سال تک دہلی مین رہے ہین اور اسی طول قیام سے متاثر ہوکر غالباً یہ شعر کہا ہو ؎ دل ولی کا لے لیا دلی نے چھین ؛ جا کہو کوئی محمد شاہ سون۔ دوسرا یہ شعر بھی اسی مدت قیام کیلئے دلیل ہوسکتا ہے ؎ ہرگز ولی کے سامنے باتین وطن کی مت کرو۔ جو یار کے کوچہ مین ہے اسکو وطن سے کیا غرض۔

تصنیفات

جس طرح ہندوستان کی بدنظمی اور طوائف الملوکی نے اکبر کے علمی خزانہ کو نیست و نابود کیا اسیطرح ۱۸۵۷ء کے غدر نے عالمگیری خزانہ کو تہ و بالا کیا۔ اور جس قدر فارسی اردو تصانیف تھین قریب قریب ۹۰ فیصدی برباد ہوگئین جن مین سے کچھ تو خود ہمارے ہاتھون ہوا اور کچھ یوروپ والونکے۔ چنانچہ اسوقت یوروپ کے مختلف کتب خانون مین مشرقی زبان کی ۲ لاکھ کتابین ہین جو ہمارے لئے مایہ ناز تھین اور ایک اعتبار سے اب بھی ہین۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم سرتاج الشعرا ولی کی تصانیف سے صرف دو کتابین دیکھ رہے ہین ایک مختصر رسالہ نور المعرفت تصوف مین دوسرا یہ چھوٹا سا دیوان ریختہ مین۔ رسالہ تو اب بھی نہین ملتا صرف یہ دیوان ہے جو اس سے پہلے کہین کہین بطور تبرک ملتا تھا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی اپنی اصلی حالت مین ہمارے سامنے نہین ہے۔ آبحیات مین آزاد مرحوم نے چند شعر لکھے ہین جو موجودہ دیوان مین نہین ہین ؎

مثالین بطور نمونہ دیجاتی ہین جس سے شاعر کی قادر الکلامی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

تشبیہات — نپوچہو عشق مین جوش وخروش دل کی ماہیت ۔ برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا

〃 — لگے جون نخل ماتم سرو گلشن اسکی آنکھون مین ۔ تماشہ جس نے دیکھا ہے صنم کی خوشخرامی کا

〃 — مثل مینائے شراب بزم حسن ۔ حوض دل کا عکس سے روشن ہوا

واردات — سخن صاحب سخن کا سنکے ملنے کی ہوس مت کر ۔ جواہر جب ہوے حاصل تو پہر معدن سے کیا مطلب

تخییل — ترا دل لے پریرو گر نہین ہے طالب شہرت ۔ تو اپنا منہ دکہا کر دور کر جنجال عاشق کا

〃 — دیکہا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے اک نظر ۔ وہ نقطہ خال سیاہ سا ہیرو بے پا ہوا

〃 — ماہ نوان ہوۓ نہ کر کے نظر ۔ سوئے مغرب چلا ہے رو بقفا

نازک خیالی — کتابت بہیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب ۔ پر پروانہ اوپر لکہہ سخن مجہہ جانفشانی کا

〃 — عزیزو بعد مرنیکے نپوچہو تم کہ تنہا ہون ۔ لکہا ہے پردۂ دل پر خیال اس یار جانی کا

سہل الممتنع — حرف بیجا بجا ہے گر کہہ دون ۔ دشمن ہوش ہے پیا کی ادا

〃 — نہین گل اس کے منہ سا عالم مین ۔ قایل اس بات کی ہے باد صبا

ادب — نہ جلوے ملک بیتابی سے اک لمحہ کبہی باہر ۔ زمین بیقراری مین گڑا ہے نال عاشق کا

نعت — فدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل و جانکو ۔ کہ مجکو شور قیامت سے بے نیاز کیا

معاملہ — دیکہا ہے تجکو آپ کر روشن جہان مین ۔ زرین نقاب شرم نے منہ پر آفتاب

حق نے تجہہ قد کو دیکہہ مثل الف ۔ خوش خطون کا تجہے امام کیا

کاف کوفی ہے اس کمر کا پیچ ۔ سب نے اسکو سر کلام کیا

تجہہ دہن نے کہ میم معنی ہے ۔ دل سیماب مین مقام کیا •

تا کہین خلق تجکو ماہ تمام ۔ زلف کو تیرے حق نے لام کیا

نام تیرا ولی نے اے اکمل
شوق سے ورد صبح شام کیا

صحبت غیر مین جایا نہ کرو	درد مندون کو کڑھایا نہ کرو
حق پرستی کا اگر ہے دعوے	بے گناہون کو ستایا نہ کرو
اپنی خوبی کے اگر ہو طالب	اپنے طالب کو جلایا نہ کرو
ہے اگر خاطر عشاق عزیز	غیر کو شکل دکھایا نہ کرو
ہمکو برداشت نہین غصے کی	بے سبب غصے مین آیا نہ کرو

پاکبازون مین وؔلی ہے مشہور
اس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر	بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر
مت تغافل کو راہ دے اے شوخ	جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر
اس سے جو آشنائے درد ہین	آشنائی نہ کر خدا سے ڈر

ولی سے قریباً ۲۰۰ برس بعد دہلی کی ایک طوائف کہتی ہے ؎

بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر	خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر
بیوفاؤن سے کیا وفا ہوگی	آشنائی نہ کر خدا سے ڈر
دست نازک کا کچھہ خیال تو رکھہ	یون کلائی نہ کر خدا سے ڈر

ہے مثل رات دن ترے قربان
اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر

اس توارد سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو زبان وؔلی نے برتی ہے وہ قریب قریب ڈیڑھ سو برس بعد دوسرونکو نصیب ہوئی ہے۔ درحقیقت وؔلی نے شاعری کی ہی نہین بلکہ شاعری سکھائی ہے۔ انکی تغزل کی تقلید آج سب کے لئے لازمی ہے۔ جو انکی تغزل کی حدود مین رہکر غزل کہتا ہے وہ غزل کہلاتی ہے ورنہ غزل کی تعریف سے باہر ہے۔ فارسی مین جس قدر اصناف نظم ہین قریب قریب تمام کو وؔلی نے اردو جامہ پہنادیا ہے۔ چند

خط نہیں آغاز اس رخسار کے یہ آس پاس
حسن کے لینے کو یہ آئے ہین استقبال بال

جس گرد او پر پاؤن دہرین تیرے رسولان
اس گرد کو مین کحل کرون دیدۂ جان کا

کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کو
کھایا ہے جو کوئی تیر تجہہ ابرو کی کمان کا

جس کے غم سے نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کی مانند

آنکھون پہ تری دیکھہ ہین آہو کو مبتلا
بوجھا تری نگاہ مین ہے وحشت شعابند

اے شکر لب قند سے تجہہ لب کی ہین باتان لذیذ
حرف تیز اسکے ہین جیسے حلوۂ سوہان لذیذ

چاہو کہ اسکے زیر قدم تم وطن کرو
اول آپکے عجز مین نقش چرن کرو

مجہہ حال پہ اے بوعلی وقت نظر کر
تجہہ نطق مین بوجھا ہون کہ قانون شفا ہے

ہر جنس کا معمہ بوجھا گیا ہے آما
تجہہ راز کا معمہ جگ مین رہا ہے اجہل

فلاطون ہون زمانیکا صنم جب مجہہ گلی آوے
نپو جہون طفل مکتب سا اگر وان بوعلی آوے

صنم تجہہ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہین گنتے
بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہین گنتے

یہ تو ان اشعار کا نمونہ ہے جو خاص دکنی اور دکی کی زبان کے کہے جاتے ہین چند شعر اور ملاحظہ ہون جو آجکل کی زبان اور مشق سخن کا نتیجہ معلوم ہوتے ہین اور جنکو سنکر کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ آج سے ۲۰۰ برس پہلے کی زبان ہے۔

آرزوئے چشمۂ کوثر نہین
تشنہ لب ہون شربت دیدار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھہ رتبہ دیدۂ بیدار کا

یہ غمزۂ شوخ ساحری ہے
استاد ہے سحر سامری کا

مین تجہہ کو شمع کے ہمرنگ کسطرح سے کہون
کہ نخل موم جدا سرو سربلند جدا

ترے فراق مین ہر آہ اے کمان ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کی مانند

شراب شوق سے سرشار ہین ہم
کہین بیخود و کہین ہشیار ہین ہم

خوشہ چین جمال دلبر ہے
خرمن ماہ و خوشۂ پروین

کا طوطی بزم سخن مین بول رہا تہا انکو لکہا ہے اچہل کر جا پڑے جون مصرع برق ٭ اگر مصرع لکہون ناصر علی کو" ناصر علی جو ولی کی ریختہ گوئی کا قایل تہا چوٹ کا جواب دیتا ہے
ہے باعجاز سخن گر اوڑ چلے وہ ٭ ولی ہرگز نہ پہنچے گا علی کو ٭ غرضکہ ولی نے نازک خیالی معاملہ بندی معنی آفرینی اور خیالات کی بلند پروازی کے وہ وہ جوہر بازار سخن مین سجائے کہ دنیا آجتک انکو دیکہتی اور ہر منظر مین ایک نئی شان کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور جو قدر و منزلت انکو اپنے زمانہ مین حاصل ہتی وہ ہی آجتک باقی ہے۔ چنانچہ دہلی کے ایک مشاعرے مین کسی نے کہا کہ ولی گجراتی کی شاعری ہمارے لئے باعث فخر اور زبان کیلئے سند نہین ہوسکتی۔ جس کا جواب اسی مشاعرہ مین کسی نے دیا ع ولی کا جو نہین قایل اُسے شیطان کہتے ہین
اس مصرع کا یہ اثر ہوا کہ زبان چلتے چلتے تلوار چلنے لگی۔ مرزا سودا کے شاگرد حاتم کہتے ہین
ہے حاتم یہ فن شعر مین کچہہ تو بہی کم نہین ٭ لیکن ولی ولی ہے جہان مین سخن کے بیچ
آزاد آبحیات مین فرماتے ہین" اس عہد کی حالت اور بہاشا زبان کو خیال کرتا ہون توسوچ رہ جاتا ہون کہ یہ صاحب کمال زبان اُردو اور انشا ہندی مین کیونکہ ایک نئی صنعت کا نمونہ دے گیا۔ اور اپنے پیچہے آنیوالونکے واسطے ایک نئی سڑک کی داغ بیل ڈالتا گیا"

اسوقت تک ریختہ گو مختلف موضوع پر طبع آزمائی کرتے تہے۔ ولی نے اپنی ذکاوت اور تیزی طبع سے فارسی کیطرح ردیف وار غزلین مخمس ترجیع بند۔ مثنوی اور رباعیات کہہ کر اپنا دیوان سب سے جدا رنگ مین تیار کیا جس مین ایسے ایسے چیدہ اور منتخب شعر ہین کہ پورے دیوان مین ایک شعر بہی نظر انتخاب سے نہین گرتا۔ باوجود ابتدائی ایجاد اشعار کو نئی نئی صنعتون سے مرصع کیا اور مطالب و مقاصد کو پیاری پیاری اداؤن سے ادا کیا ہے جو آجتک دلونکو لبہا رہی ہین چنانچہ آپ فرماتے ہین ہے

دل کی مچہلی پر ہے پہینکا عشق نے جنجال جال ٭ دام مین اس زلف کے ہے مرغ دل بیحال حال

علاوہ ازین جس قدر شعرا گذرے ہین سبنے وَلی کو دکنی مانا ہے۔ چنانچہ قایم کہتا ہے ؎ قایم مین غزل طور کیا ریختہ ورنہ ؏ اک بات لچر سی بزبان دکنی تھی۔" میر تقی فرماتے ہین ؎ خوگر نہین کچھہ یوہنی ہم ریختہ گوئی کے ؏ معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا۔

دہلی کا سفر

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جس فن مین کمال حاصل کرتا ہے اسی فن کے جاننے والون سے داد لیتا ہے۔ وَلی کو اپنے وطن مین جب کوئی ہمرتبہ اور سخن فہم شاعر نہ ملا تو اپنے ہمراز و دمساز دوست سید ابو المعالی کے ہمراہ دہلی کا سفر کیا جہان اسوقت صائب کلیم اور ناصر علی سرہندی وغیرہ نامی گرامی شاعر داد سخن دے رہے تھے اور امیر خسرو کے دوہے اور گیت گلے جا رہے تھے۔ اس مجمع کمال مین وَلی نے اپنی اختراع جدید پیش کی جہان بقول آزاد مرحوم ان کے کلام کو اشتیاق نے ادب کے ہاتھو نپر لیا۔ قدردانی نے غور کی آنکھون سے دیکھا۔ لذت نے زبان سے پڑھا۔ گیت موقوف ہوگئے۔ قوال معرفت کی محفلون مین انہی کی غزلین گانے بجانے لگے " باہر کے لوگ انکی غزلین بطور تحفہ لیجانے لگے۔ انہون نے خوش ہوکے کہا ؎ ولی تجھہ طبع کے گلشن مین جو کوئی سیر کرتے ہین وہ تحفہ لیکے جاتے ہین مری گفتار ہر جانب " مشاعرے ہوئے ہمطرح غزلین کہین چلبلی طبیعتون سے نوک جھونک شروع ہوئی اور کہا ؎ لگے پھیکی نظر مین اے وَلی دوکان حلوائی اگر ہو جلوہ گر بازار مین شیرین سخن میرا۔ پھر کہا ؎ تیرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن وَلی ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین " نئی نئی طرح ایجاد کین اور کہا ؎ اس شعر کی یہ طرح نکالی جو اے وَلی ؏ یہ اختراع سنکے رہے دل مین سب عجیب " لوگون نے انکے مضامین کی نقل کرنا شروع کی۔ آپ نے بگڑ کر کہا ؎ سخن شناس کے نزدیک کب ہے کم زیزید ؏ کسیکے مطلب رنگین کو جو کرے ہے شہید۔ سب سے زیادہ ناصر علی سرہندی

سے نسبت رکھتے تھے اسلئے انہوں نے شعراء کے کچھہ حالات فراہم کئے جو غنیمت شمار کئے جاتے ہین۔ لیکن ولی کی نسبت اِن تذکرون مین بھی اختلاف ہے۔ حکیم قدرت اللہ خان اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین کہ ولی احمد آباد گجرات کے رہنے والے اور شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان مین تھے۔ میر تقی میر اپنے تذکرہ مین اورنگ آبادی لکھتے ہین جس سے انکے مولد و منشا کا صحیح پتہ نہین ملتا۔ ادھر خود جناب ولی نے یہ کہکر ؎

ولی ایران و توران مین ہے مشہور
وطن گو اُس کا گجرات و دکن ہے

مسئلہ وطن کو اور بھی پیچیدہ کردیا۔ کلام کو دیکھتے ہوئے میر تقی کا قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کیونکہ تمام دیوان مین سوائے دکنی محاورات اور الفاظ کے گجراتی زبان کا کوئی لفظ نہین ملتا مثلاً 'منے' اور 'سُون' گجراتی زبان مین 'مجھے اور کیا' کے معنی مین مستعمل ہین ولی نے اِن دونون لفظون کو بمعنی 'مین' اور 'سے' استعمال کیا ہے جو قصبات دکن مین آجتک اِنہی معنون مین سنے جاتے ہین۔ اسیطرح بیسیون الفاظ ہین جو دکنی کہے جاتے ہین مثلاً

انجھوان	آنسو کی جمع	اُنس کا	اپنا	انیندی پن	نیم خوابی
بہیتر	اندر	بھوان	بھوین	پلکان	پلکین
جگ منے	دنیامین	نمن۔ نمط	طرح	سون۔ سے۔ ستی	سے
بچن	کلام	نین یا نینن	آنکھہ	موہن۔ سریجن۔ سجن۔ پی۔ پیتم۔ پیو	معشوق
مکھہ	چہرہ	ہمن کون	ہمکو	سرتانین	ختم نہین ہوتا
بوجھا	سمجھا	ٹک	ذرا	لٹ پٹی دستار	بانکی پگڑی
نئین	نہین	برہ	عشق	رسولان	رسول کی جمع
بالے بال	بال بال	بوجھہ کے	سمجھہ کے	اسوار	سوار
گگن	آسمان	سنگات	ساتھہ	بسر کر	بھول کر

کی لیاقت تھی جو باوجود بے چین اور پریشان حالت کے زبان کی یہ خدمت کر گئی۔ خدا خدا کر کے اورنگ زیب عالمگیر کی پر امن اور علم دوست سلطنت کا زمانہ آیا اور اس زبان کیخدمت کیلئے قدرت نے علاقہ دکن مین وؔلی کو پیدا کیا جس نے اس مکان کی چار دیواری کھڑی کر کے چہت ڈالی جسکی بنیاد امیر خسرو رکھہ گئے تھے۔ یعنی سعدی، حافظ، خسرو اور جامی کیطرح غزل لکھی اور فارسی کی تمام اصناف شاعری کو ریختہ کا جامہ پہنا کر دیوان مرتب کیا اور اس فن مین وہ مرتبہ حاصل کیا جو سعدی وغیرہ کو فارسی مین حاصل تھا۔ ان کے بعد شاہ عالم کا زمانہ آیا اور اس زبان کا نام ریختہ سے اردو رکھا گیا۔ اور بہت سے صاحب دیوان شاعر ہوئے۔ ہر ایک نے اسکی ترقی مین بقدر ہمت کوشش کی۔ مرزا جان جانان مظہر سودا۔ میر۔ مصحفی۔ انشا۔ ناسخ۔ آتش اور مومن وغیرہ نے اسکی لپائی کی۔ ذوق و غالب نے اسکو گھونٹا اور داغ و امیر نے نقش و نگار سے اسکو مزین کیا۔

ولی دکنی

شمس ولی اللہ، ولی محمد، محمد ولی، یا ولی الدین وؔلی کو آج قریباً پونے تین سو سال کا زمانہ گذرا جس مین سینکڑون مورخ اور تذکرہ نویس گذرے لیکن تعجب ہے کہ کسی مورخ نے اس نامور شاعر کا حال نہ لکھا۔ نہ صرف ولی کا بلکہ یون کہئے کہ قریب قریب کسی اردو شاعر کیطرف انکی توجہ مبذول نہ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم وؔلی کے حال سے بالکل بیخبر ہین۔ یہانتک کہ نام بھی صحیح نہین ملسکتا۔ اس امر مین یوروپ کے مورخ قابل رشک ہین جو ہزارون کوس دور بیٹھے ہوئے ہندوستان کے شعرا کے حالات فراہم کرنے مین لاکھون روپیہ صرف کررہے ہین۔ میر تقی میرؔ اور حکیم قدرت اللہ خان قاسم چونکہ شاعری

زبان اردو

عام طور پر تو یہ مشہور ہے کہ ہندوستان کی اصلی زبان سنسکرت ہی اور باقی تمام زبانین اس کی نقل ہین لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ہی کوئی قدیم زبان ایسی تہی جو بدلتے بدلتے سنسکرت یا قریب التلفظ سنسکرت بنگئی اور اسکی اصلی وارث برہمن قرار پائے جنہون نے اس کو زبان آلہی سمجھکر اپنے ہی طبقے کیلئے مخصوص کرلیا اور بقصد حفاظت کی کہ غیر برہمن کو اسکا حاصل کرنا مدتون دشوار رہا جواب بہی پایا جاتا ہے۔ اسی خود غرضی کے باعث بدہسٹ نے ایک نئی زبان ایجاد کی اور اسکو اس قدر بڑہایا کہ اسکا حلقہ اثر تمام ملک مین پہیل گیا۔ اور رفتہ رفتہ ہر حصۂ ملک کی زبان علیحدہ ہوتی چلی گئی۔ انہی مین سے راجہ بہرت کے ایوان شاہی کی زبان برج کہلاتی تہی۔ جس کے بولنے اور سمجہنے والے اسکی ہم نشین تہے۔ جب مسلمانونکا قدم ہندوستان مین آیا تو اس زبان مین بہی تغیر شروع ہوا۔ اور چونکہ عربی۔ ترکی اور فارسی تین زبانونکا اس ایک زبان سے اتصال ہوا اس لئے ایک نئی قسم کی زبان پیدا ہوئی جسکا نام ریختہ رکہا گیا ہندوستان مین اپنی نوعیت کی چونکہ ایک پہلی زبان تہی اسلئے بچے بچے کو پسند آئی اور ہر جگہ بولی جانے لگی۔ یہانتک کہ حضرت امیر خسرو کا زمانہ آیا اور انہون نے بقول آزاد مرحوم ملک سخن مین ایک طلسم خانہ انشا پردازی کا کہولا " خالق باری لکہی جو اس زبان کی تقریباً ڈکشنری ہی۔ گیت اور دوہے بنائے جو ملک مین ہوا کیطرح پہیلے اور دماغون مین بونکر بسے۔ غرضکہ اس زبان نے ترقی کی جتنے منازل دو ڈہائی سو سال کے عرصے مین طے کئے تہے انہون نے اپنی خدمات سے ایک قلیل عرصے مین اس سے کئی منزلین زیادہ آگے بڑہا دیا۔ اگر اس زبان کی یہی رفتار رہتی تو آجکل کی زبان عالمگیر کے زمانہ مین بلکہ اس سے بہی پہلے ہوتی۔ لیکن افسوس کہ امیر خسرو کے بعد صدیون تک ہندوستان مین طوایف الملوکی اور قتل و غارت کا بازار گرم رہا اور کیکو اپنی جان کے آگے زبان کی حفاظت کا خیال نہ رہا۔ درحقیقت یہ امیر خسرو ہی کی

دیگر کتب اردو دکن کے سب سے پہلے اردو صاحب دیوان شاعر وَلی کا دیوان بہی جو زبان قدیم کا نمونہ ہے داخل کیا گیا۔ جسکا ملنا آجکل بہت مشکل تہا۔ اسلئے اس خدمت کو مین نے اپنے ذمہ لیا کہ اسکو طبع کراکے اہل ذوق کی ضروریات کو عموماً اور طلبا کی ضروریات کو خصوصاً پورا کرون

چونکہ یہ دیوان آج سے قریباً ۲۰۰ برس پہلے کی زبان مین لکہا گیا ہے اسلئے یہ بہی مناسب معلوم ہوا کہ اسکے مشکل الفاظ کی فرہنگ اور بعض بعض اشعار کی شرح بہی کردی جائے جس سے طلبا اور اہل ذوق کو کافی سہولت ہو جائے۔

جناب ابراہیم حاجی یعقوب صاحب کا شکر گذار ہون جنہون نے مجہے اپنے کتب خانہ سے دیوان وَلی کا ایک پرانا نسخہ عطا فرمایا۔ نیز حضرت قبلہ ابوالمعظم نواب سراج الدین احمد خان صاحب سائل دہلوی ممبر پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کا منت پذیر ہون کہ آپ نے حالات وَلی کا ایک کافی ذخیرہ عطا فرمایا۔ اور شرح و معانی اشعار وَلی اور بعض علمی نکات سے معلومات عامہ مین اضافہ کیا۔ اسیطرح منشی ممتاز علی صاحب آثر دہلوی کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اسکی طباعت مین میرا ہاتہہ بٹایا۔ نیز اُن ارواح پاک کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہون جنکی تصانیف نے میرے لئے حل لمشکلات کا کام کیا۔

بتقاضائے بشریت ممکن ہے کہ اس خدمت مین مجہہ سے کسی جگہ لغزش ہو گئی ہو ناظرین سے چشم پوشی کا ملتجی ہون۔ اور امیدوار ہون کہ ایسی لغزشون سے مجہے مطلع فرمایا جائے تاکہ طبع ثانی مین ان کی اصلاح کی کوشش کرون۔

نیازمند
حیدر ابراہیم سایانی
اسسٹنٹ پرشین لکچرار دکن کالج
پونہ

وجہ انطباع

زبان اردو کو بام ترقی پر پہنچانیکے لئے جو جان توڑ کوششین میرے پیشرو بزرگون نے کی ہین اور جو بزرگ اسوقت کر رہے ہین انکے ساتھہ میرا شریک ہونا گویا منہ چڑانا ہے۔ لیکن مولانا حالی کا قول مجھے یاد ہے کہ "اردو کا مستقبل اب پنجاب اور دکن سے وابستہ ہے" اسلئے دکنی ہونیکے لحاظ سے مجھے بھی یہ حق حاصل ہے کہ اہل پنجاب کیطرح اردو کی خدمت اپنا فرض سمجھون۔ علاوہ ازین گورنمنٹ بمبئی بھی ترقی اردو کی خواہان ہے اور چاہتی ہے کہ یہ صوبہ بھی اردو دانی مین کسی صوبہ سے کم نہ رہے۔ کاش یہ گورنمنٹ دہلی سے کسی لٹریری نامور کو دعوت دے اور بمشاہرہ معقول اوسکو اپنے پراونس مین رکہے اور کچھہ تراجم و تالیف کی خدمت اسکے ذمہ کرے۔ جیسا کہ پنجاب مین رہکر محمد حسین آزاد نے اپنی اردو خدمات سے گورنمنٹ کا ہاتھہ بٹایا۔ اگرچہ گورنمنٹ بمبئی نے اردو ٹیکسٹ بک کمیٹی مقرر کی اور اسنے مدارس سرکاری کیلئے اردو درسی کتابین تیار کی ہین اور کتب تواریخ اور جغرافیہ کا اور زبانون سے اردو مین ترجمہ کیا ہے لیکن درسی کتابین شایع کرنا ترقی اردو کیلئے کافی نہین۔ میرا منشا یہ ہے کہ ترجمہ اور تالیف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور علوم و فنون جدیدہ کی جو کتابین یوروپ مین شایع ہوتی ہین انکا ترجمہ اردو مین ہوتا رہے نیز ہماری جو بے بہا کتابین نایاب ہوتی جاتی ہین از سر نو طبع کیجائین۔ اس مسئلہ کیطرف نہ صرف گورنمنٹ بلکہ دار العلوم بمبئی اور اُن لوگونکو جنکو اردو سے دلچسپی ہے اپنی توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ نیز گورنمنٹ کا یہ بھی فرض ہونا چاہئے کہ جو لوگ اس کام کا بیڑا اٹھائین انہین کافی مدد دے۔

۱۹۱۹ء سے مین دکن کالج پونہ مین بحیثیت اسسٹنٹ پرشین لکچرار علمی خدمت کر رہا ہون ۱۹۲۱ء مین بی۔ اے کلاس کیلئے اردو کورس مقرر ہوا۔ اور یہ خدمت بھی میرے سپرد ہوئی جسکو مین نے نہایت شوق سے انجام دیا اس سال ایم اے کلاس کیلئے اردو کورس مین منجملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

عنوان کتاب اس مقدس ذات سے معنون کی جاتی ہے جسکی قدرت کاملہ نے کاف و نون کے دو حرف کی ترکیب سے ایسے دو عالم پیدا کئے جنکے نظام سنکر اور دیکھکر بڑے بڑے حکیم اور عالم متحیر و حیران رہے جاتے ہین ایک عالم جسکو آنکھین مشاہدہ کرتی ہین یقینی ہے دوسرے کی خبر جو کہ اسی عالم کے ساتھہ دی گئی ہے بدینوجہ اسکا وجود اسکی ہستی کی دلیل ہے جسکے مشاہدہ سے انسان معذور ہے۔ دوسری مخلوق کی تفصیل بوجہ طوالت کلام نظر انداز کر کے تمام مخلوقات عالم مین خلقت بشری ہی پر نظر کیجائے تو بڑے بڑے عقلا اور بالغ نظرون کو دیوانہ سا بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جو کمالات انسان کو مرحمت فرمادئے ہین اگر سر موئے بدن انسان زبان بنجائے تو نہ اسکا شکر نعمت ادا ہو سکتا ہے نہ اسکی تکوینات کی تفصیل پر بحث کر سکتا ہے۔ باوجود حصول کمالات انسان صنعت ربانی کی باریکیون اور خوبیونکے منافع اور مضار کو نہ سمجھہ سکتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے۔ بندہ عاجز سے فرض مخلوق یہ ہے کہ خالق کا ذکر اسکا شکر نعمت ورد زبان رکھے اور ہر حال مین اس سے نصرت خواہ رہے۔ اس فرض کے بعد دوسرا واجب وہ ہے جس کا ذکر ہم پہلوئے حمد الٰہی ہے۔ یعنی نعت رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جنکی ذات پاک وہ ذات ہے جو محبوب کبریا ہے نصوص قرآنی و آیات فرقانی متواتراً اسکی مظہر ہین کہ ہر مسلمان روز و شب میرے محبوب کا ذکر کیا کرے اور صلوٰت و سلام حاشیہ ذکر قرار دے۔ راقم کج بیان کو جناب واہب العطایا کاش یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہر وقت ذکر حبیب و محبوب میرے ورد زبان اور نقش دل رہے۔

آمین یا رب العالمین

انت ولی فی الدنیا والآخرۃ

Vali, Shamsuddin

دیوان ولی

Divan-i Vali

مع دیباچہ

حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی

۷۸۶

انت ولی فی الدنیا والاخرة

دیوان ولی

مع دیباچہ

حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار

دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی آہ دہلوی

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی

23

5/37